بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

بفضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہب رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ واٰبائہ

کی جلد سوم

مقامات سراجیہ

مؤلفہ

عارف صمدانی غوث زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

فقیر حبیب الرحمن کنبول طاہری بخشی غفاری نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بہ فضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہبِ رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد سوم

مقاماتِ سراجیہ

مؤلفہ
عارفِ صمدانی غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی
سجادہ نشین دربارِ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع
مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

نام کتاب ——— مواہب رحمانیہ فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ داما نیہ کی جلد سوم مقاماتِ سراجیہ۔

مؤلف ——— تصنیف منیف حضرت خواجہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح سراجی مجددی مدظلہ۔

سائز ——— ۳۶ × ۲۳ / ۱۶

صفحات ——— ۲۸۰

طبع اوّل ——— ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۹۸۹ء۔

تعداد ——— ایک ہزار

کتابت ——— دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ (ضلع گوجرانوالہ)

مطبع ——— ایم ایس پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور۔

ہدیہ ——— Price Rs.50/-

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

(۲) میاں احمد۔ مسجد سیداں والی۔ گیلانی سٹریٹ، پاکستانی چوک۔ اچھرہ روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور ۱۶

(۳) حاجی میاں محمد صاحب زرگر۔ مقام و ڈاکخانہ سبھرال۔ براستہ نوشہرہ۔ (وادیٔ سون سکیسر) تحصیل و ضلع خوشاب۔

فہرست

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ مَوْصُوْفٌ بِجَلَالِ ذَاتِہٖ وَکَمَالِ صِفَاتِہٖ ○ وَدَلِیْلٌ اِلٰی وُجُوْدِہٖ بِوُجُوْدِہٖ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَرْکَزِ دَآئِرَۃِ الْوُجُوْدِ ○ وَدَائِرَۃِ مَرْکَزِ الشُّھُوْدِ ○ مَظْھَرِ اَسْرَارِ الرَّبُوْبِیَّۃِ ○ وَمِرْاٰۃِ شُھُوْدِ الْھُوِیَّۃِ ○ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْھِدَایَۃِ. عِنْدَ ھُجُوْمِ الْغَوَایَۃِ ○ مِلْاءَ الْمَلَوَیْنِ وَمُدَی النَّشْأَتَیْنِ ○

اَمَّا بعد فقیر حقیر لاشئ کمینۂ درویشان **محمد اسماعیل سراجی مجددی**۔ کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء جملہ محبین اور مخلصین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میرے والد بزرگوار اور میرے پیر و مرشد الہادی الی اللہ اور معرض عن ماسوی اللہ خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قلندر صاحب السجادۃ الدوستیۃ العثمانیہ السراجیہ نے اپنے والد بزرگوار اور شیخ و مرشد قطب الواصلین زبدۃ العارفین محبوب اللہ المبین وسیلتنا الی اللہ المعین خواجہ مولانا محمد سراج الدین صاحب دامانی کہ جو حقیقت میں سراج الطریقۃ والحقیقۃ والملۃ والدین تھے، کے حالات میں کتاب فوائد سراجیہ تصنیف فرمائی تھی اور چوں کہ وہ فارسی زبان میں تھی تو حضور نے اس ننگ اسلاف کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا امر فرمایا تاکہ سب احباب اس مجموعہ گرانمایہ کے فوائد سے مشرف ہو سکیں، فقیر نے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان مبارک کو سر آنکھوں پر رکھ کر فوائد سراجیہ کا ترجمہ اردو زبان میں

شروع کیا اور آپ کی دعا وی اور توجہات شریفہ سے فقیر نے ایک ماہ یا کچھ زیادہ دنوں میں اس کا ترجمہ مکمل کر لیا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔

حضور نے بعض مقامات سے کتاب مذکورہ کو پڑھا اور بیحد خوش ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا کہ عنقریب اس کو چھپواؤں گا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ اور یہ مجموعہ اب تک معرض التواء میں پڑا رہا۔ اور اب جو امر الٰہی جل شانہ، ہوا۔ تو یہ طبع ہو کر آپ صاحبان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور جملہ احباب سے فقیر کو امید ہے کہ جب فوائد شریفہ سے محظوظ ہوں۔ تو اس فقیر گنہگار اور عاجز بیچارہ کے لیے دعائیں فرمائیں۔ کہ اللہ کریم اس فقیر کے قلب ظلمانی کو نور ایمان سے منور فرمائے۔ اور فقیر کے جملہ خطایا اور ذنوب کو معاف فرمائے۔ اور آخر وقت میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے حسن خاتمہ مرحمت فرمائیے۔ آمین۔

شعر فارسی۔

منم و ہزار خوبان پس و پیش ہیچو جانے
چہ کنم؟ کہ بغیر ازیں نہ کنم بکس ماہے

شعر

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے
یہی سیکھا ہے ہم نے حرم کے مکینوں سے

فقط

العارض امیدوار رحمتِ ربّ جلیل
فقیر محمد اسماعیل سراجی مجددی نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخفی نہ رہے کہ یہ جلد سوئم بھی فصول خمسہ پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل

حضرت قبلہ کی سن ولادت اور حصول علم، اپنے والد بزرگوار و پیرومرشد سے بیعت کرنی، اور مکمل سلوک سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے خلعت خلافت و نیابت سے مشرف ہو کر اور مسند رشد و ہدایت پر بیٹھ کر فیاض جہان بننے کے بیان میں۔

فصل دوئم

ملفوظات شریفہ، و نصائح منیفہ، اور عبارات نصیحت آمیز کے بیان میں۔

فصل سوئم

مکاتیب شریفہ، اور خلفائے عظام کے بیان میں۔

فصل چہارم

مکشوفات شریفہ، اور مناقب شریف اور مسائل متفرقہ تصوف کے بیان میں۔

فصل پنجم

وصال شریف کے بیان میں۔ اور اپنی حیات مبارکہ میں اپنے فرزند ارشد الکریم بن الکریم خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مسند پر بٹھانے کے بیان میں۔



عُرس مُبارک

طالبان حق کو بالعموم اور متوسلین خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کو بالخصوص اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرات خواجگان عالیشانان علیہم الرضوان کا عرس مبارک ہر سال ۸۔۹ ر نومبر کو موسیٰ زئی شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفصل الاوّل

یہ فصل اوّل مخزن اسرار العارفین قطب الواصلین غوث السالکین امام الشیخ والشاب سلالۃ الاطیاب حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدّین صاحب قبلہ دامانی رحمہ اللہ و نور اللہ مرقدہٗ الشریف کے سن ولادت اور حصولِ علم اور اپنے والد بزرگوار و پیرومرشد حضور حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی سے بیعت اور تکمیل سلوک سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے، خلعت خلافت و اجازت سے مشرف ہو کر، مسند رُشد و ہدایت پر بیٹھ کر فیّاض جہان بننے کے بیان میں ہے۔

ولادت باسعادت

آنحضور کی ولادت باسعادت ۱۲۹۷ھ بمطابق ۱۸۸۰ء تخمیناً کو خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں ہوئی۔ آنحضور قبلہ وحید الزمان شیخ الانس والجان مظہر فیض رحمان حضرت خواجہ دامانی قدس سرہٗ نے اپنے فرزند اکبر نورِ نظر کا نام محمد سراج الدین رکھا۔ سبحان اللہ آپ اسم بامسمّٰی تھے دین کے آفتاب تھے تو احسان و عرفان کے مہتاب تھے۔

طلب علم

آپ حضور قبلہ رح کو قرآن مجید پڑھنے کے لیے ملا شاہ محمد صاحب کے پاس بٹھایا گیا اور نثر و نظم صرف و نحو علم منطق عقائد۔ علم قرأت۔ علم فقہ کنز الدقائق شرح وقایہ جلدین اولین مشکوۃ شریف علم اصول فقہ نور الانوار حسامی مسلم الثبوت علم تفسیر کامل جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سے پڑھیں اور پھر باقیماندہ کتابیں جیسے مولوی حسامی شرح وقایہ جلدین اخیرین۔ ہدایہ جلدین اولین و آخرین کامل تفسیر مدارک تنقیح الاصول و تلخیص المفتاح مطول۔ قرآن کریم کا ترجمہ صحاح ستہ کامل سنن ابن ماجہ۔ ترمذی شریف کامل۔ ابوداؤد شریف کامل۔ صحیح مسلم شریف کامل۔ صحیح بخاری شریف سنن نسائی۔ یہ سب کتابیں حضرت مولانا حسین علی صاحب سے پڑھیں اور جب علوم ظاہری سے فارغ ہوئے۔ تو اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ دامانی رحمہ اللہ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس وقت آنجناب کی عمر چودہ ۱۴ سال تھی۔ اور مسلسل مقامات سلوک (ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا اور کمالات ثلاثہ و حقائق سبعہ تا دائرہ لاتعین) سب مقامات سلوک نقشبندیہ مجددیہ رضا میں خصوصی توجہات اپنے والد بزرگوار قطب دامانی رح سے لیتے رہے۔ اور اسی دوران میں علم تصوف و سلوک نقشبندیہ مجددیہ کی مکتوبات حضرت خواجہ خواجگان امام ربانی مجدد و منور الف ثانی رح تینوں جلد اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کے تینوں جلد ہی اور باقی کتب تصوف کما حقہ، بالتحقیق و التفصیل اپنے حضرت والد ماجد قبلہ عالم خواجہ دامانی خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سے پڑھیں۔

اور بفضلہ تعالیٰ و بتوجہات شریفہ خواجہ صاحب موصوف ظاہر و باطن علوم کے سمندر بیکران بن گئے

دستار بندی و خلافت مطلقہ

جس وقت حضرت صاحب زادہ صاحب مجمع البحار والانوار خواجہ محمد سراج الدین صاحب مطابق حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء کے صحیح مصداق بن گئے تو حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح کا ارادہ مبارک ہوا۔ کہ چونکہ صاحبزادہ صاحب نے حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ اور چشتیہ و قادریہ اور سہروردیہ و قلندریہ شطاریہ کبرویہ اور مداریہ آٹھوں سلاسل صوفیاء کرام میں بھی کمال نسبت حاصل کرلی ہے۔ اور اس بابت جب حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح کو مکمل اعتماد اپنے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد سراج الدین صاحب قبلہ پر آگیا۔ کہ آگے وہ مریدین کو حسب استعداد ہر سلسلہ میں توجہات اور فیض دے سکتے ہیں۔ تو حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان صاحب خواجہ دامانی قدس سرہٗ نے اپنے جملہ نامور خلفاء اور علماء کو اور دیگر مخلص احباب مریدین کو جلسۂ دستار بندی کے لیے دعوت نامے روانہ فرمائے اور ہر جانب سے اپنے عقیدت مندوں کو جلسہ میں شرکت کے لیے مدعو فرمایا تاکہ وہ سب اس پُر وقار اور بابرکت تقریب میں شریک ہوں چنانچہ حسب منشاء مبارک اطراف واکناف سے سب احباب آستانہ عالیہ خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں حاضر ہوئے۔ نماز فجر، ختمات شریفہ اور معمولات شریفہ

سے فارغ ہونے کے بعد اپنے پیر روشن ضمیر جناب حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الاحد الصمد الباری حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ کے مزار پرانوار کے سامنے یہ اجتماع ہوا۔ اس تقریب سعید کا آغاز ختم قران مجید سے ہوا۔

چنانچہ تین ختم کلام اللہ شریف پڑھے گئے۔ اس کے بعد چند خوش الحان قاریوں اور حافظوں نے قرآن کریم بعض حصے باآواز بلند تلاوت کئے۔ بعد ازیں خواجہ دامانی قبلہ رح بڑی دیر تک اپنے پیر روشن ضمیر جناب حضرت حاجی صاحب قبلہ رح کے مزار شریف کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ کی جانب متوجہ رہے۔ بعد ازیں اس توجہ شریف سے فراغت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعاء مانگتے رہے۔ اور سارے احباب سلسلہ خلفآء عظام اور علماء کرام اور جملہ مریدین خاص و عام بھی حضور خواجہ دامانی رح کی اتباع کرتے ہوئے دعآء کے لیے ہاتھ اٹھائے رہے۔

چنانچہ اس حالت اثناء میں بہت سے احباب پر کیفیت جذب و مستی طاری ہو گئی۔ پھر دوسری بار دعا مانگی کہ اللہ کریم تمام حاضرین اور غائبین مریدین کو طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیوضات و برکات سے بہرہ ور اور سرفراز فرمائے۔

آمین یارب العالمین پھر تیسری بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے کہ اللہ جل شانہ جملہ متوسلین آستانہ عالیہ کے جمیع امور دینی اور دنیوی باحسن وجوہ سرانجام فرمائے۔ اور دعاء کا خاتمہ ان الفاظ مبارکہ پر فرمایا۔ آمین یارب العلمین، بحرمت النون والصاد، وبالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیھم الصلوات

والتحیات۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ۔"

دستار بندی

دعاؤں کے بعد حضرت خواجہ دامانیؒ قبلہ حضور کھڑے ہو گئے۔ اور اپنے دست مبارک سے جناب والا جاہ صاحب زادہ حقائق و معارف آگاہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب سیّدنا و مولانا حضرت خواجہ محمد سراج الحق والدین صاحب قدّس سرُّہٗ کے سر پر تا نصف دستار مبارک باندھی پھر کچھ حصہ مولانا محمود شیرازی صاحب نے پھر کچھ حصہ مولانا حسین علی صاحب نے اور آخری حصّہ جناب حضرت قبلہ لعل شاہ صاحب بلاولی ہمدانی وندوی نے دستار بندی کے آخری پیچ مکمل کیئے۔

مولانا محمود صاحب شیرازی چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے استاد اول تھے اور مولانا حسین علی صاحب استاد دوئم تھے اور حضرت لعل شاہ صاحب وندوی نے تبرکاً دستار مبارک کے آخری پیچ ختم فرمائے۔ اس کے بعد حضور قبلہ دامانیؒ نے اپنے لخت جگر نور نظر کو ایک جُبّہ پہنایا اور آپ کی زبان گوہر افشان سے مبارک باد کا لفظ نکلا۔ اور ہر طرف سے حاضرین کی زبانوں سے مبارک باد کی سامعہ نواز صدائیں بلند ہوئیں۔ پھر دُوسری دستار مولانا محمود شیرازی صاحب کے سر پر باندھی گئی۔ کیونکہ آپ استاد اول جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ کے تھے۔ اور خلیفۂ اجل و اکمل حضرت خواجہ دامانی قبلہؒ کے تھے۔ اور نظم و نثر عربی فارسی

حبیب الرحمٰن کبول

دونوں کے ماہر اور قادر الکلام تھے۔ اور حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد سراج الدین صاحب نے نظم ونثر صرف ونحو، منطق وفلسفہ اور علم تجوید وقرأت علم فقہ اور اصول فقہ اور باقی علوم جیسا کہ پہلے تصریح کی گئی ہے۔ حضرت مولانا سے موصوف سے بالتحقیق والتدقیق پڑھے تھے۔ اور تیسری دستار حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب کے اُستاد دوئم اور شفیق ومہربان حضرت مولانا[ا] حسین علی صاحب قبلہ وان بھچراں والوں سے جو کہ شیخ التفسیر والحدیث تھے اور حضرت خواجہ دامانی رح کے اَجلہ خلفاء میں سے تھے۔ کے سر پر باندھی گئی۔

اور چوتھی دستار مولوی عیسٰی خان صاحب ولد حاجی قلندر خان پتی خیل سکنہ گنڈہ پوران کے سر پر باندھی گئی۔ کیونکہ خان صاحب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب کے ہمدرس وہم محفل تھے کیا ہی خوب فارسی شعر اس بارے میں ہے۔

شعر:-
آہن کہ بہ پارس آشنا شد
آنہم بصورت طلاء شد

ا؎ فقیر نے حضرت مولانا حسین علی صاحب کی زبانی سُنا کہ بندہ نے حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح سے دائرہ ولایت علیا جملہ تصوف وسلوک نقشبندیہ مجددیہ از ولایت صغریٰ ومراقبات ومشارب ومراقبہ ولایت کبریٰ ودائرہ ولایت عُلیا تادائرہ کمالات اولوالعزم طے کیا تو حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح نے خلعت خلافت اور اجازت نامے سے نوازا۔ اور سلوک نقشبندیہ مجددیہ کے باقی سارے مقامات حضرت خواجہ سراج الدین صاحب سے تکمیل تک پہنچائے۔

اس کے بعد ایک جُبّہ مبارک جناب خلیفۂ اجلّ حضرت لعل شاہ صاحب کو پہنایا۔ کیونکہ اُن کو آپ نے اپنی ضمنیت اشارت و بشارت اور اجازت سے سرفراز فرمایا تھا۔ پھر مختلف خدام کو دستار بندی کرائی گئی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

جناب حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی۔

جناب حافظ محمد یار صاحب سکنہ بپلاں۔

جناب قاضی عبدالرسول صاحب سکنہ انگہ۔

جناب قاضی قمرالدین صاحب سکنہ چکڑالہ۔

جناب سید امیر شاہ صاحب سکنہ ڈنڈہ گنجال شریف۔

جناب سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی۔

جناب مولانا نور خان صاحب سکنہ چکڑالہ۔

جناب مولوی محمد صاحب۔

جناب قاضی عبدالغفار صاحب۔ سکنہ کلاچی۔

جناب عبدالمجید صاحب اخوند زادہ۔

جناب ملا قطار صاحب قوم شیرانی۔

جناب ملا ردیدار صاحب۔

جناب مولوی نورالحق صاحب شاہ پوری سکنہ شاہ پور شہر۔

دستار بندی جب تکمیل کو پہنچ گئی تو اس تقریب سعید کا اختتام شرینی کی تقسیم پر ہوا پھر دعا مانگی یوں یہ محفل فیض منزل حسن خاتمہ کے ساتھ سرانجام پائی۔ دستار بندی کی تاریخ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۶ء تھی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین ؕ

خلافت نامہ

ناظرین گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ صاحبزادہ عالی مرتبت حضرت خواجہ حاجی مولانا محمدؐ سراج الدین صاحب نے علوم شرعیہ کی تکمیل کے بعد علم تصوف کی تحصیل بھی علی وجہ التحقیق والتدقیق کی تھی۔

آپ قبلہ نہ صرف کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ کے حامل تھے بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات عالیہ کمالات ثلاثہ اور حقائق سبعہ تا دائرہ لاتعین حقائق الہیہ اور حقائق انبیائیہ کے وارث اور سنگھم تھے آپ قبلہ نے روحانی ترقیات اور عرفانی منازل کو نہ صرف عملاً اور مشاہدةً حاصل فرمایا تھا بلکہ آپ نے صوفیاءِ کرام کے آٹھوں سلسلوں کو (جن کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے) علی وجہ البصیرۃ طے فرمایا تھا اِس لیے آنحضور فی الواقع اِس قابل تھے کہ سالکین اور مسترشدین کو طرقہائے ثمانیہ سے جس طریقہ پر چلانا چاہیں۔ چلائیں۔ اور بالآخر وہ وقت آگیا کہ آپ کے والد بزرگوار قطب زمان حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی قبلہؒ نے اپنے نورِ نظر، لختِ جگر حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کو اپنا مصلّیٰ (جائے نماز) اور مسند نشینی کے لیے منتخب فرمایا۔

اور جملہ خلفائے اور علمائے مریدین کی تسلیک اور تربیت جیسے کام آپ کے سپرد فرمائے۔

اور اس کے لیے خلافت نامہ تحریر ہوا۔ تاکہ حال و قال دونوں حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ غریب النواز خواجہ محمد سراج الدینؒ صاحب کے شاہد و گواہ ہوں۔

درحقیقت جملہ حضرات خواجگان عالی شان رضؓ کا طریقہ شریفہ بھی یہی ہے۔ اور سنت خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔ جو نصوص جلیہّ اور خفیہّ دونوں سے ثابت ہے۔ جیسے خلافت حضرت صدیقؓ کی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی۔ جو علم حدیث کے پڑھنے والوں پر مخفی نہیں۔

دراصل یہ ایک ایسا منصب جلیل ہے جو تقلیدی اور علمی ایمان کے علاوہ حق الیقینی، عیانی اور مشاہداتی ایمان رکھنے والوں کو نصیب ہوتا ہے اور جو بارگاہ الٰہی میں جمعیت اور حضوری کی دولتوں سے مالا مال ہوتے ہیں جن کے پاک باطن پر ایک لحظہ بھی ماسویٰ اللہ کے خطرات نہیں گزرنے پاتے۔ ان کو مولا کریم کی ذات میں کمال بلکہ اکمل فنائیّت نصیب ہوتی ہے۔ اُن کا قلب شریف دونوں جہان اور اُن کی نعمتوں سے بالکل بے خبر اور آزاد ہوتا ہے۔ اور اُن کو صرف اور صرف تمنا اور دیدار مولیٰ جلشانہ کی آرزو جان و جہان اور دونوں مکاں سے بے خبر کئے ہوتی ہے۔ سبحان اللہ ان کی زبان حال رکھتی ہے۔

ے دل شدہ مبتلاء او هرچہ کند رضائے او
خواہم کہ در ہوائے تو زیم خاک شوم زیر پائے تو زیم
مقصود من خستہ ز کونین توئی
از بہر تو میرم و برائے تو زیم

یہ انتخاب خالصۃً لوجہ اللہ ہُوا اس میں جانبداری یا موروثیت کا شائبہ تک نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک نفس الامری حقیقت تھی کہ جو اِس عظیم امانت کا حقدار تھا۔ اس کو مل گئی۔ جیسے کہ اللہ کریم پانچویں پارہ سورہ نسائیں فرماتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا الآية۔

ترجمہ :-

"اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہدو کہ خداوند کریم تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اپنے حقداروں کو پہنچاؤ"

اس انتخاب میں نہ صرف حضرت قبلہ کی بصیرت منفرد تھی بلکہ اس میں پوری احتیاط برتی گئی اور تمام حضرات خلفاء عظام سے نہ صرف مشورہ لیا گیا بلکہ بذریعہ مراقبہ الہامی من جانب اللہ بھی استصواب حاصل کیا گیا۔ اور بالآخر باتفاق رائے مشاہدہ اور بصیرت کی بناء پر بھی قرار پایا۔ کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ ہی اس کے قرار واقعی مستحق اور حقدار ہیں۔

کارکنان قضاء قدر نے جس کو روز ازل سے اس اعزاز کا مستحق قرار دیا تھا اسی کو نصیب ہو گیا۔ اور تمام خلفاء کی موجودگی میں اجازت نامہ گرامی لکھا گیا۔

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ النَّاسَ بِقَدرِہٖ

خلافت نامہ لکھنے والے خلیفہ مولانا حضرت محمود شیرازیؒ تھے۔

خلافت نامہ کی اصل عبارت درج ذیل ہے۔

فارسی :- الحمد للہ المرشد علی الاطلاق بالحسنیٰ، الی الدرجۃ العلیا، والطریقۃ المثلا، والصلوۃ والسلام علی من استخلفہ بالخلافۃ علی العلمین کافہ محمد المبعوث بالھدایۃ فی مجبوحۃ النبوۃ، ومرکز الولایۃ، وعلی الہ واصحابہ الاطھار، لاسیما خلفائہ الاحرار، مادارت فی محافل الصدق بالحق البلایل، وانتفت سمات البلابل بلغات البلابل :-

امابعد :۔

چون در ترویج طریقت واداے امانتی کہ از حضرات مشائخ کرام مجددیہ عظام یداً بیدٍ بتوسط قطب الواصلین وغوث الکاملین قدوۃ الابرار وزبدۃ الاحرار سیدی و سندی وشیخی وامامی ووسیلۂ یومی وغدی حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری بفقیر رسیدہ بود بقدر مقدور تا حال تحریر بذل مجہود وسعی نا محدود کردم فَادّیتُ ماقدر اللہ تعالیٰ لی ادائہٗ الی من یسر اللہ تعالیٰ الاداء الیہ تادرین وقت کہ عمر فقیر بآخر رسیدہ وامارات قُرب اجل موعود ظاہر گردید۔

از مدتے در دل میداشت۔ وبدرگاہ حضرت صمدیت ہمت مسئلت میگماشت کہ دراداے امانت مذکورہ وترویج نسبت مسطورہ کسے را بلیاقت۔

مقرر کند۔ تا سلک این جمیع بوجود او منتظم ماند وسلسلہ این معنی بذات او از انقطاع محفوظ گردد۔

تادرین وقت کہ ولد ارشد اسعد محمد سراج الدین ارشدہ اللہ تعالیٰ الی احسن الطریق ۔ واسْعَدَ حَالَہٗ وَبَالَہٗ ، وہو ولی التوفیق ۔ بدرجہ بلوغ ورشد شرعی وعرفی رسیدہ ودر علوم ضروریہ معلومات وملکہ معتد بہا حاصل کردہ۔ ودر نسبت شریف حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ وچشتیہ وقادریہ وسہروردیہ وقلندریہ وشطاریہ ومداریہ وکبرویہ توجہات یافت ونسبت مذکورہ در باطن او متمکن گشت۔

وببرکات نسبت مذکورہ بدولت تہذیب اخلاق صوفیہ کرام واستقامت بر شریعت عالیہ مشرف شد۔

وہمیں معانی را خود نیز در باطن خویش مشاہدہ نمود۔ و جمعی از اصحاب فقیر کہ اہل بصیرت اند بوجدان خویش در اصول این معانی گواہی دادہ۔

از غیب بطریق وجدان در خاطر القا شدہ، سابق الذکر را بر مستقر ارشاد طرق ثمانیہ مذکورہ قائم مقام خود کردہ۔ و خلیفہ مطلق و نائب مناب بر حق خویش نمودہ۔ وجعلتُ بدہ کیدی وقبولہٗ قبولی وردہٗ ردی۔

فرحم اللہ تعالیٰ من عانہٗ. وخذل من اہانہٗ وتربیت جمیع متوسلین حضرت شیخ بزرگوار موصوف الذکر خویش کہ بدین فقیر محول شدہ بود و جمیع منتسبین خود فقیر را کائناً ما کان۔

بالشان حوالت کردم۔ و امید واثق میدارم۔ کہ متوسلین ایشان ببرکات حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاعلام از برکات مخصوصہ این طریق حظ وافر فراگیرند۔ و بہ صحبت ایشان از خصائص این قوم نصیبی کامل حاصل نمایند۔ اللّٰہم انصر من نصرہٗ واخذل من خذلہٗ وایّد بہ الدینؕ واجعلہ اماما للمتقینؕ وارزقہ الاستقامت علی السنۃ السنیۃؕ والشریعۃ العلیۃؕ آمین آمین آمین برحمتك یا ارحم الراحمین، وصلّی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

مورخہ ۳ ذیقعدہ الحرام ۱۳۱۱ھ۔

العبدات بعضے از حاضرین کہ بر اصل اجازت نامہ ثبت بودند۔

درین جا درج کردہ میشوند۔

ترجمہ اُردو

پس بحمد اللہ کہ اس بار کے اُٹھانے اور اس سلسلہ قلبی و رُوحی کو دوسروں تک پہچانے کے لیے فقیر کے دل میں اپنے فرزند ارشد وارجمند دلبند محمدؐ سراج الدّین کے بارہ میں القاء ہوا۔

"اللہ کریم اس کو بلند پایہ راستہ پر چلا کر کامیاب و کامران فرمائے اور وہی نیکیوں کی توفیق دینے والا ہے۔"

کیونکہ وہ بفضلہ تعالیٰ عالم اکمل اور فاضل اجل ہیں۔ اور انہوں نے ظاہری علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کی ہوئی ہے۔

اور ساتھ ہی انہوں نے فقیر سے جملہ سلاسل اہل باطن یعنی طریقہ نقشبندیہ، مجددیہ، احمدیہ، و چشتیہ و قادریہ اور سہروردیہ اور چار دوسرے طریقوں شطاریہ، مداریہ، کبرویہ، قلندریہ میں توجہات بھی حاصل کئے ہیں۔ اور نسبت حضرات گرامی ان کے دل میں کامل طور پر متمکن ہو گئی ہے۔ اور وہ اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کے مالک ہیں۔ اور شریعت غراء سنّت بیضاء کے وہ سختی سے پابند ہیں۔ اور دوسروں کو توجہ دینے اور حضرت کی نسبت شریف کو دوسروں کے دلوں میں ڈالنے کی ان کو کامل دستگاہ حاصل ہے۔

اور انوار و تجلّیات گوناں گوں اور نسبتہائے بوقلموں ان کے دل میں درخشاں و تاباں ہیں۔

اور اسی نسبت کو میرے دوسرے احباب نے بھی ان کے باطن میں بوجہ اکمل ملاحظہ کیا ہے۔ اور وہ اس امر کی گواہی دیتے ہیں۔

توازِ غیب فقیر کے دل میں القاء ہوا کہ اپنے فرزند موصوف کو طرق ثمانیہ (یعنی آٹھوں سلسلوں) کے اجراء کا کام سپرد کر کے ان کو اپنا خلیفہ مطلق اور اپنا قائم مقام بنا کر اپنا مسند حوالہ کر دوں۔

پس بحمد اللہ وہ میرے خلیفے ہیں۔ اور اُن کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ اُن کا مقبول میرا مقبول ہے۔ اور اُن کا مردود میرا مردود ہے۔

اللہ تعالیٰ اُس پر رحم و کرم کی نظر فرمائے جو اُن کی امداد کرے اور جو اس کی مخالفت کرے خدا اس کو شرمندہ کرے آمین! اور فقیر اپنے پیر و مرشد موصوف الصدر کے جملہ متوسلین کو ان کے حوالہ کرتا ہے۔ اور فقیر کو اُمید قوی ہے اپنے فرزند ارجمند ممدوح پر کہ انشاء اللہ وُہ طریقہ شریفہ کو بطریق احسن چلائے گا۔ اور ان کی صحبت شریف میں جو بھی بیٹھے گا۔ وُہ مشائخ کرام کے فیوضات و برکات سے حظِ وافر حاصل کرے گا۔

اللهم انصر من نصرهٗ واخذل من خذلهٗ واجعله للمتقين اماما وايد به الدين وارزقه الاستقامة على السنة السنية والشريعة العلية آمين آمين آمين برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين ـ

مورخہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

العبد — جناب حضرت لعل شاہ صاحب

العبد — جناب مولوی محمد شیرازی بقلم خود

سید ہمدانی بلاولی سکنہ دندہ
شاہ بلاول بقلم خود۔

العبد

سید امیر شاہ صاحب ہمدانی
بلاولی بقلم خود۔

العبد

جناب مولوی نور خان صاحب
بقلم خود سکنہ چکڑالہ۔
(پنجاب)

العبد

ملا محمد سعید اخوندزادہ صاحب
بقلم خود۔
برادر حضرت قبلہ غریب نواز۔

العبد

جناب قاضی عبدالرسول صاحب
بقلم خود سکنہ انگہ۔
شاہ بلاول وادی سون۔
(سکیسر)

سکنہ شیراز الحال درویش ایران
حضرت صاحب غریب النواز۔

العبد

حافظ محمد یار صاحب اعوان
بقلم خود۔

العبد

حقداد خان صاحب ترین۔
بقلم خود۔
(سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان)

العبد

میرا صاحب قلندر۔
سکنہ پشین۔
بقلم خود۔

العبد

جناب مولوی حسین علی صاحب
بقلم خود
سکنہ وان بھچران۔
(پنجاب)

العبد
حاجی قلندر خان صاحب
رئیس مڈی۔
بقلم خود۔

العبد
محمد رب نواز خان صاحب میان خیل
تاجو خیل رئیس موسیٰ زئی لقب
بخان بہادر۔ بقلم خود۔

یہ خلافت نامہ ذی قعدہ کی ۳ تاریخ ۱۳۱۱ھ کو لکھا گیا۔ جب سب حضرات نے زبانی اور تحریری طور پر خلافت نامہ کو دیکھا اور سُنا تو ہر جانب سے صدائے دل نواز مُبارک مُبارک سامع نواز بلند ہوئی۔ اور حضرت قبلہ قُدّس سِرّہٗ نے جناب حضرت خواجہ محمدؐ سراج الدین صاحب کے سر مبارک پر دستِ شفقت تین بار پھیرا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ یہ منزل بخیر و خُوبی سرانجام پائی۔

فللہ الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً کافیہ ابداً ابداً ہ

صنما! کہ بر جمالت دل و جان نثار بادا
چمنا! کہ تا قیامت گلِ تو بہار بادا

فرائض خلافت کی ادائیگی

بروز سوموار ۷ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو حضرت قبلہ رح نے اپنی حین حیات ہی میں حلقہ ذکر و مراقبہ اور جملہ ختمات شریفہ اپنے احباب متعلقین اور خلفاء و مریدین کے ساتھ بیٹھ کر ادا کرنے کا امر فرمایا۔ کیونکہ حضور قبلہ بسبب ہجوم امراض کے نہایت کمزوری کے مسجد شریف تک جانے سے معذور تھے۔

اور یہ حلقہ ذکر و مراقبہ اور ختمات شریفہ ارکان طریقہ نقشبندیہ مجددیہؒ کے اولین رکن ہیں۔

الحمد للہ والمنۃ کہ پہلے ہی حلقہ میں برکات حضرات خواجگان عالیشانؒ عجب تاثیرات ظاہر ہوئیں۔ اور جذب و مستی اور گریہ و محویت اور بیخودی، سکون و طمانیت جیسے اونچے حالات مشاہدہ میں آئے۔

۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو جو حلقہ ہوا۔ اس کے بعد مسلسل آپ حضرات خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قدس اللہ روحہ کی وفات حسرت آیات تک رشد و ہدایت اور فیضان ولایت کے اس فریضہ کو سرانجام فرماتے رہے۔ اور جس روز حضور قبلہ نے وصال فرمایا اسی
دو دو وقت حلقہ و مراقبہ فرمایا کرتے۔ اور جس روز حضور قبلہ نے وصال فرمایا۔ اسی شام کو جملہ خلفآء عظام و درویشان کرام اور مریدین خاص و عام نے حضور حضرت خواجہ حاجی مولانا محمدؐ سراج الملۃ والدین صاحب کے دست حق پرست پر تجدید بیعت فرمائی۔ اور اس طرح حضرت خواجہ موصوف کے دم سے مسند رشد و ہدایت اور فیض و افاضت میں از سر نو رونق و بہار آئی۔ کہ ایک دنیا دنگ رہ گئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

تجدید بیعت

بیعت کی تجدید سنت صحابہ کرامؓ ہے۔ آنحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے تجدید بیعت فرمائی۔ ان کے وصال کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ سے تجدید بیعت ہوئے۔ اور

حضرت فاروق اعظم رضؓ کی وفات کے بعد صحابہؓ کرام رضؓ نے حضرت امیر عثمان ذی النورین رضؓ
سے تجدید بیعت کی۔ اور ان کی شہادت کے بعد صحابہؓ کرام نے حضرت علی المرتضیٰ رضؓ
سے بیعت کی۔

مگر اس طرح بیعت کی کہ وہ بیعت دو جگہ بٹ گئی حضرت علی المرتضیٰ سے
بیعت تو ہو ہی گئے تھے مگر امیر معاویہ رضؓ نے بھی دعویٰ کیا اور اِس طرح کچھ صحابہؓ اُن
کے بھی بیعت ہو گئے۔ پھر تو نزاع و فساد کا وہ سمندر اُمنڈ پڑا کہ گروہ بندی ہوئی۔
اور قوت مفلوج ہو گئی۔ اُمّت مسلمہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور اشاعت اسلام اجتماعیّت
کے فقدان سے ناتمام رہ گئی۔ مگر پھر بھی اگر اس تجدید بیعت والی سنّت کو زندہ رکھا۔
تو اللہ والوں نے اور صوفیاء کرام ہی نے زندہ رکھا۔

متوسلین کی اجتماعیت ایک مرکز اور ایک شیخ کی بیعت کی وجہ سے قائم
رہی۔ اور سلاسل ہائے صوفیاء کرام کی اشاعت روز بروز ترقی پذیر رہی۔ ہزاروں
بلکہ لاکھوں فُساق و فُجار اپنے اعمال بد سے توبہ تائب ہو کر ولایت کے درجہ پر فائز
ہوئے۔ اور زنار [illegible] کفر و شرک توڑتے ہوئے ایمان و اسلام اپنے گلے
میں ڈال کر داخل اسلام ہوئے۔

فسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ
الحمد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تجدید بیعت کا سلسلہ صحابہ کرام، اور خلفائے راشدین کے اجماع سے ثابت
ہے۔ کچھ حضرات اس مسئلہ میں شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اپنے
طرز عمل پر غور و فکر کرنی چاہیئے۔

فیاللعجب ویاللرزیّۃ! کہ آج ایک ایک خانقاہ شریف کے کئی کئی سجادہ نشین ہوتے ہیں۔

ے ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

تزکیہ نفوس اور رشد و ارشاد کا کام ایک عظیم اور نازک فریضہ ہے۔ اس کی عظمت اہل نظر ہی بجا طور پر جان سکتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست | پس بہر دستے نباید داد دست
بہت ابلیس آدم شکل بن کر | بھلاتے ہیں پھنساتے ہیں ڈرو انسے ڈرو انسے

مسندِ خلافت پر جلوہ گری

حضرت قبلہ مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۷ھ میں ہوئی۔ علوم شرعیہ بالخصوص اور جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ، اور علم تصوف کی تکمیل کے بعد خلافت نامہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا گیا۔ اس اعتبار سے اس وقت آپ قبلہ قدس سرہٗ کی عمر مبارک چودہ سال تھی۔ اللہ اللہ! یہ عمر اور یہ کمال۔

ے ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس میں شک نہیں۔ کہ اس عمر کے باکمال افراد کا ذکر تاریخ میں آتا ہے۔ جیسے کہ علامہ تفتازانی رح نے زنجانی کی شرح سعدیہ عربی میں ۱۴ سال کی عمر میں تصنیف فرمائی۔ وہ اگرچہ علوم عقلیہ اور نقلیہ کے امام تھے۔ مگر علم تصوف جو تمام تر عرفان الٰہی کا

علم ہے۔ اس سے علامہ رح سراسر عاری تھے۔ اِس سے عملاً اُن کا کوئی تعلق نہ تھا مگر قربان جاؤں! حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری اور قطب زمان خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح دامانی کے توجہات روحانی اور فیوضات بے پایانی نے کہ جن کی نظریات شریفہ اور توجہات منیفہ نے حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رح کی وہ گل کاری کی کہ علاقہ داماں صد رشک چمن بن گیا۔ کیونکہ اس میں حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین قدس سرہٗ جیسے گل سرسبد پیدا ہوئے۔

"خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رح" جن کے طفیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں تازہ بہار آگئی۔ اور اسم با مسمّٰی یعنی آفتاب نقشبندان کے مبارک لقب سے موسوم ہوئے۔ آپ نہ خود ظاہر و باطن میں روشن تھے۔ بلکہ ظاہر و باطن کے روشن گر تھے۔ فسبحان من فضل الناس بقدر ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

سبحان اللہ! آپ کا فیضان، ربانی عرفان کا ایک سیلاب تھا۔ جو چار سو عالم میں تیرہ دلوں کو منور کرتا ہوا بڑھتا چلا گیا۔

۱۳۱۴ھ میں آپ مسند خلافت پر بیٹھے۔ تو اس وقت عمر مبارک سترہ سال تھی۔

آپ نے اس کم سنی کی عمر میں بار خلافت کو جس خوش اسلوبی، اور فرض شناسی سے باحسن وجوہ انجام دیا۔ یہ آپ ہی کا ایسا کمال تھا جس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ علمی اور عرفانی کمالات کے کئی پہلو ہیں۔ اور آپ ہی کی ذات گرامی ہر پہلو میں یگانہ روزگار تھی۔

علمی اعتبار سے دیکھیں تو امام زیلعی رح حنفی صاحب تصنیف "نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ" کے ہم پایہ نظر آتے تھے۔ جرح اور تعدیل

میں نظر کریں تو حافظ ابن حجرؒ عسقلانی امام حافظ الحدیث اور زین الدینؒ عراقیؒ کا گمان ہوتا تھا۔

اس کی شہادت امام سرخسی حنفی رحؒ کی "المبسوط امام سرخسی" کی تخریج احادیث کا وہ قلمی نسخہ ہے جو خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں محفوظ چلا آرہا ہے۔ "المبسوط" امام سرخسی مذکور جو حنفی مذہب کا اصل ہے۔ اور جو تیس ۳۰ جلدوں میں ہے۔ اندازہ فرمائیں۔ کہ آنجناب کا ذوق علمی اور بے پناہ دسترس ہی تھی جو ایک ایسے مشکل اور سخت سے سخت ترین کام کے انجام دینے کا نتیجہ کئے ہوئے تھی۔ اور المبسوط کی احادیث کی تخریج ہی کے لیے حضور نے علم اسماء الرّجال کی کتابوں مثلاً تہذیب التہذیب اور الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، اور الاستیعاب، وغیرہ وغیرہ اسماء الرّجال کی کتابوں کا ایک بے اندازہ ذخیرہ جمع کررکھا تھا۔ اگر ملاحظہ ہوں تو کتب خانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف آکر ملاحظہ فرمائیں۔ سخاوت اور سیر چشمی اور دریا دلی کا اندازہ یہ فرمائیں۔ کہ آپ کی خانقاہ پر خواجہ احرار قدس سرہ کی خانقاہ کا گمان ہوتا تھا۔

شاہ آن نیست کہ تخت عاجے دارد
بل آنکہ شاہانہ منزلجے دارد

آپؒ الغنیٰ غنی النفس کی مجسّم تصویر تھے۔ آپ کے حلقہ ارادت میں خواص و عام کا ایک انبوہ شامل تھا۔

بالخصوص چیدہ چیدہ علمائے کرام فضلائے عظام آپ کے کمالات کے خوشہ چین تھے۔ وہ اساتذہ کرام مثلاً مولانا محمود شیرازی صاحبؒ مولانا حسین علی صاحبؒ

واں بھچراں والے اور مولانا محمد امیر صاحب جھنڈیروی رح جن سے آپ رح نے علوم نقلیہ و عقلیہ پڑھے تھے۔ اُن کی سلوک اور مقامات مجددیہ کی تکمیل بھی آپ رح ہی کی توجہ شریف سے ہوئی تھی۔ اور خلافت ناموں سے مُشرف ہوئے۔

فی الواقع حضرت خواجہ قندہاری رح اور حضرت خواجہ دامانی قدس سرہما کا وہ تمام عرفانی میراث اور تمام مراکز یعنی خانقاہیں جب آپ کی تحویل میں آئیں تو ایسی بہار آئی کہ مستان محبت خداوندی کے نظارہ نے چشم دینا کو خیرہ کر دیا۔ اور امراء اور رؤسا پاک و ہند آپ کے فقر و عرفان کے باج گزار بن گئے۔ اور جناب خان بہادر محمد رب نواز خان رئیس اعظم موسیٰ زئی شریف اور حافظ اسد خان نواب ملتان خواجکزئی اور محمد امتیاز علی خان و محمد منظور علی خان جاگیرداران بڈہانسی اور نواب زادہ کوٹلہ آنجناب کی نظر کیمیا اثر سے خدا رسیدہ بن گئے۔

جب کبھی ڈیپ شریف (وادی سون) کی خانقاہ شریف میں آنجناب موسم گرما گزارتے تو یہ علماء و مشائخ خانقاہ شریف کی حدود میں ادب و احترام ایسا بجالاتے کہ جوتیاں اُتارتے برہنہ پا پھرتے۔ اور ہر گز پہاڑ اور پتھریلی زمین کا انہیں خیال نہ آتا۔ اور یہ صاحبان جتنے دن ڈیپ شریف رہ کر اور رخصت لے کر واپس جاتے تو کئی میل لمبا راستہ اختیار کرتے کہ اپنے پیر روشن ضمیر سراج منیر خانقاہ کو پیٹھ نہ ہو جائے۔

اور بے ادب نہ بن بیٹھیں! سبحان اللہ!

مولانا روم صاحب نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

؎ ادب تاجیست از لطفِ الٰہی — بنِہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

کہ الطریقہ کلہ ادب ، یعنی طریقت تمام تر ادب کا نام ہے ۔ خلیفہ سید محمد شاہ صاحب دندوی مرحوم جب خانقاہ ڈیپ شریف آنجناب کی خدمت میں حاضری دینے کے لیے آتے تو ننگے پاؤں حدود خانقاہ میں پھرتے اور جب رات کو سوتے تو بطرف جنوب پاؤں لمبے نہ کرتے ۔ کیونکہ اسی طرف تو آپ ہی کا حرم خانہ محترم تھا۔

یاد رہے ! کہ ایک مخلص مرید پر حدود شرعیہ میں اپنے حضرت شیخ کا ادب لانا واجب ہے ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ سوتے وقت اپنے پاؤں دہلی شریف کی طرف نہ کرتے ۔ اور اسی طرح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح اس طرف پاؤں نہ کرتے جس طرف ان کے استاد حماد رح کا گھر تھا کہ یہ ان حضرات کو سوءِ ادب نظر آتا تھا۔

بقول علامہ اقبال ۔

ع " ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں "

اسی طرح منازل تصوف میں فنا فی الشیخ جو کہ روحانی سلوک و تصوف کا پہلا زینہ ہے اور بقا باللہ جو آخری منزل معرفت اور عرفان الٰہی کی ہے ۔ ادب کے بغیر کیسے طے ہو سکتا ہے ۔

خانقاہوں کی وسعت اور تعمیر جدید

آپ قدس سرہ نے تمام خانقاہوں کی ترمیم فرمائی ۔ زائرین اور واردین کی تسکین اور طمانیت ، سہولت اور آرام کے لیے بہت کچھ اضافے فرمائے مثلاً مثلاً اول تو خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں بیحد وسعت فرمائی ۔ زائرین مریدین اور اپنے

خدایا و ذاکرو درویشوں کے لیے۔ مسجد شریف خانقاہ کے پیچھے ایک بڑی سرائے بنوائی۔ جس میں پندرہ سولہ کمرے تھے اور اپنے صاحبزادگان گرامی اور علمآء عظام کے لیے دو پختہ کمرے اور شش دری پختہ متصل مسجد کے دائیں بنوائے۔

اور ایک وسیع کتب خانہ، اور مدام ذکر و توجہ کے لیے ایک عالیشان بنگلہ اور لنگر خانہ شریف جس میں روزانہ پانچسو سے بھی زیادہ زائرین و واردین اور خلفاء عظام اور علماء کرام کی طعام و قیام کے لیے بنوائے۔

اور خانقاہ عثمانیہ سراجیہ بمقام ڈیپ شریف (وادی سون سکیسر) ضلع خوشاب میں علاوہ کئی مکانات کے آبنوشی اور طہارت و صلوٰۃ کے لیے ایک وسیع مسجد شریف اور ایک کنواں تعمیر کرایا جس کے کھنڈرات ابھی تک باقی ہیں یہ کنواں آج بھی "چاہ عثمانی" کے نام سے علاقہ بھر میں مشہور ہے جس کی بلندی تقریبًا ایک سو بیس فٹ (۱۲۰") ہے۔ اس کی دیواریں گھڑے ہوئے پتھروں[1] اور پختہ چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ اور مٹی کی جگہ اُن دیواروں کی چنائی چونہ اور گیرو سے کروائی گئی ہے۔ جو آج کی سیمنٹ کی چنائی کو شرمندہ کرتی ہے۔ اور پھر رہٹ بنوایا سانڈہ جوت کر نیچے سے پانی اوپر آتا۔ اور ساتھ ہی ایک بڑے پختہ حوض میں پہنچتا۔ جس کی تعمیر میں لمبی لمبی پختہ اینٹیں اور چونہ گیرو استعمال کیا گیا جس کا فرش آج بھی باقی ہے۔ اور حوض سے پانی آگے مسجد شریف اور لنگر خانے کو مٹی کی پختہ نالیوں کے ذریعے پہنچتا۔ جو

---

[1] جناب قاضی قمر الدین صاحب کے زیر اہتمام چکڑالہ (میانوالی) کے مستری نور احمد، حاجی نور محمد اور مستری فیض اللہ کو چاہ عثمانی کی تعمیر کی سعادت حاصل ہوئی۔

تمام ضروریں محل سرائے ۔ مسجد شریف اور لنگر خانے کی پوری کرتا ۔ ایسی طبع دار اور نادر واٹر سپلائی کا نمونہ تھا جس کا تصور آج اس ترقی یافتہ دور میں ایسی جگہ اس سے بہتر نہیں کیا جا سکتا ۔ اہل اللہ کی قوت ایمانی اور فراست روحانی دیکھی کہ جناب والا نے اس خانقاہ شریف کو واردین ، زائرین اور متوسلین کے لیے ظاہری اور باطنی اعتبار سے خلد بریں کا نمونہ بنایا تھا ۔

بہشت آنجا کہ آزارے بناشد
کسے را با کسے کارے بناشد

سبحان اللہ ! جناب والا کی شان فقیری اور خدا آگاہی ایسی تھی جس پر سینکڑوں کجکلاہوں کی شانیں قربان ہوں ۔

ایک بزرگ صاحب کراچی سے پہلی دفعہ وادی سون تشریف لا رہے تھے ان کی گاڑی پختہ سڑک پر رواں دواں تھی جب خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف کے محاذ پر پہنچی تو اپنے احباب کو فرمانے لگے ۔

بھائیو ! یہاں سے تو شاہباز ولی اللہ کے نشیمن کی خوشبو آ رہی ہے ۔ حالانکہ خانقاہ شریف سڑک سے میل سوا میل پہاڑ میں آنکھوں سے اوجھل تھی ۔

سورۂ بنی اسرائیل کی اولین آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ : اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ "
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ ۔

پر غور فرمائیں ۔ کہ اس کا تعلق واقعۂ معراج نبوی ؐ سے ہے خود مسجد اقصیٰ کا یہ حال تھا کہ جا بجا شکستہ تھی ، ۶۰ سال پہلے ایک ظالم یونانی بادشاہ نے اسے منہدم کرایا تھا ۔

اس وقت یہ جگہ کوڑے کرکٹ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ مگر اس حالت میں بھی وُہ برکات ربانی کی مرکز تھی۔ اور اللہ نے اپنے پیارے حبیب کو اپنی آنکھوں سے ایسا دکھایا کہ آنجناب بزبان وحی بول اُٹھے۔

سُبۡحَانَ الَّذِیۡ تَا بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ ؕ

اسی طرح اس بزرگ کا کہنا بھی ایک حقیقت تھی جو اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھ کر بول اُٹھے۔

اِس فقیر نے بیس پچیس سال سے حسب مقدور موسم گرما میں قیام کے وقت اِن رہنے ہوئے مقامات مقدسہ کی رفتہ رفتہ تعمیر کر رکھی ہے جس سے خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف کی ترقی روز افزوں ہو رہی ہے۔ چنانچہ مسجد کی جدید تعمیر خوبصورت اور خوشنما سفید گھڑے ہوئے پتھروں عمدہ عمدہ گاڈروں اور اونچے اونچے میناروں سے مکمل ہو چکی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ چاہِ عثمانی از سر نو تعمیر زیر غور ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن مقدس نشانات نو کی تعمیر کی توفیق عنایت فرمائے۔ فی الحال چاہ عثمانی کے بجائے فقیر نے ایک دَہ در دَہ حوض پختہ سیمنٹڈ تیار کرایا ہے۔ اور بذریعہ انجن پانی حوض تک پہنچایا ہے۔ حوض مسجد کے پیچھے واہنڑ سے تقریباً ایک سو بیس فٹ کی بلندی پر واقع ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ وافر مقدار میں پانی موجود رہتا ہے۔ جو اندر گھر اور باہر مسجد کے لیے اور وضوء کے کام میں خرچ ہوتا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

علم تصوف

علم تصوف کا قرآن و حدیث میں نام احسان (یعنی خوبصورت اسلام) کا ہے۔
ظاہر ہے کہ کسی بھی قلب و قالب ظاہر و باطن اور زبان و عمل کے توافق اور تطابق ہم آہنگی اور یکسانیت سے ہی کسی ذات میں جاذبیت اور کشش پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کے بغیر نہ وہ کسی آنکھ میں جچتا ہے اور نہ ہی کسی کا کوئی مقام ہو سکتا ہے۔ انانیت اور خود نمائی انسان کی نفسانی خواہش ہے جو ہر خطا اور ہر فساد کی جڑ ہے۔ اس علم کا مشہور نام تصوف ہے۔ اور "فقر" ہے جو اس مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اس کا نام فقیر کہلاتا ہے۔ یہ لقب بڑا جامع اور پُر معنیٰ ہے۔ اس کے مشمولات میں چاروں اوصاف خاص طور پر شامل ہیں۔ حضرت غوث الاعظم پیران پیرؓ نے ایک سوال کے جواب میں فقیر کے لفظ کی یوں تشریح فرمائی ہے۔

ف :۔ سے مراد فنا فی اللہ یعنی اس مقام میں آگر سالک اپنی ذات اور صفات سے فارغ ہو جاتا ہے۔ نہ اُسے جان کی خبر نہ جہان کی خبر۔

ق :۔ سے اُس کے قلب میں بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ی :۔ سے رحمت الٰہی کی ہر وقت امید اور خوف و رجا اور کمال تقویٰ جو اسے حاصل ہوتا ہے۔

ر :۔ سے مُراد رقت قلب اور کمال رجوع الی اللہ۔

اور تیرہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ عبداللہ معروف شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی مجددی نقشبندی فقیر کی یوں تعریف فرماتے ہیں۔

کہ فقیر کے چار حرف ہیں۔

ف :۔ سے مراد فاقہ (بھوک) سے رہنا۔ اور اللہ پر کمال توکل اور۔

ق :۔ سے مراد قناعت یعنی تھوڑے سے بہت پر قناعت (صبر کرنا) اور رزق کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں نہ کھانا پھرنا۔

ی :۔ سے مراد یادِ مولیٰ میں ہر دو جہان بھلا دینا۔

ر :۔ سے مراد ریاضت اور مجاہدہ اختیار کرنا۔ تو اس کے صلے میں۔

(اللہ کریم)

ف :۔ سے اللہ کریم کا فضل حاصل ہوگا۔

ق :۔ سے قرب ربانی۔

ی :۔ سے یاری۔

ر :۔ سے مولائے کریم کی رحمت حاصل ہوگی۔ ورنہ تو اگر ظاہر داری اور مکر و فریب کی فقیری ہو۔

ف :۔ سے فضیحت۔

ق :۔ سے قہر الٰہی۔

ی :۔ سے یاس (ناامیدی)

ر :۔ سے ہر دو جہان کی رسوائی حاصل ہوگی۔ نعوذ باللہ! تو معلوم ہوا کہ یہ چاروں اوصاف حسین ایمان اور خوبصورت اسلام کی اولین اساس اور بنیاد ہیں۔ اور ان چاروں اجزاء کا امتزاج اور ظاہر و باطن کی یکسانیت کا نام تصوف اور فقر ہے۔

حج

حضور نے حج بیت اللہ الحرام ۱۳۲۴ھ شوال میں ۵۴ اونٹوں کے قافلے کی شکل میں ادا کی ۳۶ آدمی حضور کے ساتھ تھے آگے آنجناب کے ملفوظات شریفہ شروع ہوتے ہیں۔ اور بعد میں مکاتیب شریفہ اور آنجناب کی زندگی کے خاص خاص واقعات بیان کئے جاتے ہیں جو آپ کے بلند مقامات اور عالی مدارج کی واضح دلیل ہیں۔



الفصل الثانی

ملفوظات شریف اور نصائح شریفہ کے بیان میں

(آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان کے جواہر پارے)

ملفوظات شریفہ بزرگانِ دین سے جو فیض مریدین اور خلفآء عظام و منسلکین طریقہ عالیہ کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ حد تحریر سے باہر ہے۔ اور قلم اس کے بیان سے قاصر ہے۔ ایک تو ۔۔۔ سارے سلوک اور فقر کی مشکل مقامات کی تشریح ان کو حاصل ہو جاتی ہے جو مدام ان کے دل کو کھٹلتا رہتا ہے۔ دوسرا بزرگانِ دین کو جو احوال فقر کے دوران حاصل ہوتے ہیں مثلاً احوال توحید میں مشکل اصطلاحات جو حال سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اور قال سے بھی جیسے توحید وجودی اور توحید شہودی، حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیائیہ وغیرہ ان سب کی تشریحات ان کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہو کر منسلکین کے لیے باعث تشفی و تسلی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے حضرت قبلہ کی ملفوظات شریفہ بھی ہیں جن میں طالبانِ طریقت کے لیے بہت کچھ سامان موجود ہے چند ایک ملفوظات درج ذیل کیئے جاتے ہیں۔ جو اپنی جگہ جواہر پارے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ملفوظ شریف

آیت شریفہ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ پڑھتے ہوئے

فرمایا :۔ کہ خداوند تعالیٰ کی محبت کا جذبہ رکھنا ایک تو مامور شرعی اور دوسرا منصوص قرآنی ہے۔ اور مفسرین اس کا بیان کرتے ہیں۔ اور اس کے لوازم اور آثار کی بھی تشریح کرتے ہیں۔ مگر عشق و محبت کی حقیقت یہ ہے

کہ سالکین کرام جب عشق و محبت کی انتہا پر پہنچتے ہیں

تو وہ رب العزت جل شانہٗ کی دیدار میں پگھلتے رہتے ہیں۔ اور مدام آہ، نعرہ، ھَیٰ ھَیٰ، بے حد گریہ اور استغراق جیسے صفات جو عشق کے مظاہر ہیں۔ اُن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کو بجز دیدار محبوب حقیقی جلّ شانہٗ، کے سکون و قرار حاصل نہیں ہو سکتا۔

اور وہ اس دنیاء فانی میں حاصل نہیں ہو سکتی جیسے کہ آیت قرانی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۔ سے ظاہر ہوتا ہے۔

عاجز فقیر کہتا ہے کہ سبحان اللہ! عشق کے ایسے مظاہر حضرت شیخ روزبہان بقلی شیرازی رح جو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہما کے شیخ اور پیر و مرشد تھے۔ بوجہ اکمل ظاہر تھے جن کے احوال میں حضرت مولانا حاجی صاحب نفحات میں تحریر فرماتے ہیں۔ (کان صاحب ذوقٍ و استغراق و وجد دائم، لا یسکن لوعتہٗ ولا یرقأ دمعتہٗ، ولا یطمئن فی وقت من الاوقات، ولا یسلو ساعۃ من الحنین والزفرات یتأوہ کل لیلۃ بالبکآء والعوائل)

ملفوظ شریف

فرمایا:۔ انسان اُنس سے ماخوذ ہے اور اُنس اُس کی فطرت میں موجود ہے۔

لہٰذا ذات حق عز اسمہٗ سے اُنس رکھے۔ بود و نابود، موت و حیات، معاش و معاد ہر معاملہ میں انسان اس کا محتاج ہے۔ صرف اس کی ذات پاک سے ہر لحظہ، ہر لمحہ ہر دقیقہ اور ہر ثانیہ اُنس رکھے۔ (عاجز فقیر) کہتا ہے کہ انسان کے بارے میں اللہ کریم قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم"

ملفوظ شریف

مولانا غلام حسین[1] صاحب کانپوری نے عرض کی:۔ حضور! ہر پیر و مرشد کا دستور ہے۔ کہ ایک خاص وقت اور حجرہ اپنی عزلت نشینی کے لیے مقرر کرتا ہے۔ لیکن آنحضور ہر وقت ہم غلاموں کے ساتھ خلط ملط رہتے ہیں۔ اور آنحضور کا عزلت اور گوشہ نشینی کا کوئی معمول نہیں تو جوش میں آکر ارشاد فرمایا۔ تم لوگ معرفت اور عرفان کو خلوت اور عزلت میں منحصر جانتے ہو مگر یہ معاملہ عنایت خداوندی سے حاصل ہوتا

---

[1] مولانا غلام حسین صاحب موصوف فرماتے تھے کہ آپ جب یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ کے چہرے سے حضور سرور عالم ؐ کے حلیہ مبارک کے آثار و انوار دکھائی دینے لگے جیسا کہ شمائل حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ان اسرار کے دیکھتے ہی پہلے خود یہ عاجز اور پھر ساری مجلس کے حاضرین گستاخی اور بے ادبی سے تائب ہوئے۔ اور ساری اہل مجلس مان گئے کہ اس بزرگ خدا کے احوال ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

ہے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

؎ خود بخود آں بت دلدار بہ بر می آید
نہ بزور و نہ بزاری نہ بہ زر می آید

ترجمہ:

یعنی محبوب خود بخود جلوہ میں آکر اپنا دیدار کراتا ہے۔ اور محبوب کی جلوہ گری نہ کسی کے زور سے میسر ہوتی ہے اور نہ زاری و زر سے۔

ملفوظ شریف

ارشاد فرمایا کہ جو صاحب درد نہیں۔ وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ تو اس پر ایک خلیفے مولانا عبدالاحد نے عرض کیا۔ حضور! یہ کوئی اختیاری امر تو نہیں۔ تو حضور جوش میں آکر ارشاد فرمانے لگے۔ کہ مولانا! جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو۔ اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی شخص خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا۔ انشاء اللہ اُن کے فیوضات اور برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا۔

ملفوظ شریف

پھر ارشاد فرمایا" محبت خداوندی مامور شرعی ہے اس کے بغیر حلاوت ایمانی ہرگز نصیب نہیں ہو سکتی۔

حرام و حلال جائز و ناجائز میں کمال اتباع سنت چاہیئے اللہ کے فضل سے خانقاہ شریف میں اکثر اہل علم کا مجمعہ رہتا ہے۔ بحمد اللہ سنت سنیہ سے ایک قدم بھی پس و پیش نہیں ہوتا میرے حضرات کا معمول رہا ہے کہ جمیع مسائل حرام و حلال میں شریعت اور سنت سنیہ کی کمال پابندی کو اپنا نصب العین جانتے ہیں۔

ملفوظ شریف

حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفا و کرامۃ کے سفر مبارک میں ایک منزل پر جب قیام کیا۔ تو صرف فرض ادا فرمائے اور سنتیں چھوڑ دیں۔ احباب کی قطع وساوس کے لیے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس مقام پر سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ اس لیے اس فقیر نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں سنتیں پڑھنی چھوڑ دی ہیں۔ کیونکہ جملہ ثواب اور خیر و برکات حضورؐ ہی کی اتباع سے نصیب ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے اہل اللہ کی محبت اور اتباع کی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ دوران سفر اُن مقامات پر بھی سواری سے اُترتے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طبعی ضرورت کے لیے سواری سے اُترتے تاکہ حضورؐ کی سنت پر عمل ہو۔ گو کہ طبعیہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح آپ قبلہ نے سنت سنیہ پر عمل کرنے پر وہ انعام پایا۔

کہ گنبد خضراء روضہ اطہر میں دخولی سے مشرف ہوئے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

شعر

کسی کو طُور میسر، کسی کو طُور نصیب
جدا جدا ہے تجلی نظر نظیر کے لیے

ملفوظ شریف

آپ قبلہ قدس سرہٗ کو علوم عقلیہ و نقلیہ کے علاوہ علم عرفان و تصوف میں وہ راسخ ملکہ مولیٰ کریم نے عطا فرمایا تھا۔ کہ آپ کی مجلس شریف میں جیّد علماء اور فضلاء بھی انگشت بدندان رہ جاتے تھے۔ سورۂ احزاب کی اس آیت شریف وحملها الانسان انهٗ کان ظلوما جهولا کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اِنسان اپنے نفس پر ظلُوم اس واسطے ہے۔ کہ اُس نے اپنے نفس کو خواہشات اور مقتضیات سے محروم رکھا ہوا ہے۔ اور اپنی انانیت کو فنا کر کے اپنے آپ کو کالعدم سمجھ رکھا ہے۔

اور وہ جھُولُ اس واسطے ہے۔ کہ اس کو ذات حق جل شانہٗ میں فنائیت کمال حاصل ہے۔ کہ سارا جہان اور جہان کی سب چیزیں اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہیں۔ اور سوائے ذات حق جل جلالہ کے اُس کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا یہانتک کہ اپنا وجود بھی۔ وُہ جدھر بھی دیکھتا ہے اُدھر اُسے ذات حق جلشانہٗ کی ذات پاک جلوہ گر نظر آتی ہے۔ جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

ع جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے ؎

مجھے اور جہان سے ہے کام کیا — جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

حضرت قبلہ! کے اس ملفوظ شریف کے راوی مولانا عبدالحکیم صاحب مندوخیل پٹھان سکنہ کوہی بہارہ استرانہ ہیں۔ یہ ملفوظ حضرت کا بیان فرما کر پھر آگے مولانا صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر جیسا کہ حضرت قبلہؒ نے بیان فرمائی تھی میں نے مولانا جامی صاحبؒ کے رسالہ لوائح جامی میں بھی ایسا ہی پایا مولانا جامی صاحبؒ کے فارسی ابیات یہ ہیں: (ابیات فارسی)۔

۱۔ غیر انسان کش نہ کرد قبول! — زانکہ انسان ظلوم بود جہول
۲۔ ظلم او آنکہ ہستی خود را — ساخت فانی بقائے سرمد را
۳۔ جہل او آنکہ ہرچہ جز حق بود — صورت او ز لوح دل بزبود
۴۔ نیک ظلمے کہ عین معدلت است — نغز جہلے کہ مغز معرفت است

مولانا عبدالحکیم صاحبؒ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے جب ظلوم جہول کی بابت مولانا جامی صاحبؒ کے یہ اشعار سنائے۔ تو حضرت قبلہ فرمانے لگے۔

مولوی صاحب! فقیر نے اس وقت تک یہ ابیات نہ کہیں دیکھے ہیں نہ سنے۔ قربان جاہیئے! حضرت قبلہ کے بے پایان علم کے کہ سبحان اللہ! مسائل عقلیہ و نقلیہ میں بحر بیکراں تھے۔

ملفوظ شریف

مولانا عبدالحکیم موصوف فرماتے ہیں کہ ایک روز بندہ حضرت قبلہؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو حضرت قبلہ فرمانے لگے:۔

مولوی صاحب! کوئی حالت بھی اس حالت کی برابری نہیں کر سکتی جس میں

بندہ خداوند تعالیٰ کا ہو کر رہے۔ خواہ ایک لمحہ قدر بھی ہو۔ (یعنی سیکنڈ فادر) سیکنڈ۔ شاعر خاقانی نے ایک شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی!

ملفوظ شریف

ایک دفعہ جناب مولوی غلام حسین صاحب کانپوری حضور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو مولوی غلام حسین صاحب موصوف نے عرض کی" قبلہ! حضور کی عادت آج کل کے پیروں جیسی نہیں۔ ان کی عادت ہے۔ کہ وہ عبادت کے لیے ایک خاص وقت مقرر کرتے ہیں۔ جس میں وہ کسی کو اپنے پاس نہیں چھوڑتے۔ اور ایک خاص وقت مقررہ پر مریدوں سے ملتے ہیں اور حضور کا تو یہ حال ہے کہ ہر وقت ہم غلاموں کے ساتھ اختلاط رکھتے ہیں۔

حضور نے خلوت اور اشغال و اذکار کے لیے کوئی علیحدہ وقت مقرر نہیں کیا۔ مولانا موصوف کی یہ کلام سُنتے ہی جوش میں آکر فرمانے لگے۔ کہ تم لوگ معرفت الٰہی کو خلوت گزینی اور گوشہ نشینی میں منحصر جانتے ہو۔ بلکہ یہ معاملہ عطائے الٰہی پر منحصر ہے پھر آپ نے اُسی جوش میں یہ شعر پڑھا۔

شعر

خود بخود آں مہ دلدار ببر می آید
نہ بزور نہ بزاری نہ بزر می آید

ترجمہ اُردو

خود بخود وہ مہ دلدار نظر آتے ہیں
نہ بزور نہ بزاری نہ بزر آتے ہیں

یہ شعر پڑھتے ہی آپ کا چہرہ ایسا متغیر ہوا کہ آپ کے چہرہ انور سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جیسے کہ شمائل حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے نظر آنے لگا۔ تو سب محفل کے علماء اور خود مولوی غلام حسین موصوف اپنی اس بے ادبی اور گستاخی سے تائب ہوئے۔

اور ان کو حضور کے کمالات عالیہ اور معرفت الہیہ کا کامل یقین ہوا۔ ہمارے خواجہ جہان خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح فرماتے ہیں۔

ے از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
این چنین زیبا روش کمتر بود اندر جہان

ترجمہ اُردو

ع اپنے دل سے باخبر، باہر سے تو بیگانہ ہو

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا۔ اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے۔ تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کے کام اور کلام کی تاویل کرے۔ اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو۔ اور وہ کام گناہ کا ہو۔ تو مرید کو چاہیئے کہ اس کے فعل اس کے کام پہ عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔ حضرت ماعز رض جو حضورؐ کے

کے اصحاب کرام سے تھے اُن سے گناہ صادر ہُوا۔ اور وہ زنا کے مُرتکب ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو رجم کیا۔ تو اِس سے معلوم ہُوا کہ گناہ کبیرہ ولایت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نبی معصوم ہوتا ہے مگر ولی معصوم نہیں ہوتا مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور وُہ فسق اور گناہوں میں شرابور ہو۔ وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو ایسے پیر کی کلام تاویل کے قابل بھی نہیں۔ اور نہ وُہ پیر پیری کے قابل ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا اگر اپنے پیر سے اُس کو کوئی دُوسرا کامل پیر نظر آیا۔ یا ایک ادنیٰ سی خصوصیت بھی اپنے پیر سے اس دُوسرے پیر میں زیادہ پائی۔ تو مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیر سے اِجازت لے کر اُس دوسرے پیر کا مُرید ہو جائے۔ اور اُس سے توجہ باقیماندہ مقامات کی حاصل کرے۔ اُس کو اجازت ہے۔ نہ اس میں کوئی گناہ ہے۔ اور نہ اس سے پیر اول کی پیری میں نقص خیال کرے بلکہ یہ سمجھے کہ سابقہ پیر اِسی قدر حصہ میری قسمت میں لکھا ہوا تھا۔ ہرگز اپنے پیر کو ناقص نہ سمجھے اگر ایسا خیال کیا تو معاذ اللہ وُہ پیر ثانی کا بھی فیض حاصل نہیں کر سکتا۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ پیر کے حقوق سب حقداروں سے زیادہ ہیں۔ خواہ والدین ہوں یا اُستاد ظاہری ہو یا اپنے رشتہ دار بہن۔ بھائی۔ اساتذہ۔ خویش واقربا ہوں۔

سب سے پیر کے حقوق زیادہ اور سب سے پیر کے حقوق کو اولین فوقیت حاصل ہے ولادت ظاہری اگرچہ والدین کی طرف منسوب ہے۔ مگر ولادت حقیقی روحانی پیر ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ ولادت ظاہری کو چند روزہ زندگی حاصل ہے۔ مگر ولادت حقیقی رُوحانی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ پیر ہی تو ہے جس کی توجہات شریفہ سے مرید کی پوشیدہ نجاستیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور ماسوی اللہ کے آلائشوں سے پاک وصاف ہو کر خدائے عزوجل تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ پیر ہی تو ہے۔ جو مُرید کو گمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر مولائے کریم کی جانب میں حاضری کے قابل بنا دیتا ہے۔ اُس وقت اُس کا نفس سرکشی سے باز آجاتا ہے۔ اور مُرید صحیح معنوں میں اسلام حقیقی کی دولت سے مشرف ہو جاتا ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ مُرید کو اس کے باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے بڑھ کر پیار ہونا چاہیئے۔ مرید پر اپنے شیخ کے ساتھ بے انتہا محبت رکھنی واجب ہے۔ اس وجوب کی دلیل قیاس ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ساری اُمت پر واجب فرمائی ہے۔ جیساکہ حدیث شریف میں ہے کہ "مومن مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اُس کو اس کے والد اور اولاد اور باقی سب لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں"

محبت کے وجوب کی یہ دلیل ہے کہ وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی مقصود بالذات تھے اور نہ ہی معبود بالذات بلکہ

درمیانی واسطہ تھے۔

اصلی مقصود اور معبود بالذات تو خداوند کریم ہی کی ذات ہے جیسا کہ آیت قل انما انا بشر کم مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الله واحد۔ سے ظاہر ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک بشر تھی۔ مگر واسطہ تھے۔ اللہ کریم کی ذات تک پہنچانے کی۔ اور اسی طرح یہ وجہ شیخ میں بھی پائی جاتی ہے۔ کہ وُہ مولائے کریم کی ذات تک پہنچانے کا ایک واسطہ ہے۔ پس فرع کے لیے اصل کا حکم ثابت ہوا۔ اور وُہ حکم یہ ہے کہ شیخ کے ساتھ بھی ایسی محبت رکھنی واجب ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جیسا کہ آیت مبارک مذکورہ سے ثابت ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ ممکنات دو قسم ہیں۔

(۱) عالم خلق :۔ جو مٹی (۱)۔ پانی (۲)۔ ہوا (۳) اور آگ (۴) اور ان سب کا مجموعہ اور عطر خالص لطیفہ نفس (۵) ہے۔

اور دوسرا (۲) قسم عالم امر ہے۔ اور وُہ (۱) قلب (۲) روح (۳) سر (۴) خفی اور پانچواں لطیفہ اخفیٰ ہے۔ عرش اِن دونوں عالموں کے مابین ایک برزخ ہے۔ اور جیسا کہ ظلال اسماء وصفات الٰہیہ ولایت صغریٰ کہلاتی ہے۔ اسی طرح صفات باعتبار ظہور ولایت کبریٰ کہلاتی ہے اور صفات کا باعتبار بطون ولایت علیا نام رکھا گیا ہے۔

اور یہ تمام کشف کے ذریعہ ایک دائرہ کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں اور اسی طرح

ممکنات بھی بشکل دائرہ نظر آتے ہیں۔ دائرہ کی قوس تحتانی عالم خلق ہے۔ اور قوس فوقانی عالم امر ہے۔ اور عرش دائرہ کا ایک قطر ہے جس کے اُوپر کا حصہ عالم امر کہلاتا ہے۔ اور نچلا حصہ عالم خلق کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ممکنات سے زیادہ قریب عالم امر ہے پھر عالم امر کے لطائف سے لطیفہ اخفیٰ اللہ پاک کے زیادہ قریب بہ نسبت نچلے کے ہے۔ عالم امر لطیف ہے اور عالم خلق کثیف ہے۔ اور عالم امر کو چونکہ خداوند کریم کے ساتھ قرب حاصل ہے۔ اِس واسطے نورانی ہے۔ اور عالم خلق چونکہ بعید ہے۔ اس واسطے تاریک اور ظلمانی ہے اور یہ عالم خلق اپنی ظلمت اور کثافت کے باعث شر و فساد کا منبع ہے۔ عالم خلق کا ہر ایک عنصر شر کا باعث ہے۔ آگ کے عنصر میں تکبر اور عُلو ہے۔ اور خاک میں خست اور دنائت ہے۔ اور نفس ان سب کا عطر خالص ہے جو شر کا بھی منبع ہے۔ اور برائیوں پر بھی ہر وقت بندہ کو برانگیختہ کرتا رہتا ہے۔

پس شیطان تو محض مقوی ہے۔ مفسد حقیقی فی الحقیقۃ نفس ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم اپنی کلام پاک قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ وقال الشیطان لما قضی الامر اور قولہ تعالیٰ فلا تلوموني ولوموا انفسکم۔

یعنی جب برائیاں بندہ سے صادر ہوئیں۔ تو شیطان کہنے لگا کہ اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ میں نے تو تمہیں صرف راستہ دکھایا۔ تم نہ چلتے تو میں کوئی تم کو زور سے اس راستہ پر تو نہیں لے گیا۔

یعنی نفس کی خواہشات نے جب زور پکڑا تو شیطان کو موقعہ مل گیا۔

الفصل الثالث

(یعنی تیسری فصل)

مکاتیب شریفہ اور اُن خلفاء کرام کے اسماءِ گرامی جو خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور آگے فیاض جہان بنے

دیباچہ مکاتیب شریفہ:

ضمیمہ تیسری فصل کا:

دیباچہ مکاتیب شریفہ:

یہ بات آفتاب عالمتاب کی طرح روشن ہے۔ کہ پیران عظام اور اولیاء کرام کو وسیلہ پکڑنے کی اصلی غرض اللہ جل شانہٗ کی دولت حاصل کرنا۔ مقصود ہوتا ہے۔ اور اپنے رحیم وکریم مولاء پاک عزّ اسمہٗ کے دائمی قرب کا خزانہ مطلوب ہوتا ہے جب کسی نیک بخت کو ارادت صادقہ سے اپنے شیخ اور پیرو مرشد سے سچی محبت اور خدمت کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس نسبت کے اعتبار سے اس کو معیت اور ہم نشینی آسان ہو جاتی ہے۔ اور اس کمال انسدت سے وہ اپنے شیخ

کے فیوضات اور برکات سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ اور یہ محبت اور رابطہ مُرید کو شیخ کی "معیت مطلقہ" سے رنگین بنا دیتی ہے۔

اور اسی معیت مطلقہ کی جانب اللہ کریم نے آیت کریمہ "مع الذین انعم اللہ علیھم" میں ارشاد فرمایا ہے۔

اور ارشادات نبوی "الجنس مع الجنس یمیل" اور "اَلْقَلْبُ یَھْدِیْ الی القلب" اس باب میں دلیل کافی، اور اشارہ وافی ہے۔ رب کریم و رحیم نے اپنے اِن بندگان خاص کے قلوب مطہرہ کو اپنے قرب و شہود کے دروازے بنائے ہیں جیسا کہ حدیث شریف "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا" وارد ہے۔ یہ حضرات والاشان رض اپنی قوت جاذبہ سے طالبانِ حق کو اپنی قلبی مقناطیسی کشش سے فیض یاب فرماتے ہیں۔ اسی کا نام اصطلاحِ تصوف میں (شیخ کی توجہ شریف) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ حضرات عالیشان رح اپنی قلبی توجہات سے بطور انعکاس طالبان حق جلشانہٗ کے قلوب ظلمانی کو پاک و صاف فرما کر انوار و تجلیات ربانی سے رنگین اور منور فرماتے ہیں اِسی عکس مبارک سے مسترشدان صادق محبت اور ارادت صادقہ کا بھی مخزن بن جاتے ہیں، جیسا کہ سید الطائفہ مجدد طریقت شاہ نقشبند قبلہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

"کہ طریقہ ما انصباغی است طریقہ ما انعکاسی است" (یعنی میرا طریقہ عکس کے ذریعے رنگ چڑھانے کا ہے)

واضح ہوں کہ امت محمدیہ کے اولیاء کرام رحمت خداوندی کے وسائل اور ذرائع ہیں جب مرید صادق اپنی محبت صادقہ کی بناء پر اپنے حضرت شیخ سے ایک گونہ جنسیت پیدا کر لیتا ہے۔ تو افادہ اور استفادہ روحانی کا دستور ہیں ہیں۔

نمبر ۱۔ جو صحبت شریف میں حاضر رہتا ہے وہ اپنے شیخ کے حلقہ توجہات سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اس قسم صحبت کو قرب شیخ اور صحبت شیخ کے نام نامی سے موسوم کرتے ہیں۔

نمبر ۲۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مسترشد اپنے حضرت شیخ سے دور ہوتا ہے۔ تو اس وقت افاضہ اور استفاضہ اور تربیت مسترشدین چند طریقوں سے ہوتی ہے۔

نمبر ۱۔ توجہ غائبانہ۔

نمبر ۲۔ ذکر واذکار اپنے شیخ کے بتائے ہوئے کی پابندی۔

نمبر ۳۔ مکاتیب شریفہ شیخ سے دُور رہنے والوں کے لیے شیخ ہی اپنے مکاتیب شریفہ کے ذریعہ رُوحانی فیض پہنچاتا ہے۔

جس طرح آفتاب عالم تاب کی شعاعیں جب جلوہ ریز ہوتی ہیں تو کائنات کا ذرّہ ذرّہ جگمگا اُٹھتا ہے۔ اور اپنی فطری صلاحیت کے مطابق اُن شعاعوں سے مستفیض ہوتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح ہر عقیدت مند اور محب مرید اپنے شیخ سے دور رہ کر اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق اخذ فیض کرتا ہے۔ اور یہ امر اتنا یقینی ہے کہ اس کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ گو اس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً حرارت اور برودت دونوں چیزیں ارباب سائنس جدید کے ہاں مسلم ہیں لیکن اب تک ان کی حقیقت نامعلوم ہے۔

الغرض

حضرت قبلہ قدس سرہٗ مسند ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو اپنے اسلافِ کرام پیرانِ عظام کی سنت کے مطابق اپنے مسترشدین اور متوسلین کو مختلف حالات کے مطابق ہر ایک کی تربیت فرماتے رہے۔ اِس طرح سے کہ جو سعادت مند صحبت اور حلقہ شریفہ میں شریک ہوتے۔ ان کو اپنی توجہ شریف سے فیضیاب فرماتے۔ اور جو نیک بخت جسمانی قرب سے محروم ہوتے ان کو اپنے مکاتیب شریفہ کے ذریعہ فیض سے مشرف فرماتے۔ جب حضور پر نور کا وصال شریف ہوا تو وہ جواہر پارے پریشان اور پراگندہ تھے۔ تو اس لاشئ محمد اسماعیل کے پیر و مرشد خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب والدم بزرگوار نے اپنے والد بزرگوار قطب الواصلین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدّین صاحب قدس سرہٗ کے وہ مکاتیب شریفہ جو دُرِ بے بہا تھے اور جو متعدد متوسلین کرام کے پاس محفوظ چلے آرہے تھے۔ فرداً فرداً جمع کر کے کتابی شکل دی تاکہ سلسلہ عالیہ کے تمام متوسلین اور متمسکین ان درہائے گرانمایہ سے مستفیض ہوں اور اب جب کہ یہ عاجز فقیر محمد اسماعیل اپنے دو بڑے حضرات والاشان خواجگان عالی شان حضرت مجمع بحار الانوار و معدن الاسرار حاجی الحرمین الشریفین، حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری اور حضرت قطب زمان محبوب رحمان خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی قدسنا اللہ تعالیٰ بانفاسہم الشریفہ و اسرارہم المنیفہ کے سوانح حیات طیباب سے فارغ ہوا تو اب تیسرے حضرت قطب الواصلین غوث العالمین رئیس الاولیاء والعلماء المتقین خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملّۃ والدّین کے

سوانح حیات طیبہ کی تحریر کی جانب متوجہ ہُوا۔ اور اس ضمن میں آنحضور کے مکتوبات قدسی آیات کو شریک کرنا از حد ضروری تھا۔ کہ یہ کتاب کے طرۂ بدخشانی تھے۔ اور کتاب کی زیبائش کو چار چاند لگانے کے مترادف تھے۔ پس چند مکاتیب شریفہ پیش خدمت ہیں۔ خداوند کریم فقیر کے لیے باعث حسنِ خاتمہ گردانے۔

السعی منی والاتمام من اللہ العزیز المدانی، وانا فقیر الخاطئ الجانی، فمنہ العصمۃ والتوفیق انہٗ قریب مجیب ۵ علیہ توکلت والیہ اُنیب ۵



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب مبارک اوّل ۱

حضرت مولانا حسین علی صاحب کے نام

بجناب فیض مآب، محامد نصاب، والامناقب اعزی واستاذی مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ بقائہٗ۔ ورفع اللہ درجاتہ نسلا بعد نسل الی یوم التنادٖ واوصلہ اللہ الی غایۃ ما یتمناہ ؛

ازفقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین عُفی عنہ ! بعد از تسلیمات ودعوات وتعظیمات مشہورہ معروض آنکہ آپ کا رقیمہ کریمہ بوقت میمون ، اور ساعات ہمایوں میں ملا۔ حالات ما فیہا سے آگاہی ہوئی۔

جنابا ! آنوالاشان کے لیے دعائیں کی گئیں ۔ اور آنجناب کے واسطے حضرات کرام کی خدمات میں عرض کیا گیا ۔ خداوند کریم ورحیم شکستہ وخستہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے ۔ انہٗ قریب مجیب ، وبالاجابۃ جدیر ۝

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ۔

محترما ! آنجناب کی پریشانی خاطر نے فقیر کے دل پر بہت کچھ اثر کیا ہے فقیر ہر روز دعائیں کرتا ہے ۔ جناب کو چاہیئے کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت حضرات خواجگان عالی شان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانب متوجہ ہوں اور اُن کا رابطہ

پکڑ کر مولائے کریم سے طالب امداد ہوں ۔ اللہ پاک خیر کرے گا ۔ اپنے معاملہ کو حاکم اصلی اور قادر مطلق کے حوالہ کریں ۔ اور اس ذات پاک کی طرف رجوع کریں ۔ خصوصاً بوقت پیشی اللہ کریم حضرات کی برکات سے حاسدین اور معاندین کو اپنے آپ پر مبتلا فرمائے گا ۔

اور اعداء ظالمان ، دشمنان حاسدان کے شر سے آنجناب کو خلاصی عطا فرمائے گا ۔ بالنبی ، وآلہ الامجاد ہ علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والسلام ہ

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۲

جناب مستطاب مولانا مولوی حسین علی صاحب رح کے نام ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ، محامد نصاب ، مستطاب اعزی استاذی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ بقائہ ، وفیضانہ ، بعد از تسلیمات و تعظیمات معروض آنکہ ۔

ع ؎ از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است

آپ کا رقیمہ وقت میمون ، اور ساعت ہمایوں میں پہنچ کر باعث عزو شرف ہوا اور فرحت دو بالا ہوئی ۔ جزاك اللہ تعالی عنا خیر الجزاء ۔

الحمد للہ کہ فقیر بمعہ متعلقین قرین عافیت ہے آنجناب کی خیریت بارگاہ الٰہی سے مدام مطلوب ہے ۔ الحمد للہ علی کل حال ونعوذ باللہ من اھل النار زندگی کے چند ایام ہیں گزر جائیں گے ۔ میدان حشر میں خداوند کریم محروم نہ فرمائے ۔

بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔

حضرت شاہ صاحب یعنی (حضرت قبلہ شاہ غلام علی شاہ صاحب رح) اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں۔

"جو مشغول ہے وُہ مقبول ہے۔ اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے"

پھر شاہ صاحب موصوف نے یہ شعر زبان مبارک سے پڑھا۔

ے ہر آنکو غافل از حق یک زمان است[1]   دو اندم کافر است اما نہان است"

ے پس از سی سال این معنیٰ مُحقّق شد بخاقانی"
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی"

دُعاءِ استقامت بر شریعت غرّا و سنّت بیضآء سے شاد فرماتے رہا کریں۔

فی الحال حقیقت احمدی کا مُراقبہ کریں۔ اور فقیر کو اپنا دُعا گو اور متوجہ تصور فرمائیں۔ فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

ا: ترجمہ :۔ جو خدا کی ذات پاک سے ایک ثانیہ بھی غافل رہے۔ وہ اگر بظاہر تو مسلمان ہوتا ہے مگر در پردہ وہ کفر کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ خاقانی شاعر فرماتے ہیں۔ کہ تیس سال ریاضت اور مجاہدہ کرنے سے خاقانی کو بالآخر یہی کچھ معلوم ہوا کہ ایک ثانیہ بھی خدا کا ہو رہنا۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ساری بادشاہی اور مملکت سے بہتر ہے۔

مکتوب شریف ۳

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب کے نام :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جناب مستطاب، محامد نصاب مکرمی مخدومی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب۔

از طرف فقیر حقیر محمد سراج الدین آپ کا گرامی نامہ مبارک گھڑی میں پہنچا یں موصول ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ لہٗ کہ تا حال تحریر فقیر کو معہ جمیع متعلقین خیریت ہے۔ خیریت اور استقامت آنجناب کی مدام مطلوب ہے۔ خلاصہ آنکہ جنابا! اس علاقہ میں بھی امراض کی کثرت ہے۔ لیکن ابھی تک اموات واقع نہیں ہوئیں۔

حضرت شیخ یحییٰ منیری ؒ نے لکھا ہے۔ کہ آدمی جب امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اُس سے بوجہ شدت درد آہیں اور نعرے ظہور میں آتے ہیں۔ تو اس وقت حق تعالیٰ ملائکہ عظام کو فرماتے ہیں۔ کہ اشدد بلآئہٗ فانی احب بکائہٗ۔

ترجمہ :۔ اس پر مصائب اور سخت ڈالو کہ مجھے اِس کا رونا پسند آتا ہے) بلّیات میں مبتلاء کرنا اور مختلف غموں سے بندہ کو مغموم رکھنا یہ معشوق نازنین کے امتحانات ہیں۔ عاشق جتنا زار و قطار اشکبار ہوتا ہے۔ محبوب نازنین اُتنا شادان و فرحان ہوتا ہے۔ غمگیں جتنا مہجور ہے۔ محبوب اُتنا مسرور ہے۔ عاشق شیدا کی رقیق القلبی معشوق رعنا

کے لیے فرحت ہے۔ کسی نے فارسی میں کیا ہی خوب کہا ہے۔

شعر:۔ چنداں انکہ طپید بسمل ما خنداں ترگشت قاتل ما

ترجمہ:۔ جتنا زیادہ عاشق تڑپتا ہے۔ اتنا ہی معشوق خوش ہوتا ہے۔

ان ایام میں خداوند کریم نے چند کتابیں عنایت فرمائی ہیں۔ رضی شرح شافیہ۔ سراج منیر شرح جامع الصغیر۔ تلخیص الحواشی للسیوطی علی صحاح ستہ۔ کنوز الحقائق۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ (تعزیرات دولت ترکیہ عثمانیہ یعنی خلاصۂ فتوی عالمگیری) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر۔ فتاوی تنقیح حامدیہ۔ کشف الغمہ۔ دررالاحکام شرح غررالاحکام۔ نسمات الاسحار شرح منار لابن عابدین۔ فتاوی خیریہ۔

یہ سب کتابیں مصر کی مطبوعہ ہیں۔ اور وہاں سے طلب کی گئیں ہیں۔ فقیر کو دعائے حسن خاتمہ سے شاد فرمائیں۔

فقط والسلام

(الراقم فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ بقلم خود)

مکتوب شریف ۱۳

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیض مآب محامد نصاب، مستطاب، مخدومی ومکرمی استادیم صاحب مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ فیضانہٗ۔

از طرف فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ!

بعد الحمد والصلوٰۃ فجاری الامور مشکورۃ والمسئول من اللہ تعالیٰ صحتکم وسلامتکم علیٰ جادۃ الشریعۃ المصطفویۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

آپ کا نوازشنامہ جو مختلف حالات پر مشتمل تھا۔ وقت مبارک میں پہنچ کر باعث عزّ و شرف ہُوا۔

الحمد اللہ کہ ہمارے حضرات کرام رضؓ کے برکات روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اپنا حال بھی اسی طرح جانئیں۔ اور فقیر کو جو محض شر اور نقصان کا نمونہ ہے۔ اپنی عنایات کریمانہ سے نوازا کریں۔ اور مدام اپنی نظر کیمیا اثر میں رکھیں۔ فقیر جو محض نالائق اور تباہ کار بلکہ اسلاف کرام رضؓ کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ تو فقیر سے ایسا کونسا امر ظہور میں آسکتا

ہے۔ جو خوشنودی اور نیک نامی کا موجب ہو۔

بلکہ حقیر کا وجود تو صاحب الطریقہ حضرات خواجگان رضوان اللہ علیہم کیلئے بدنامی کا موجب ہے۔

لیکن بحکم آیۃ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ قدرے لکھا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ فقیر حضرات کرام کے دامن گرفتوں میں تو ہے۔ جن کے حق میں اسلاف کرامؒ نے فرمایا ہے۔ لَا يُخَيَّبُ اَنِيْسُهُمْ وَلَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ.

ترجمہ: ان کا ساتھی کبھی نقصان میں نہیں رہتا اور نہ اُن کا ہم نشین کبھی کمبخت ہو سکتا ہے۔

قصۃ العشق لا انفصام لہا ۔ قلم اینجا رسید سر بشکست

قلم اینجا رسید سر بشکست

دوسرا عرض یہ ہے۔ کہ اس وقت نسبت حضرات نقشبندیہ رضؓ عنقاء مغرب کی طرح ناپید ہو چکی ہے۔ حضرات خواجگان رضؓ کی برکت سے اس عاجز فقیر کو اس وقت توجہ اور حضور اور ماسوی اللہ کا بھول جانا۔ اور دنیا و مافیہا سے دل کا سرد ہونا۔ اور بعضے اسرار فناء و بقاء جو حضرت امام ربانی قدس سرہٗ کا خاصہ ہیں۔ ہر وقت دامنگیر ہیں۔ اور بعضے اُسرار جو کمالات نبوت اور کمالات رسالت اور حقائق الٰہیہ۔ حقائق انبیائیہ نیز دائرہ معبودیت صرفہ۔ حُبّ صرف اور دائرہ لاتعین میں روز بروز ترقی پذیر ہیں۔

اگر بیان کرنے لگوں تو وہ عبارت کہاں سے لاؤں من لم یذاق لم یدر۔ [1]

اپنے حضرات کے قربان جاؤں یہ عنایات اُن کے طفیل ہیں۔ زیادہ نیاز۔

فقط ——— فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ۔

---

[1] جو پیئے نہیں اُسے اس کے مزے کی کیا خبر۔

مکتوب شریف ۵

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحبؒ کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب محامد نصاب، فیضمآب، مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب اوصلہ اللہ الیٰ غایۃ مایتمناہ از فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئ۔

بعد از تسلیمات مسنونہ واضح رائے عالی ہو۔ کہ فقیر تادم تحریر ہذا معہ جملہ متعلقین عافیت سے ہے۔

آپ کی عافیت اور استقامت
مدام مطلوب ہے

جناب کا گرامی نامہ مرسولہ بدست ملا یاران مل کر موجب توجہات غائبانہ ہوا۔ اور حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

جنابمن !

ع بلائے دردمندان از درو دیوار مے آید

اپنے اصلی کاروبار میں مشغول رہیں۔ اور معاندین کے احوال کو حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کے باطن کے سپرد کریں۔ جو دردمندوں کے ساتھ سختی سے پیش آئے گا۔

وہ اپنی بیخکنی آپ کرے گا۔ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

شعر ؎ ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد!
تا دلِ مردِ خدا ناید بدرد![1]

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اشد البلاء علی الانبیاء ثم الاولیاء ثم الاتقیا ثم الامثل فالامثل۔

ترجمہ:
حضورؐ فرماتے ہیں۔ سب سے زیادہ مصائب حضرات انبیاء کرام کو پیش آتے ہیں۔
پھر اولیاء کو پھر پرہیز گاروں کو۔
پھر جو اُن کی مثل ہو اور جو اُن کی مثل ہو۔" یہ سب آزمائشیں ہیں۔ وہ کون سا شاہسوار ہے جو ان امتحانات سے گذر کر جس نے توجہ اپنی مقصود اصلی کی طرف پھیری ہو۔ اور وہ کون سا شاہ باز ہے۔ جو اِن جانوں سے آزاد ہو کر اپنے وطن اصلی کی طرف پہنچا ہو۔
اس میدان میں بہت سے شاہسواروں نے اپنے گھوڑوں کی کوچین کاٹ ڈالیں۔
اور اپنے مقصد کے حصول سے محروم رہے۔ ہر وقت ہر لحظہ توجہ باطنی سے فارغ نہ رہیں۔
اِن تمامی واقعات کو فاعل حقیقی سے جانتے ہوئے اُس پر راضی اور خوش رہیں۔
کسی فارسی شاعر نے اس بابت کیا ہی خُوب کہا ہے۔

؎ اُو بدوزد خرقہ درویش را
اُو بدلہا می نماید خویش را

ترجمہ: درویش کی ضمانت و کفالت مولاء کریم نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اور وہی ذات پاک ہے۔ درویش کا دل ہی اُس کا گھر ہے۔

---

[1] خدا کا دوست کسی قوم سے ناراض نہ ہو تو وہ قوم کبھی رسوا نہیں ہوتی۔

قُل کُلٌ من عند اللہ ٥ اس بارہ میں نصّ صریح ہے۔ کسی سے انتقام لینا۔ اور رنجیدہ خاطر رہنا قلادۂ بندگی سے گردن آزاد کرنی ہے۔ اِس مصرع کے مضمون کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

ع ہر کہ مارا رنج دادہ حقتش بسیار باد!

فقیر دعا گوئی اور توجہات غائبانہ سے کبھی بھی غافل نہیں۔

ملا باران کے جمیع احوال معلوم ہوئے۔ ملا باران کی تربیت آپ کی سپرد کر دی گئی ہے۔ اُن کو زبردست توجہات سے نوازا کریں۔ تاکہ خُداوند کریم ان کو ان مقامات عالیہ اور حالات عظیمہ سے وافر حصہ نصیب فرمائے۔ اور ضروری عرض ہے۔ کہ:۔

مقامات کی بشارت میں بہت سارا غور و خوض درکار ہے۔ بعض اوقات سالک ایک مقام تک نہیں پہنچ پاتا۔ مگر اُس کے واردات اور حالات پیر کے باطن سے بصورت انعکاس سالک کے باطن پر درخشاں ہونے لگتے ہیں اور سالک اُن حالات سے اپنے آپ کو متصف ہوتا تصور کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ شریفہ انعکاسی ہے۔ مگر ایسا ضروری نہیں غرض یہ کہ جس طرح بھی ہو تامل بسیار ضروری ہے۔

خواجہ شیرازی نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

شعر ؎ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
ہزار نکتہ باریک زمو اینجا است

خداوند کریم ورحیم نے اپنے بزرگان دین قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم کی برکت اور بزرگوں کی امانت آپ کے سپرد فرمائی ہے۔ بس کمال کوشش عرق ریزی اور جاں فشانی سے اُس امانت کو اہل امانت کے سپرد فرمائیں۔ اور سعادت دارین حاصل کریں۔

شعر:- بانگ دو کردم اگر در دہ کس است
بس کنم خود، زیرکا نرا ایں بس است

ترجمہ شعر: میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر کوئی سمجھے۔

شعر: قِصّۃ العشق لا انعصام لہا
اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم

ترجمہ: عشق کی باتیں، راز و نیاز کی سرگوشیاں کبھی ختم ہونے میں نہیں آتیں۔

تھوڑا کہہ کر ڈر گیا ہوں کہ کہیں ناراض نہ ہو جائیں۔ اس فقیر دور افتادہ بظاہر کو دعاء حُسن خاتمہ سے فراموش نہ فرماویں اور فقیر کو اپنا دعا گو تصور فرمایں۔ اور اپنی ذات سامی کی جانب مدام متوجہ جانیں۔ ورنہ فقیر کس کام۔ حضرات والد شان کی خیرات ہے اس فقیر پر اور فقیر کے سب دوستوں پر خدا کرے مدام قائم و دائم رہے۔ آمین۔

و یرحم اللہ عبداً قال آمینا!

فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۶

جناب سید محمد شاہ صاحب سکنہ ڈندہ شاہ بلاول ہمدانی رح کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد: بخدمت شریف فیض مآب کمالات اکتساب، شرافت و سیادت پناہ

سیّد محمد شاہ صاحب سلامت رہو۔ از فقیر حقیر لاشئ محمد سراجدین عفی عنہ ۔

بعد از دعوات و تسلیمات وافیہ و شافیہ واضح رائے عالی ہوں کہ جناب کا مرسلہ مکتوب گرامی موصول ہو کر باعث افتخار ہوا۔ ما فیہا سے آگاہی ہوئی۔ جناب نے مولوی گل محمد صاحب کی اجازت کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔

مخدوما ! فقیر کا مشورہ یہ ہے۔ کہ قاضی کلیم اللہ صاحب نے سلطان ابراہیم شاہ صاحب کے ساتھ بہت محنت کی ہے۔ جس سے وہ مستعد طالب علم بن گیا ہے۔ اور استاد و شاگرد کے درمیان مناسبت اور محبت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اس محبت اور اتحاد کے بغیر تعلیم اور تعلّم کا سلسلہ بہت مشکل جاری ہوتا ہے۔ اس قاضی صاحب کو اپنی جگہ پر طلب کریں۔ تاکہ تعلیم دیتا رہے۔ اور بعد از ہفتہ عشرہ گھر خبر گیری کے لیے چلا جایا کرے۔ اور پھر واپس آ کر تعلیم دیا کرے۔ ہمیشہ اسی طریقہ پر کار بند رہے گا۔ تو پھر آپ کا اور قاضی صاحب دونوں کا کام سرانجام ہوتا رہے گا۔ اگر میرا مشورہ پسند نہ ہو تو واپسی اطلاع سے سرفراز فرماویں۔ تاکہ پھر مولوی گل محمد صاحب کی طرف خط لکھ دیا جائے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ آپ کے خدام کسی کو خانقاہ میں رہنے نہیں دیتے۔ یہی مولوی صاحب، آخر آپ سے قبل ازیں دل تنگ اور ناراض ہو کر چلا گیا تھا خلاصہ یہ ہے جو بھی آنجناب کی مرضی مبارک ہو۔ بواپسی اُس سے اطلاع بخشیں۔ فقیر دعا گو ہے۔

والسلام خیر ختام

(فقیر محمد سراجدین عفی عنہ)

مکتوب شریف

جناب سلطان شاہ صاحبؒ سکنہ میرزا متصل چھاؤنی کیمبل پور (اٹک) جانب جنوب بفاصلہ ۵ رمیل کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجبیّ ام جناب سید سلطان شاہ صاحب سلمہٗ بعداز سلام مسنونہ۔

معروض آنکہ۔ الحمد للہ فقیر عافیت سے قرین حمد حق پاک عزاسمہ ہے آں جناب کی عافیت بارگاہ ایزدی سے مدام خواہاں وجویاں ہوں۔ خلاصہ آنکہ۔ سبحان اللہ! جائے تعجب ہے کہ علمائے کرام اور طلبائے اعلام کو ہر وقت فکر معاش دامن گیر رہتا ہے۔ اور یہی فکر ان کے دل کو کھائے جا رہا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے فضل وکرم سے آنجناب کو طلب معاشی سے قلب مطمئن عطا فرمایا ہوا ہے۔ شکر ہے۔ اور مدام شکر رب العزت جلّشانہ بجالایا کریں۔ آیۃ کریمہ لئن شکرتم لازیدنّکم۔ اسباب میں ہے۔ توجناب جسقدر شکریہ مولائے کریم ادا کریں گے تو اللہ کریم ورحیم آپ کو بیش از بیش عطا فرمائیں گے۔ آئندہ طلب معاش کے خیال سے پریشان نہ رہا کیجئے۔

شعر:

ہمت دار کہ نزد خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو، اعتبار تو

ترجمہ: خداتعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بلند ہمت رہیں۔ تو آپ کا اعتبار بھی زیادہ ہوگا۔

باقی فقیر کو مدام دعاگو اور متوجہ ذات سامی تصور فرمائیں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۸

جناب مولانا حسین علی صاحب رح کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مستطاب۔ محامد نصاب۔ مخدومی ام استادیم مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ فیضانہ، وبقائہ، فقیر حقیر لاشے محمد سراج الدین عفی عنہ۔

بعد الحمد تمجاری الامور مشکورۃ والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم واستقامتکم علی جادۃ الشریعتہ العلیۃ المصطفویۃ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام۔

جنابا! فقیر تو محض ایک نالائق اور تباہ کار ہے۔ اسی لیے تو اسلام کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں کی برکت سے دوام توجہ الی اللہ اور حضور با اور ماسوا اللہ جو چیزیں بھی ہیں۔ ان سے دل کا سرد ہو جانا اور فنا اور بقاء کے بعض اسرار جو امام ربانی غوث صمدانی مجدد و منور الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کے خصائص ہیں اور جو دوسرے اولیاء کرام کو حاصل نہ تھے۔ انہی کی برکت سے فقیر دلگیر پر مدام جلوہ ریز ہیں۔ فالحمد للہ والشکر لہٗ اور وہ اسرار و کمالات جو دائرہ کمالات نبوت اور دائرہ کمالات رسالت و دوائر حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیائیہ و معبودیت صرفہ۔

حسب صرفہ اور دائرہ لاتعین میں خدا کرے روز بروز ترقی ہو۔ ان مقامات میں وہ چیزیں درمیان میں پیش آتی ہیں۔ جو موجب فتنہ ہیں۔ اگر بیان بھی کیا جائے۔ تو عبارت کہاں سے لائی جائے۔ حضرت قبلہ پیرو مرشد والدم بزرگوار کے قربان جاؤں۔ کہ یہ سب انہی کی توجہات شریفہ اور نظرات منیفہ کی بدولت ہے۔ آپ کا شکریہ کہ ومن لم یشکر الناس فلم یشکر اللہ کے مطابق کس زبان سے ادا کیا جائے۔

شعر ؎ گر برتن من زباں شود ہر موئے
یک شکر تو ہزار نتوانم کرد

ترجمہ:۔ اگر میرے وجود کے ہر بال کو زبان بھی مل جائے تو ہزاروں میں ایک شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

فقیر نے یہ چند کلمات لکھے ہیں۔ خفا نہ ہوں۔ اور فقیر کو حسن خاتمہ کی دعاؤں سے شاد فرماتے ہیں۔ فقیر کو دعا گو تصور فرمائیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

نیز جناب والا کو معلوم رہے۔ کہ فقیر کے پاس یہ اسباق تصوف شروع ہیں۔ مکتوبات امام ربانی قدسنا اللہ بسرہ السامی۔ مکتوبات معصومی جلد اوّل اور مکتوبات معصومی جلد ثالث اور معمولات مظہری و ہدایتہ الطالبین خانقاہ شریف کے جمالہ درویشان کرام اور خلفاء عظام کی جانب سے علیحدہ علیحدہ تسلیمات اور نیاز قبول ہوں۔

فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۹

جناب مولانا احمد خان صاحب کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین الصطفیٰ ط

اما بعد۔ اعزی اکبری مولوی احمد خان صاحب !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رجناب کا رقیمہ محبت شیمہ موصول ہوا جناب کی سلامتی کی خبر سن کر خوشی حاصل ہوئی۔ آپ نے لکھا تھا۔ کہ فلاں ڈاکٹر نے ذکر کیا ہے۔ کہ مقابر پر تختی لگانی اور نام تحریر کرنا بدعت ہے اور مخالف سنت مشائخ سرہند رحمہم اللہ تعالیٰ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے طول طویل تحریر لکھ کر بھیجی ہے۔

عزیزم ! آپ کی تحریر سے یہ جھلکتا ہے۔ کہ اُس قائل (یعنی فلاں ڈاکٹر) کا کلام کورانہ تقلید اور رعونت پر مبنی ہے۔ اور مسئلہ کی حقیقت سے قطعاً آگاہ نہیں۔ پس اس وقت بباعث ضرورت اصل مسئلہ کے متعلق کچھ تحریر کیا جاتا ہے۔

سو عرض ہے۔ کہ بدعت اصطلاح میں اُس کام کو کہتے ہیں کہ اُس کا اصل قرون ثلاثہ (مشہود لہا مین بالخیر) موجود نہ ہو، اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱ حرام ۲ مکروہ ۳ واجب ۴ مستحب ۵ مباح۔

تو اس کی تعریفیں بھی عرض کی جاتی ہیں۔ پس حرام ایسی بدعت ہے جو ان عبادات میں کی جائیں جو غیر مشروع ہوں۔ جیسے جمعۃ الوداع کی مختلف بدعات اور

امثال آں۔

دوسرا مکروہ ایسی بدعت ہے جو اعتبار کے لحاظ سے ناشائستہ ہو۔ مثلاً پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا کھانا۔

تیسرا واجب وہ بدعت ہے۔ جیسے فرقِ باطلہ کی تردید و ابطال کے لیے دلائل ترتیب دیئے جائیں۔ اور صداقت اسلام پر حجت قائم کی جائے۔

چوتھا مستحب وہ بدعت ہے۔ جیسے مدارس۔ خانقاہوں اور گھروں کی تعمیرات۔

پانچواں مباح ایسی بدعت ہے۔ جیسے مختلف کھانے پکانے یا مختلف لباس بنانے۔ ہر بدعت کا انکار علی الاطلاق کرنا۔ اور مورد طعن جاننا، آئمہ اربعہ کے مذاہب اور معتبر علماء کے مسلک کے خلاف ہے۔ حضرات علماء کرام نے اقسام مذکورہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ان کا انکار کرنا عقائد واہبیہ (وہابیہ) کی طرف میلان کرنا ہے۔ علامہ شامیؒ نے رد المحتار میں صورت مسئلہ کی حقیقت کو مندرجہ ذیل عبارت میں واضح فرمایا ہے۔ لا بأس بالکتابتہ احتیج الیھا لکی لا یذھب الاثر، قال الشامی لا نا النھی عنھا وان صح فقد وجد الاجماع العملی بھا. فقد صرح بہ الحاکم النھی عنھا. ثم قال ھذہ الاسانید صحیحۃ ولیس العمل علیھا۔ فان ائمۃ المسلمین من المشرق الی المغرب مکتوبٌ علی قبورھم وھو عمل اخذ الخلف عن السلف. ویتقوی بما اخرج ابوداؤد باسناد جیّد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل حجرًا فوضعھا عند

قبر عثمان بن مظعون وقال أتعلم بها قبر اخیه وادفن الیه من مات من اهلی۔ او قال صلی اللہ علیہ وسلم فان الکتابة طریق الی تعریف القبر بها۔ نعم یظهر بها ان محل هذه الاجماع العملی علی الرخصة فیما اذا کانت الحاجة داعیة الیه فی الجملة کما اُشیر الیه فی المحیط لقوله احتیج الی الکتابة حتی لا یذهب الاثر فلا بأس به۔ فاما الکتابة بغیر عذر فلا۔ ومثله فی القاضی خان وغیره۔

(شامی کتاب الجنائز جلد ۱)

ترجمہ:

درمختار کی اس عبارت لاباس بالکتابتہ الخ کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ منع اگر صحیح بھی ہو۔ تو پھر بھی اجماع عملی متقدمین اور متاخرین کا کتاب علی القبور میں پایا جاتا ہے۔ امام حاکمؒ نے منع کی احادیث کو کئی طریقوں سے روایت کیا ہے۔ اور منع کتابت کے حق میں بہت سی اسانید صحیحہ کا ہونا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ مشرق اور مغرب کے آئمہ مسلمین کے نام ان کی قبور پر لکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا عمل ہے کہ پچھلوں نے اگلوں سے لیا ہے۔ اور چھوٹوں نے بڑوں سے"۔ علاوہ ازیں سنن ابی داؤد کی اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جو عمدہ سند ہے۔ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پتھر لیا اور حضرت عثمان بن مظعونؓ کی قبر کے متصل رکھدیا۔ اور فرمایا کہ اس پتھر کی وجہ سے آپ کے بھائی عثمان بن

مظعون کی پہنچان ہو سکے گی۔ اور جو کوئی میرے اہل میں سے فوت ہو گا۔ میں اس کو عثمان بن مظعون کے نزدیک دفن کروں گا۔ ہاں اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ کتابت کی ضرورت کی وقت اجماع عملی منعقد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اجماع عملی کا عمل اُس وقت ہو سکتا ہے۔ کہ کتابت کی احتیاج پیش آئے۔ محیط سرخسی میں اسی قول کتابت کے پیش آنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ قبور کے آثار بوسیدہ ہو جانے پر قبروں کے مٹ جانے کا خطرہ ہو۔ یا قبور کی پہنچان نہ ہو سکے۔ یا ایسا ہی کوئی دوسرا عذر ہو۔ تو کتابت علی القبور ممنوع نہ ہو گا۔ اور اگر کوئی ایسا عذر یا خطرہ نہ ہو تو نہ لکھا جائے۔ اور قاضی خاں میں بھی اسی طرح لکھا ہے ترجمہ ختم۔ پس اس ساری عبارت کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ فعل کتابت علی القبور کو، اور پتھروں کا قبروں پر لگانا جس کو عرف عام میں "سر لوح" کہتے ہیں۔ بدعت قرار دینا باطل ہوا۔ جیسا کہ مذکورہ عبارات اور روایات سے صراحتہً ثابت ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ایک تو روایت سے ثابت ہے دوسرا عمل اجماع سے۔ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور اخلاف اسلاف سے روایت کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عمل حد تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ اور حکم میں دلیل قطعی کا مقام حاصل کر چکا ہے دیگر جو وہ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ مشائخ سرہند کے مخالف ہے۔ اگرچہ یہ بات بھی مطابق واقع ہے۔ لیکن گزشتہ بالا عبارات کی روشنی سے ثابت ہوا ہے۔ بس یہ ہماری بحث سے خارج ہے۔ کیونکہ وہاں کی اراضی اور بناؤں کی پختگی کے باعث وہاں پر کتابت کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور باقی جگہوں میں جہاں کتابت کی طرف احتیاج ہے۔ وہاں پر مشرق اور مغرب کے آئمہ مسلمین کے قبور پر قیاس کیا جائے گا۔ جیسا کہ استنبول میں جو کہ پیروں فقیروں کا ملک ہے۔ اور ایران میں منقابر قدیمہ جو کہ فقیر کے

مشاہدے میں آئے ہیں۔

موسیٰ زئی شریف کی اراضی میں بسبب غلبہ شور پلستر پختہ اینٹوں پر بمشکل چند سال رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ آں عزیز کو بخوبی معلوم ہے۔ پس اس صورت میں قبر کے آثار باقی رکھنے کے لیے کتابت مذکورہ اور پتھر وغیرہ سرہانے قبر کے لگانا محتاج الیہ ہیں۔ اور قبور کو پختہ کرنے کا مسئلہ بھی بعینہ اس گزشتہ تحقیق کتابت اور وضع الاحجار کے مثل ہے۔ باقی وہ احادیث متعددہ بھی صحیح ہیں۔ جو نہی میں وارد ہوئی ہیں آئمہ مسلمین نے ان کو عدم احتیاج کی صورت پر محمول کیا ہے۔ اور جہاں قبور کے آثار مٹ جانے کا خطرہ درپیش ہو۔ تو آئمہ مسلمین نے تخصیص قبور، اور کتابت علی القبور تجویز کیا ہے، اور اس پر عمل بھی متوارث ہے۔ جیسا کہ آپ نے سرہند شریف کے مزارات شریفہ کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ حالانکہ احادیث جو کہ نہی تخصیص کے متعلق آئی ہیں۔ اور اس نہی کو مؤکد بھی کیا گیا ہے۔ فی الجملہ فلاں ڈاکٹر کے لیے جو خانقاہوں کے اوضاع و اطوار سے بالکل ناواقف ہے۔ اور سنی سنائی باتوں کی تقلید کرتے ہوئے درویشان خدا کے اطوار کو مکروہ اور بنظر انکار دیکھتا ہے۔ حالانکہ اس کے لیے تو بوصف جہالت اس قسم کی لب کشائی بھی نامناسب تھی۔ ساتھ ہی آں عزیز پر تعجب ہے۔ کہ آپ خانقاہ شریف کے اوضاع سے واقف تھے۔ اور آپ یہاں رہ کر سالہا سال سے خانقاہ شریف میں اہل علم کا مجمع دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ اور طریقہ سنت سنیہ سے ایک قدم بھی پس و پیش آپ نے نہ دیکھا ہوگا۔ اور ساتھ ہی آں جناب کو یہ بھی علم ہے۔ کہ حضرات کرام موسیٰ زئی شریف جملہ مسائل حلال و حرام کی پابندی کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔ تو وہ مسلک جمہور سے کیونکر بلا تامل

انکار کر سکتے ہیں۔ پس آپ پر واجب ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی باتیں بلکہ اُن کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ اُن کو اپنی مجلس میں بیٹھنے دیں۔ اور فقیر کو مدام اپنا دعاگو تصور کریں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۰

مکتوب جناب سید محمد شاہ صاحب سکنہ دندہ شاہ بلاول کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب محامد نصاب سیادت مآب سید محمد شاہ صاحب اوصلہ اللہ تعالیٰ الی اقصی للمراتب از فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات معروض آنکہ۔ مدت دراز کے بعد جناب والا نے محبت نامہ ارسال فرمایا ہے۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے۔ جناب نے جو اپنے حالات لکھے ہیں۔ سب اصل ہیں۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آنجناب کے حالات اور کمالات باطنیہ کو اور بھی زیادہ فرمائے۔ آمین۔

بحرمت النبی وآلہ الامجاد علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات شکر کیجیے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ خداوند کریم نے جناب کو ایسے حالات کا مالک بنادیا ہے۔ ورنہ خداوند قدوس کی ذات وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے۔

مخدوما! جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ فقیر کے لطیفہ اخفیٰ میں سبز نور ظاہر ہوا ہے اور پھر یکایک کیا دیکھتا ہوا کہ فقیر کے لطیفہ اخفیٰ میں بجز ذات پاک کے اور کوئی چیز نظر

لہ شکر کرنے والے کو خدا زیادہ دیتا ہے ۱۲

نہیں آتی تھی۔

جناباً! ہمارے حضرات کرامؒ نے لطیفہ اخفیٰ کے لیے سبز نور مقرر فرمایا ہے۔ اور یہ انوار لطائف میں ظہور کرنا اُس لطیفے کی فنائیت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

محبا جاننا چاہیئے۔ کہ خداوند کریم نے جب چاہا۔ کہ انسان کو پیدا کرے تو اسی وقت آپ نے عالم امر کے پانچوں لطائف کو عالم خلق کے پانچوں لطائف کے ساتھ ترکیب دیتے ہوئے سب کو ایک ساتھ ظاہر فرمایا۔ اور انہی لطائف کے ساتھ آدم خاکی تخلیق ہوئی۔ اور یاد رکھیں۔ کہ عالم امر کے لطائف نہایت صاف اور مُصفّٰی تھے۔ عالم خلق کے لطائف ظلماتی تھے۔ جب عالم امر کے لطائف نے عالم خلق کے لطائف کے ساتھ ہم نشینی اختیار کی۔ تو عالم خلق کے ظلماتی لطائف کے سبب عالم امر کے لطائف مکدر (گدلے) ہو گئے۔ قبل ازیں عالم امر کے لطائف کو جو حق تعالیٰ کا حضور حاصل تھا۔ اپنے ہم نشین عالم خلق کے لطائف کی ظلمت کے سبب اپنا نور گم کر بیٹھے۔ تو عالم امر کے لطائف کے تصفیہ کے لیے سالک اپنے مریدین کو ذکر اور مراقبہ کی تلقین فرماتا ہے۔ تاکہ ذکر اور مراقبہ کے مشق سے عالم امر کے لطائف کو پھر سے جلا اور صفائی حاصل ہو جائے۔ اور ان کو اپنے اصل کی طرف راستہ بھی مل جائے۔ تاکہ اُس راستے کو عروج کرتے ہوئے اصل تک جا پہنچیں۔

عارف رومی قدس سرہٗ نے خوب بیان فرمایا ہے۔

شعر ؎ ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش

ترجمہ :- اپنے اصل سے جس گھڑی وہ دور ہوں - پھر ملے گا وصل انہیں اصل سے -

عزیز! شکر کیجئے کہ خداوند کریم نے آپ کے لطیفہ اخفیٰ کو منور کر دیا ہے جو جملہ لطائف سے اعلیٰ اور الطف ہے - اور جو حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے ہے - امید ہے کہ خداوند کریم آپ کے باقی لطائف کو بھی منور کرے گا - باقی جو جناب نے تحریر فرمایا ہے - کہ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بجز ذات بحت کے اور کوئی چیز موجود نہ تھی - سیادت مآبا! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے آپ کے لطیفہ اخفیٰ کو منور کر دیا ہے اور اُس کے نور میں آپ کو بفضل خدا آپ کو فنائیت حاصل ہو گئی ہے اور اُس کے نور میں آنجناب کو استہلاک اور اضمحلال حاصل ہو گیا ہے - اور اسی لیے بجز ذات پاک آپ کو اور کوئی چیز نظر نہ آئی - اور جو آنجناب نے لکھا ہے - کہ ایک سبز پرندہ ظاہر ہوا - جو اپنے قفس (پنجرہ) میں گھومتا ہوا ذکر لا الہ الا اللہ کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا - اور اُس کے پروں کے ہر بن مو سے قطرے گر رہے تھے - اور ہر ایک قطرہ سے نہر جاری ہو گئی - نیز نہر کے کنارے پر ایک بہت بڑا درخت ہے جو شکل سرو کے ہے اور اُس کا میوہ انار ہے -

عزیزا :-

سبز پرندہ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہے - جو قفس دائرہ امکان میں سیر کر رہی ہے - اور کلمہ طیبہ کے ساتھ ذاکر ہے - اُس کے پروں کے ہر بن مو سے جو قطرات گر رہے ہیں - اس سے مراد فیض ہے - اور ہر ایک قطرہ سے ایک نہر جاری ہے - اسی سے مراد وہ راستے ہیں جو موصل الی المطلوب ہیں - اور ہر ایک نالے کے کنارے ایک درخت پیدا ہے - درخت سے

مراد اُس طریقے کے شجرے شریفہ ہیں۔ پھر وہ پرندہ شاخ سے اڑکر درخت کی چوٹی سے ایک دانہ اپنی چونچ میں لے کر دارالارشاد سرہند شریف میں جا پہنچتا ہے۔ اور اُس دانے کو وہاں گرا دیتا ہے۔ پھر اُس دانے سے ایک دفتر پیدا ہو جاتا ہے جس پر ہمارے حضرات کے متوسلین کے اسماء گرامیہ منقوش ہوتے ہیں۔

عزیزا! سرو کی شکل کے بڑے درخت سے مراد طریقہ نقشبندیہ ہے۔ یہ طریقہ امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ جو بالاتفاق جمیع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ اعلیٰ اور افضل ہیں۔ جناب کو حضرت صدیق اکبرؓ کے مناقب بخوبی معلوم ہیں۔ لکھنے کی حاجت نہیں، اسی واسطے حضرت خاتم الرسل ہادی سبل، شافع کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طریقہ پر بہت شفقت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت تلطف سے وہ پرندہ شاخ سے اڑکر ایک میوہ دارالارشاد سرہند شریف میں ڈال دیتا ہے جس سے نام جمیع متوسلین کے منقوش ہوتے ہیں۔

عزیزا! میوہ فیض سے عبارت ہے۔ دفتر سے مراد متوسلین طریقہ نقشبندیہ غر مجددیہ ہیں۔ پھر جو جناب نے لکھا تھا۔ کہ پرندہ اُس شاخ سے اڑکر درخت کی چوٹی پر میوہ کو اپنی چونچ سے کاٹ کر دارالارشاد میں ڈال دیتا ہے۔ جنابا! چونکہ طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کی نسبت امام ربانی مجدد الف ثانی رحؒ کے ذریعہ اعلیٰ و اولیٰ اس واسطے اس درخت کے سرے پر پہنچکر اس کے میوہ (فیض) کو، جو کہ اعلیٰ و عمدہ تھا۔ دارالارشاد سرہند شریف میں ڈالا جس سے ایک بڑا دفتر پیدا ہُوا۔ دفتر کے اوپر سرے پر نام نامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی لکھا ہوا تھا

عزیزا! ذوالجلال کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو بھی اس زمرہ میں پایا۔ جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالات و مقامات میں کچھ لکھا جاتا ہے "حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وجود مسعود کی بشارت اولیاء متقدمین نے دی تھی۔ چنانچہ شیخ احمد جامؒ اور شیخ خلیلؒ بدخشی نے آپ کی بشارت دی تھی۔ اور ساتھ ہی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بشارت دی ہے۔ جس کو علامہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ جمع الجوامع (احادیث کا انسائیکلوپیڈیا) میں یوں لایا ہے۔ [1]یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الصِّلَۃُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا) طبقات ابن سعد میں عبدالرحمنؒ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو صلہ یعنی ملانے والا کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے بہت سارے لوگوں کی تعداد جنت میں جائے گی۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات شریف میں چھٹے مکتوب شریف میں فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَۃَ الْبَحْرَیْنِ" اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ جو آپ کے پیر و مرشد ہیں آپ کے حق میں فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احمد ہم میں مثل آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اُن کی روشنی میں گم ہیں۔ اس میں تین شخصوں کو ان کی مانند جانتا ہوں فی الحال آسمان کے نیچے ان کی مانند کوئی نہیں۔ اپنے آپ کو ان کا طفیلی جانتا ہوں آپ کے معارف سب صحیح ہیں۔ انبیاء کرام کے مطالعہ کے قابل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز اپنے

---

[1] حضور فرماتے ہیں کہ میری اُمت میں ایک شخص ہوگا جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بیحد و بیحساب بندے جنت میں داخل ہوں۔

اعمال کا قصور سراسر میری نظر میں آیا۔ تو اس وقت بحکم من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ قدرہٗ۔ مجھے غیبی ندا آئی۔ غفرت لك ولمن توسل بك۔ ترجمہ: یعنی میں نے آپ کو اور آپ کے متوسلین کو بخش دیا۔ دوسرا واقعہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے اصل ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ اور جو حضرت مجدد قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ

ع خاک شو خاک تا بروید گل۔

عزیزا! مٹی بننے سے مراد عجز و انکساری ہے۔ اور اپنے اعمال پر ہر وقت محزون رہنا ہے۔ اور توبہ کرنا ہے۔ عزیزم فی الحلال اُس مراقبہ کی نیت کریں جو اس سے آگے ہے۔ اور کوشش کریں کہ حضور دائمی اور ذاتی حاصل ہو۔ باقی فقیر کو ہر وقت اپنا دعا گو اور متوجہ تصور فرمائیں۔

یہ جمیع بشارات ہیں۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا واللّٰہ اعلم بحقائق الامور وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ٥

فقط ــــــــ (فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۱

جناب مولوی محمد سراجدین کے نام۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

محبت واخلاص نشان جناب مولانا مولوی سراج الدین ثبتہ اللّٰہ بالصدق والیقین۔ از جانب فقیر حقیر لاشے محمد سراجدین رکان اللّٰہ عوضہا من کل شیٔ بعد از تسلیمات وافیات مسنونہ اور دعوات مزید درجات

مقرونہ واضح ہوں کہ احوال فقیر تا دم تحریر مکتوب ہذا قرین عافیت ہو کر مستوجب حمد ہؤا۔ اور بارگاہ ایزد جلشانہ، سے آنجناب کی صحت و عافیت، شریعت غرا، اور سنت بیضا پر مدام استقامت کا خواہاں ہوں۔ المرام آنکہ آپ کا مکتوب محبت اسلوب موصول ہوا اور جناب کے لیے دعائیں کی گئیں۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں۔ آنجناب کے مکتوب مافیہا سے فقیر آگاہ ہوا۔ چند سوالات جو جناب نے تحریر فرمائے ہیں اور ان کے جوابات طلب فرمائے ہیں۔ مخلصم! ان شبہات کا منشا حضرات صوفیائے کرام کے کتب سے ناواقفیت ہے دوسرا فتن جدیدہ جو اسلام میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے سننے سے لوگ خصوصاً علماء کرام کو چارہ نہیں۔ اور اکثر اہل بدعت جو اصل حق میں رل مل گئے ہیں۔ ان شبہات کا پیدا ہونا لا محالہ امر ہے۔ اگر علماء کرام صوفیائے متقدمین کی کتابیں مثلاً قوت القلوب مصنفہ ابی طالب مکی رح اور احیائے علوم مصنفہ امام غزالی رح کا مطالعہ کرتے تو ہرگز اسی قسم کے شبہات کی گنجائش نہ رہتی۔ لیکن چونکہ اُس عزیز نے جوابات طلب فرمائے ہیں تو حسب فرمودہ جواب دیئے جاتے ہیں۔

سوال ۱: مرید ہونے کا اصل مقصد کیا ہے۔

جواب:۔ مرید ہونے کا اصل مقصد طلب طریقت ہے۔ اور طلب طریقت واجب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے۔ "واضح ہوں کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کے حصول کے لیے سعی کرنا واجب ہے"۔ دلائل مندرجہ ذیل سے دلیل اول یہ ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اتقواللہ حق تقاتہ (الایۃ) ترجمہ کہ مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار

کرو یعنی اللہ سے پورا پورا ڈرو۔ پس یہ آیت وافی ہدایت دلیل ہے اس پر کہ کمال تقویٰ کا حصول ضروری ہے۔ کیونکہ صیغہ امر کا ہے۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ کمال تقویٰ بجز ولائیت کے حاصل نہیں ہوتا۔

دلیل دوئم:

تقویٰ کے حصول کا حکم صیغہ امر سے ہے۔ یعنی اِتَّقُوْا" اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا۔ اور تقویٰ کا حصول بجز ولائیت کے ہو نہیں سکتا۔ اور حصول ولائیت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وہی ہے۔ اور تکلیف مالایطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ آیتہ کریمہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا. ترجمہ: اللہ تعالےٰ نے ہر کسی کو توفیق مکلّف ٹھہرایا ہے نیز فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۝ ترجمہ: اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ بس معلوم ہوا کہ تحصیل ولائیت تو واجب نہیں۔ بلکہ طلب ولائیت واجب ہے۔

دلیل سوئم:

یہ کہ ولائیت کے بہت سے مراتب ہیں۔ جو شمار میں نہیں آ سکتے۔ جب ایک مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو گویا ولائیت سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جب اس سے اوپر والا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو گویا تقویٰ کامل حاصل ہو جاتی ہے اور جب تیسرا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو وہ اکمل ولی ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے اعلم باللہ اور اتقی من اللہ ہوں۔ پس کمال تقویٰ کی کوئی محصور حد نہیں یہاں تک کہ کہا جائے وہ واجب ہے۔

کیونکہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ حق تقاتہ۔ یعنی حق تقویٰ کا حاصل کرو۔
اور ہم اسی ہی واسطے طلب ولائیت کے درپے ہوئے۔ تاکہ نص قطعی پر بقدر
امکان عمل ہو جائے۔

سوال ۲: اگر ایسا ہی ہو تو پھر سارے نوافل فرائض کا درجہ اختیار کر لیں۔ کیونکہ کمال تقویٰ
کا حصول بغیر ادائے سنن اور واجبات ہو نہیں سکتا۔

جواب: تقویٰ وقایہ سے مشتق ہے۔ اور وقایہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ ترک واجبات
نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے منہیات سے پرہیز حاصل ہو۔ پس نوافل کی ادائیگی
فرائض میں داخل نہیں بلکہ وہ تو محض ایک فضیلت ہے اور یہ بھی نہیں کہ جو
باقی لوگوں سے زیادہ مقلد ہو وہ ان سے زیادہ متقی ہو جیسا کہ ہم نے بیان کیا
ہے اور یہ کیوں کر نہ ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے منہیات مثلاً کبر، حسد، بغض
ریا، سمعہ، اظہار منت وغیرہ نفس کے رذائل جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے
یہ نہیں حاصل ہو سکتے مگر ولایت کے ساتھ پس نوافل کے پڑھنے سے ولایت
حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ولائیت کے بغیر تو حصول ثواب کی صلاحیت بھی نہیں
رکھ سکتا۔ پس نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، اور طلب علم ثواب کی صلاحیت
نہیں رکھ سکتے۔ جب تک محارم اللہ ریاء، سمعہ اور اظہار منت جیسے قبیح
اخلاق سے خلاصی نہ ہو۔ حضرت امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ سب سے پہلے شخص جس کا بروز قیامت فیصلہ ہو گا۔ وہ مرد ہو گا۔
جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا تھا۔ اس کو رب العزت کے روبرو لائیں گے تو
خداوند تعالیٰ اُس پر اپنے احسانات کا اظہار فرمائے گا۔ اور وہ کہے گا اے میرے

مالک! میں تیرے راستے میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے شہید ہوا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو میرے واسطے شہید نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس واسطے شہید ہوا تھا۔ کہ لوگ تجھے بہادر اور جرائت مند کہیں۔ تو جھوٹ بولتا ہے (فائدہ مترتبہ) تو اس سے ثابت ہوا [illegible] کہ سعی کرنی واجب ہے۔ اور قرب کسی مرتبہ پر جا کر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر قرب کے بعد دوسرا قرب ہے۔ جو پہلے سے اعلیٰ ہے۔ اور ناقص کو اعلیٰ کے حصول کرنی ضروری ہے۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا مانگتے تھے۔ رب زدنی علما۔ اور اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا واجب فرمایا ہے۔ اور یہ تا قیام قیامت امت پر واجب ہے۔ پس مراتب قرب کا حصول ناقص اور کامل دونوں پر واجب ہے۔ اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کرام رضی کو کمال تقویٰ حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ وہ تو تقویٰ میں کامل اور اکمل تھے۔

جنابا! حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں اور بھی دلائل بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کو مذکورہ دلائل سے زیادتی کی طلب ہے تو کتاب ارشاد الطالبین مصنفہ قاضی صاحب موصوف ملاحظہ فرمائیں۔ نیز جناب قاضی صاحب موصوف نے کتاب بہجۃ السنیہ میں امام عبدالوہاب شعرانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اہل طریقت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انسان پر ایک ایسے شیخ کا بیعت ہونا واجب ہے۔ جس کی صحبت میں رہ

اُس کے صفات رذیلہ زائل ہو جائیں اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونے کے قابل ہو جائے۔ اور اُس کی نماز تندرست ہو جائے۔ کیونکہ دین کے اصول میں ہے۔ کہ مالا یتم الواجب فھو واجب۔ یعنی جس کام کے بغیر واجب (فرض) ادا نہ ہو۔ اُس کام کا کرنا حصول واجب ہے۔ بلکہ حضرت شیخ شعرانی تو یہاں تک فرماتے ہیں۔

اِیَّاکَ اَنْ تَقُوْلَ طَرِیْقَ الصُّوْفِیَّةِ لَمْ یَأْتِھَا کِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ فَاِنَّهٗ کُفْرٌ لِاَنَّھَا کُلَّھَا اَخْلَاقُ مُحَمَّدِیَّةٌ ۝

ترجمہ:

یعنی خبردار کبھی بھولے سے یہ نہ کہنا کہ طریقہ صوفیاء کرام نہ کتاب اللہ سے اور نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ صوفیائے کرام کا گھڑا ہوا طریقہ ہے۔ اگر تم نے بھولے سے بھی یہ کہا تو کافر ہو جاؤ گے۔ بغیر توبہ کے تمہارا ایمان درست نہ رہے گا۔ یہ طریقہ سب کا سب اخلاق محمدیہ کا نمونہ ہے۔ علی صاحبہا صلوٰۃ وسلام وتحیہ"۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امراض باطنیہ مثلاً دنیا کی محبت، کبر، غرور، عجب، ریاء، بغض، حقد، حسد، دھوکہ نفاق وغیرہ کا علاج ہر بندے پر واجب ہے۔ کیونکہ از روے احادیث یہ سب اخلاق حرام ہیں۔ اور ان کے ازالہ نہ کرنے پر عذاب کے مستحق ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس نے شیخ نہ پکڑا۔ جو اس کو ایسی صفات رذیلہ سے پاک صاف کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے کیونکہ شیخ (پیر) کے بغیر ان صفات رذیلہ کا علاج نہیں ہو سکتا اگرچہ

وہ علم کی ہزاروں کتابیں بھی پڑھ لے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ مثلاً کسی نے طب میں کوئی کتاب حفظ کرلی۔ اور باوجود کتاب کے یاد کرنے کے اسے بیماری کے موافق ادویہ کے انتخابات اور طریقہ تجویز معلوم نہ ہو۔ تو جو شخص اس کتاب کو پڑھتے ہوئے دیکھے گا وہ اس کو طبیب تصوّر کرے گا۔ اور جب اُس سے مرض کا نام پوچھا جائے گا اور مرض کے ازالے کی کیفیت اور تدبیر دریافت کی جائے گی۔ تو وہ نہ بتا سکے گا۔ تو سائل اُس کو بہت بڑا جاہل کہے گا۔ پھر آگے امام شعرانی فرماتے ہیں۔ بھائی جان! آپ شیخ ضرور پکڑیں۔ اور میری نصیحت قبول فرمائیں۔ اور کبھی بھولے سے بھی نہ کہیں۔ کہ اہل اللہ کا طریقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا۔ کہ ایسا کہنا کفر ہے۔ کیونکہ اہل اللہ صوفیائے کرام کا طریقہ سارا کا سارا اخلاق محمدیہ کا سچا نمونہ ہے۔

سوال ۲۳: کیا مرید ہونے کا یہ طریقہ جو لوگوں میں رواج پا گیا ہے۔ منصوص ہے یا اجتہادی اور کیا یہ طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ یا کچھ تغیر و تبدل اس میں واقع ہوا ہے۔

جواب: بیعت کا طریقہ منصوص ہے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ صاحب نے قول جمیل میں فرمایا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں " کہ بلاشبہ جو لوگ آپؐ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقت میں اللہ پاک کا دست قدرت ان کے ہاتھ پر ہے۔ سو جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں وہ اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں۔ آلایۃ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہے۔ کہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے۔ کبھی ہجرت پر، کبھی جہاد پر، کبھی اسلام

لانے پر، کبھی اقامت ارکان اسلام پر کبھی جہاد میں استقامت اور ثبات پر، کبھی سنت نبوی کے تمسک پر، کبھی بدعات سے اجتناب پر، اور کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرنے پر اور کبھی عورتوں سے بیعت لیتے تھے کہ کسی پر بہتان نہ باندھیں، اور میت پر نوحہ نہ کریں۔ جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ آپ نے چند محتاج مفلوک الحال مہاجرین سے اس پر بیعت لی، کہ کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کریں گے، بعض اس پر یوں پابند تھی کہ جب کبھی گھوڑے سوار سے کوڑا تک گر جاتا تو ساتھی پیدل کو کوڑا اٹھا دینے کا سوال بھی نہ کرتے۔ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔ تو ہم کو چاہیئے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون سی قسم ہے۔ پس بعض نے گمان کیا۔ کہ بیعت صرف بیعت خلافت اور سلطنت پر منحصر ہے۔ اور صوفیوں کی بیعت صرف عادت ہے اور شرع شریف میں اس کا کوئی وجود نہیں فیاللعجب یہ گمان فاسد اور باطل ہے۔ اس خیال کے باطل ہونے کے دلائل بھی ہم نے ظاہر کئے ہیں۔ صحیح بخاری اور حدیث شریف کی ساری کتابیں ان دلائل سے بھری پڑی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو بیعت کرتے وقت اُس پر لازم کی تھی کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروگے۔ انصار سے بیعت لیتے وقت شرط رکھی کہ خدائے تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو گے اور حق بات زبان سے بولو گے۔ اسی بنا پر حضرات صحابہ کرام رض امراء اور سلاطین پر بلا خوف رد و انکار تنقید کرتے تھے۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے امور میں احادیث شریفہ سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ (فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۲

جناب رب نواز خان صاحب :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صداقت و اختصاص نشان محبت و اخلاص عنوان مکرمی خان صاحب رب نواز خان صاحب مسلمہ ربہٗ از طرف فقیر حقیر لاشے محمد سراج الدین عفی عنہ۔ بعد از سلام مسنونہ و دعوات مشحونہ معروض آنکہ الحمد للہ کہ بفضل رب العالمین، اس جگہ خیریت ہے۔ عافیت و سلامتی آنجناب کی۔ بارگاہ ایزدی سے مطلوب۔ خلاصہ احوال آنکہ آں جناب کا مکتوب محبت اسلوب جو مفصلہ احوال پر مشتمل تھا۔ موجب مزید دعاگوئی ہوا، خداوند کریم آں جناب کو حضرات گرامی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کے طفیل مصائب زمانہ سے محفوظ رکھے۔ اور اپنے جملہ مقاصد میں کامیابی نصیب ہو۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْب۔ فقیر کو ہر حال میں دعاگو اور متوجہ تصور فرمائیں۔ باقی عرض یہ ہے۔ کہ خطرات و وساوس شیطانیہ کے دفعیہ کے واسطے لا الہ الا اللہ کا ورد بہت کیا کریں۔ جمیع وسواوس کو کلمہ لا کے نیچے لاویں یہ اپنے تصور سے کیا کریں خداوند کریم کی مہربانی اور عنایات آنمخلص پر بہت ہیں۔ خیالات فاسدہ کو اپنے اندر جگہ نہ دیں۔ خداوند کریم ملک کو آباد کرے گا اور قرض کو دفع فرمائے گا۔ پریشانی کے اسباب کو نظر میں نہ لایا کریں۔ بے حد پریشانی کے وقت قبلہ رو بیٹھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جملہ خیالات ماسوا اللہ دل سے نکال کر

کر آنکھوں کو بند کر کے سانس کو ناف کے تلے بند کریں۔ کلمہ لا، کو ناف سے لے کر اوپر کی طرف کھینچ کر دماغ تک پہنچادیں اور کلمہ الٰہ، کو دائیں ہاتھ پر کندھے کے برابر نیچے لاویں۔ اور "الا اللہ" کو اپنے دل پر اس طرح کی سخت ضرب لگادیں کہ اس کی حرارت جمیع اعضاء کو پہنچے اور عدد طاق ملحوظ رہے۔

فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۳

جناب ملک مبارز خاں صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد: بعد از دعوات وافیات وتسلیمات بے غایات محبی مکرمی جناب ملک مبارز خاں کو معلوم ہو کہ فقیر نے آں جناب کو دعائے خاصہ میں کبھی نہیں بھلایا۔ خداوند کریم قبول فرمائے۔ اور نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سیأت وبدعات نامرضیہ سے اجتناب نصیب فرمائے۔ انسان کے پاس یہ عمر عزیز چند روزہ امانت ہے۔ تو اس گوہر بے بہا کو کہ جس کی قیمت دنیا ومافیہا سے بھی بالاتر ہے۔ ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرے اور نہ ہی اُسے حرص وہوس کے غبار سے ملوث کرے۔ ہر حال میں اس کی صفائی اور پاکی کو ملحوظ رکھے تاکہ جب مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہو تو انعام وتکریم کا مستحق

ٹھہرے نہ کہ بربادی اور تباہی کی عوض میں رسوائی اور میدان حشر میں ذلت اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔ اعاذنا اللہ من الخسران والخذلان وافاضنا بالدرجات والترقیات فی اعمال یوم المیزان۔

فقیر کو ہر حال میں اپنا دعاگو تصور کریں۔ فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۴

جناب مولوی عیسٰی خاں صاحب کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنت نباز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردہ گزند مباد

بہ محبی ومکرمی ومخلصی ام جناب مولوی عیسے خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشی محمد سراجدین الدین عفی عنہ۔ بعد از تسلیمات ودعوات معروض آنکہ جناب کا مرسولہ نوازش نامہ جو آپ نے عنایت فرمائی تھی۔ پہنچا۔ مشرف ہو کر مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ خداوند کریم آں مکرم کو اس زمانہ کے آفات وبلیات سے نجات عطا فرمائے اور محفوظ رکھے بالنبی وآلہ الامجاد وعلی آلہ من الصلوٰۃ اتمہا واکملہا۔ باقی جو جناب نے قحط سالی کے متعلق لکھا تھا۔ اس کے دفعیہ کے لیے دعائیں کی گئیں۔ اللہ کریم قبول ومنظور فرمائے گا فقیر کل سے انشاء اللہ ختم کلام اللہ شریف نزول باراں رحمت کے لیے شروع

کر رہا ہے۔آپ آئندہ زمانہ کے فتنوں سے بچنے کے لیے روزانہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر دم کریں یا پھر بعداز نماز فجر اور بعداز نماز مغرب اپنے اوپر دم کریں۔ اور ساتھ ہی تین دن ختم کلام اللہ شریف نزول باراں رحمت کیلئے پڑھیں۔ خداوند کریم باراں رحمت سے سرفراز فرمائے گا۔ خداوند کریم ظاہری باطنی دونوں شفائیں عطا فرمائے۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

والسلام خیر الختام

فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب شریف ۱۵

جناب مولوی عطا محمد صاحب قریشی سکنہ گھنڈی متصل کندیاں ضلع میاں والی کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ؐ

محبت و اخلاص نشان صداقت اختصاص عنوان مخلصی ام جناب مولوی عطا محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از طرف فقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین صاحب کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئی۔

بعد از سلام مسنونہ و دعوات مشحونہ معروض آنکہ فقیر جمیع متعلقین ولواحقین سمیت بعافیت ہے والمسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم۔

جناب نے جو خط فقیر کے نام ارسال کیا تھا، صادر ہوا۔ حالات ما فیہا سے آگاہی

ہوئی بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کو بلیات دارین سے محفوظ رکھتے ہوئے مطالب دارین سے سرفراز فرمائے۔ مخلصا! متعلقین کی خواہش پر نورچشمی بہاء الدین مرحوم کو تبدیلی آب و ہوا کے لیے خوشاب لے گئے اور وہاں تقریباً دس روز قیام کیا اور چھاونی والے سول سرجن سے علاج بھی کرایا لیکن کوئی فائدہ ظاہر نہ ہوا۔ مزید براں اسہال کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا اور نہایت ضعف کی کیفیت ہو گئی۔ اس لیے سینچر کی رات کو بتاریخ ۹ رجمادی الاخریٰ رفقاء سمیت واپس موسیٰ زی شریف روانہ ہوئے اتوار کو صبح سویرے ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے۔ اعزی جناب حقدار خان کی رہائش گاہ ٹھہرے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈاکٹر سے بھی علاج کر دیا لیکن کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔

آخر الامر ۱۲ رجمادی الثانی بروز منگل وار عزیزی محمدؐ بہاؤالدین مرحوم کے انتقال کا حادثہ جانکاہ بوقت چاشت رونما ہوا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ ادا کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی روانہ ہوئے۔ عزیزم مرحوم کو حضرات کرام کے جوار میں عزیزی محمد سیف الدین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ چند روز وہاں رہ کر فقیر بمعہ جمیع رفقاء خانقاہ شریف سون کو روانہ ہوا۔ مخلصی ام مولوی سید رسول صاحب دریا خان سے کوٹلے رخصت ہوئے۔

صاحبا! مکرمی مولوی سید رسول صاحب نے اس اثنا میں بہت سی خدمات سرانجام دیئے۔ جس سے فقیر بے حد خوش ہوا۔ خداوند کریم عزیز کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور اپنے اقران میں ممتاز درجہ مرحمت فرمائے۔

بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔

(فقیر محمد سراج دین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۶

جناب اخوندزادہ مولوی نور الحق[۱] صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از تسلیمات اور تبلیغ دعوات محبی و مخلصی ام جناب اخوندزادہ صاحب مولوی نور الحق صاحب کو معلوم ہو۔ بفضلہ تعالیٰ حالات فقیر ہر طرح سے قرین عافیت ہیں۔ اور آنجناب کی عافیت بارگاہ ایزدی سے مطلوب ہے۔ اور حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کو اس مرض سے شفائے کاملہ اور صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ اور جمیع امراض و آلام و اوجاع حارہ و باردہ سے محفوظ رکھے۔ اور جناب نے مرض کی دفعیہ کے واسطے حضرات کرام کا معمول دریافت فرمایا ہے۔ جنابا! عجب نہیں شاید اسہال کا باعث بواسیر ہو۔ جو معمول پہلے لکھ کر بھیجا تھا۔ اس کے علاوہ دعائے ختم حضرت خواجہ احمد سعید صاحب قبلہ بعد از ہر نماز کے سات بار پڑھ کر حضرت شاہ صاحب کی روح پر فتوح کو بخش کر بارگاہ الٰہی سے شفا کی دعا مانگیں اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اولاً زیر ناف آگے پیچھے ہاتھ پھیریں۔ اور پھر سارے وجود پر اپنے دونوں ہاتھ پھیریں

---

[۱] اخوند مولوی نور الحق صاحب قوم کے استرانہ تھے۔ چودھواں میں ان کا گھر تھا اور صاحب جائیداد کثیر تھے،

شافی مطلق شفائے کاملہ عطا فرمائے گا۔

ختم شریف یہ ہے۔ یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثُہٗ وَمَعَاذُہٗ یَا رَحِیْمُ ۝ فقیر ہر وقت متوجہ اور دعاگو ہے والسّلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ۔

مکتوب شریف ۱۷

جناب مولوی عبداللہ خان صاحب کے نام۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۝

امابعد: صداقت اقتران، محبت و اخلاص عنوان مکرمی جناب مولوی عبداللہ خان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ عن الحوادث والمصائب۔ از طرف فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ بعد ترسیل تسلیمات و تبلیغ دعوات معروض آنکہ جناب کا مکتوب محبت اسلوب پہنچ کر کاشف مضامین مندرجہ ہوا۔ جو کچھ قلت اغلاط و ملاقات اور ضبط اوقات کو طاعات و اذکار سے معمور رکھنے کے متعلق تحریر فرمایا تھا پڑھ کر مسرت بر مسرت اور بہجت بر بہجت آئی۔ خداوند کریم آنجناب کو سنت سنیہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوات والسلام پر استقامت عطا فرمائے اور اپنی محبت میں روز بروز افزوں ترقی نصیب فرماوے۔ بحرمت النون والصاد وآلہ الامجاد۔

مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ ۝

ترجمہ: "جس کے دو دن طاعت میں برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے" تو جناب نے سنا ہو گا۔

عزیزم! زندگی چند روزہ ہے۔ اس کو اذکار و افکار و عبادات سے معمور رکھیں۔ اور تاریک راتوں کو عبادات سے منور رکھیں۔ اور مفروضہ نمازوں کو اوقات مستحبہ پر ادا کریں۔ خلوت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور واردین کے ساتھ اگرچہ وہ مغضوبین سے ہوں۔ خوش خلقی سے پیش آویں۔ جیسا کہ ہمارے حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی کا معمول ہے۔ خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدم تو شاید برسی

عزیزم امسال شادی کا خیال دل میں نہ لاویں۔ خانقاہ سون سے مراجعت کے وقت اگر ملاقات میسر ہوئی تو انشاء اللہ اس بارے میں مفصل گفتگو کی جائے گی۔ اب اس معاملہ میں کسی قسم کی گفتگو نہ کریں۔ اپنے اور بیگانوں سے یکسو ہو کر یاد مولیٰ حقیقی میں ہمہ تن شاغل رہیں۔ ادھر ادھر کے دنیاوی تعلقات و معاملات کی طرف التفات نہ کریں۔ اپنے دینی و دنیاوی مقاصد کی تکمیل کے لیے حضرات کبار کے وسیلے جلیلے سے بارگاہ رب العزت سے خواہاں و جویاں رہیں۔ خداوند کریم آپ کو ہرگز ضائع اور خوار نہ کرے گا۔ آپ پر مطالب کے دروازے کشادہ کرے گا۔ امام صاحب مرحوم کے اسباب اور املاک پر کسی قسم کی غرض نہ رکھیں۔ امام صاحب کو چھوڑ دیئے۔ جو کچھ ہو۔ سو ہو۔ مگر امام صاحب مرحوم کی کتابوں میں ان کی تعویذات

کی کتاب اس میں ہمارے حضرات کرام کا نسب نامہ درج ہے۔ اگر دستیاب ہو۔ تو قیمت دے کر لے لیں۔ اگر ملا فیض اللہ صاحب اور ملا حبیب اللہ صاحب سابقہ طریقے پر جیساکہ وہ امام صاحب مرحوم کی خدمت کرتے تھے۔ خانقاہ شریف میں خدمت کے لیے اقامت کریں۔ تو آجائیں۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۸

جناب مولوی حسین علی صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و معظمی جناب مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از جناب فقیر حقیر لاشئ محمد سراجدین عفی عنہ بعد از تسلیمات و دعوات وافیات واضح ہو۔ رائے عالی ہو۔ کہ آپ کا ملال آمیز خط اور پریشان کنندہ نوازشنامہ ملا۔ موجب توجہ اور دعاگوئی ہوا۔

ع او بدوزد خرقہ درویش را۔ اگر مخالف قوی ہے۔ تو ہمارا خدا اس سے بھی زیادہ قوی ہے۔ صبر کا شیلوہ رکھیں۔ جمیع امور خالق حقیقی کے سپرد کریں۔ اور جو امر پیش ہو۔ وہ خداوند کریم ہی سے جانیں۔ امید ہے خداوند کریم غیب سے کوئی کام ظاہر فرمائے گا۔ جو مخالفین کیلئے باعث ذلت اور شرمندگی ہوگا۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ

ولو کرہ الکافرون ؁ جناب درویشوں کے راہ صبر اور تفویض الی اللہ سے باہر نہ نکلیں۔ اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہو گا۔ تو ظاہر فرمادے گا۔ اگر منظور نہ ہوا۔ تو فہو المراد۔ فقیر کو اپنا دعاگو اور متوجہ تصوّر کریں۔ وہاں کے احباب کو تسلیمات و دعوات قبول ہوں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۹

جناب قاضی صاحب[۱]؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مستطاب محامد نصاب ذوالعز والاحترام قاضی صاحب ادام اللہ بقاء۔ از طرف فقیر لاشی محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات معروض آنکہ آپ کا وہ رقعہ جو لڑکی کی وفات اور تنگ دستی پر مشتمل تھا۔ سابقہ غم کو اور بھی تازہ کیا۔ لیکن خداوند کریم کے اس فرمودہ پر دل کو تسکین ہوئی۔ کہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ؕ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ ۙ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

۱؎ : قاضی صاحب سے مراد قاضی عبدالغفار کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان والے ہیں۔

خواجہ محمد معصوم صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔ تمتّعات دُنیویہ کی قلت حساب اُخرویہ کے سہولت کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اثنان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت وھو خیر لہ من الفتنۃ ویکرہ قلت المال وقلت المال اقل الحساب ۵ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوۃ الدنیا مرۃ الاخرۃ ومرۃ الدنیا حلوۃ الاخرۃ ۵

پس معلوم ہوا کہ دنیا کی تلخیاں مدارج اُخرویہ میں ترقی کے وسائل ہیں۔ اور دنیاوی تنعمات موجب نقصان ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تَبًّا لِلذَّھَبِ وَالفِضَّۃِ فَمَا تَدَّخِرُ قال لسانا ذاکرا وقلبا شاکرا و زوجت تُعِیْنُ علی الآخرۃ ۵

بسبب تنگی معاش تنگ نہ ہوں۔ اللہ رزق کو فراخ کرنے والا ہے۔ آپ کو خوش خرم رہنا چاہیئے اور اس تکلیف سے لذت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو محبوب حقیقی سے پیش آئے۔ وہی محبوب ہے کلفتیں ہوں یا نعمتیں ہوں۔

۲۔ ترجمہ حدیث شریف۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سونا چاندی کا ذخیرہ جوڑنے کے لیے پیدا نہیں کیئے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ہم کس چیز کا ذخیرہ بنائیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دل شاکر اور زبان ذاکر اور وہ بیوی جو اس کی آخرت کی مددگار ثابت ہو۔

می تلخ است جور گلعذاران
کہ ہر چند شی خوری باشد گواران

بات طوالت پکڑ گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ناراض نہ ہوں

والسلام علی من اتبع الھدی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ؕ

فقط والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۲۰

جناب ملا فیض محمد و شیر محمد صاحبان :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت واخلاص نشان صداقت واختصاص عنوان محبیّ ام جناب ملا فیض محمد و ملا شیر محمد صاحبان حفظہما اللہ الصمد۔ از فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات و دعوات وافیات واضح باد کہ الحمد للہ اس جگہ تاحال تحریر منکل الوجوہ عافیت ہے۔ اور عافیت آں جناب مدام مطلوب ہے۔ آپ کا مکتوب شریف پہنچا۔ بہت خوشی حاصل ہوئی۔ موجب دعوات وتوجہات ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو ہمیشہ عافیت سے رکھے اور دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی ترقی مرحمت فرماوے۔ آپ کے لڑکے کے تعلیمی ذوق وشوق اور تیزی ذہن حافظہ کے لیے مندرجہ ذیل دعا تعلیم ومطالعہ شروع کرنے سے قبل سات بار پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔

دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ؕ

والسلام

(فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

اسماءِ گرامی خلفائے کرام جو خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور آگے فیاض جہاں بنے

(۱) جناب قاضی قمرالدین صاحبؒ سکنہ چکڑالہ۔

(۲) جناب سید برکت علی شاہ صاحب کلکتہ۔

(۳) جناب مولانا غلام حسین صاحب کانپوری۔

(۴) جناب مولانا احمد خان صاحب کھولہ کندیاں۔

(۵) جناب ملا محمد نور اخوندزادہ قریشی پوندہ۔

(۶) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب بگھاروی (راولپنڈی)

(۷) جناب مولانا غلام حسن صاحب سواگ شریف۔

(۸) مولانا عبدالرحمٰن صاحب سکنہ ارغسانی۔

(۹) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب پشاوری۔

(۱۰) جناب مولانا محمد یٰسین صاحب خروٹی۔ خراسانی۔

(۱۱) جناب مولانا محمد اعظم صاحب قوم وفتانی سکنہ افغانستان۔

(۱۲) جناب مولانا میر محمد یحییٰ صاحب خراسانی۔

(۱۳) جناب مولانا محمد سعید صاحب ہراتی۔

(۱۴) جناب مولانا فیض اللہ صاحب ہراتی۔

(۱۵) جناب مولانا عطا محمد قریشی صاحب سکنہ گھنڈی متصل کندیاں۔

(۱۶) جناب ملا صاحبزادہ صاحب قندہاری اسم نامعلوم۔

(۱۷) جناب مولانا عبدالقدوس شاہ۔ (پنجاب)

(۱۸) جناب مولانا عبداللہ خان صاحب نائب مناب خانقاہ خراسانی
عرف مسافر شاہ

(۱۹) جناب مولانا شمس الدین صاحب لائل پوری۔

(۲۰) جناب پیر سید امیر شاہ صاحب گنجیال۔

(۲۱) جناب سائیں فتح علی صاحب سکنہ ڈھاکہ وادی سون تحصیل و ضلع
خوشاب۔

(۲۲) مولوی فقیر چراغ دین المعروف بہ چن چراغ لکی مروت۔

(۲۳) جناب مولانا نور الحق شاہ پور۔

(۲۴) جناب سید ولائیت شاہ صاحب ہمدانی سکنہ دندہ شاہ بلاول۔

(۲۵) جناب سید قمر الدین شاہ صاحب شجاع آباد۔ ملتان۔

(۲۶) جناب مولانا غلام محی الدین صاحب چند ھڑ والہ۔

(۲۷) جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب۔

(۲۸) جناب حاجی محمد رفیق صاحب ہری پال سکنہ کوہ کیسغر از جز کوہ سلیمان۔

(۲۹) جناب حافظ محمد عمر صاحب میاں والی۔

(۳۰) جناب قاضی دوست محمد صاحب سکنہ ٹالی نگینی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(۳۱) مولانا اخوندزادہ عبدالاحد صاحب کڑی شموزئی والا سکنہ حیدرآباد دکن۔

(۳۲) جناب مولانا احمد دین صاحب جھنڈ میروی۔

(۳۳) جناب حاجی جمال الدین صاحب کڑی شموزئی۔

(۳۴) جناب مولانا فضل علی صاحب قریشی مسکین پور شریف۔ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

تیسری فصل تمام ہوئی



تیسری فصل کا ضمیمہ جو بعض بعض مکتوبات شریفہ کے آخر میں اپنی قلم مبارک سے لکھے تھے

قاضی قمرالدین صاحب چکڑالوی کے نام؛

خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے آپ کو استغراق قوی عطا فرمایا ہے۔ اور انشاء اللہ اسی استغراق کے سبب آپ کو جناب اقدس کی جانب کشش عطا فرمائے گا۔ یہاں سے جب فقیر آپ کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ تو پہلے کی نسبت آپ کے باطن میں وسعت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ ایک قسم بے رنگی آپ کے باطن میں پائی جاتی ہے۔ یہ وسعت اور بے رنگی لطیفہ نفس میں معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کو اس کا مشاہدہ ہوتا ہوگا۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں متعلقین خیریت سے ہیں وہاں کے حالات سے مطلع فرمائیں۔

ایضاً جناب قاضی صاحب موصوف کے نام؛

الحمد للہ کہ ۲۹ ماہ رمضان المبارک خیریت سے گزر گئی۔ اس مہینے کی تاثیرات کے متعلق کیا لکھا جائے۔ وہاں کے احباب بہت یاد آتے ہیں۔ ہاں! یہ کشش مقناطیسی اصل سے جلوہ ریز ہے۔ عادت اللہ بھی کچھ ایسے جاری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان

اعرف فخلقت الخلق ؕ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا۔ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ جب مجھے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا ارادہ ہوا۔ تو میں نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا، اس حدیث میں بھی سبقت (یعنی پہل) خدائے پاک کی جانب سے ہے۔ اس مہینے میں کمالات انبیاء خصوصاً آں سید الکائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بہت جلوہ ریز ہوتے ہیں بات طوالت پکڑ گئی۔ خلاصہ یہ کہ اس مہینے میں خدائے پاک سے خاص اور خصوصی راز وابستہ ہوتے ہیں۔ جو دوسرے مہینوں میں ہاتھ نہیں آتے۔ فقیر کو ہمیشہ اپنا دعاگو اور متوجہ جانیں۔ فقط ۱۲۔

حافظ محمد خاں ترین آڑھی لعل خاں والے کے نام:

اے عزیز! اپنے اوقات عزیزہ کو مولائے حقیقی جلشانہٗ کی یاد میں خرچ کریں۔ آخرت میں جو وقت مولائے پاک کی یاد میں نہ گزارا ہوگا۔ موجب ندامت و ارمان ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں۔ الحدیث: لیس یتحسر اھل الجنة الا علی ساعته مرت لھم ولم یذکر اللّٰہ تعالیٰ فیھا۔

ترجمہ: جنتیوں کو بجز ایک گھڑی کی جس میں انہوں نے خداوند کریم کا ذکر نہ کیا ہوگا اور کسی چیز کا ارمان نہیں ہوگا۔ اور خطرات ماسوی اللہ سے بچے رہیں۔ خداوند کریم سارے کام بوجہ احسن سرانجام فرمائے گا۔ فقیر کو مدام اپنا دعاگو اور متوجہ جانیں۔

فقط ۱۲۔

مولوی جناب عطا محمد صاحب سکنہ گھنڈی ضلع میاں والی کے نام

"جناب من! جو آپ نے نماز کی حالت میں قبض اور خطرات ماسوی اللہ کے بہت ظاہر ہونے کی بابت فرمایا ہے اِس کا احسن علاج یہ ہے کہ آپ نفی اثبات کا ورد کثرت سے کیا کریں خداوند کریم خلاصی عطا فرمائے گا" فقط ۱۲

فضل حسین شاہ صاحب کے نام

شاید آپ نے اذکار ترک کر دیئے ہیں۔ بواپسی اپنے اذکار سے اطلاع دیویں۔ یہ کہ آپ نے سلوک کہاں تک پہنچایا ہے۔ اور فقیر کی یہ نصیحت ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

شعر۔ ذکر کن ذکر تا ترا جانست

پاکئی دل ز ذکر رحمٰن است

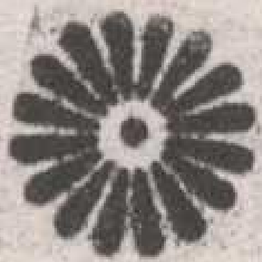
ترجمہ: جب تک سانس میں سانس ہو۔ ذکر کرنا نہ چھوڑ۔

دل کی پاکیزگی ذکر ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کو ہمیشہ اپنا دُعاگو اور متوجہ تصور کریں۔ باطنی معاملہ میں خلل واقع ہو جانے کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔ عزیز من! باطنی معاملہ میں خلل کیوں نہ واقع ہو۔ باطن کا سارا کا سارا معاملہ دولت حضور اور جمعیت پر موقوف ہے۔ اور مذکورہ صورت میں دونوں معدوم ہیں۔ دفع خطرات اور وساوس ماسوی اللہ سے خلاصی کے لیے تہلیل لسانی (ذکر لا الہ الا اللہ) بہت کیا کریں۔ جتنا ذکر مذکور کریں گے دل کو ماسوی اللہ سے خلاصی نصیب ہو گی۔ بس تھوڑے لکھے ہوئے کو بہت جانیں۔ مریضہ کے لیے دعائیں

کی گئیں۔ خداوند کریم قبول و منظور فرماوے۔ آمین۔

مولوی برہان الدین صاحب:

عزیز من! دن رات میں پانچ ہزار اسم ذات (ذکر اسم ذات "اللہ") کا ذکر کیا کریں۔ (مگر پابندی سے) پھر جو بھی ثمرہ مرتب ہو۔ بذریعہ خط اطلاع کریں۔ جو مناسب ہوگا لکھا جائے گا۔ ۷ بار بسم اللہ شریف۔ ۷ بار الحمد شریف اور ۷ بار قل شریف (چاروں) حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب کی روح مبارک کو بخش کر مریض پر دم کریں۔ اس کی تفصیل قاضی صاحب کو معلوم ہے۔ ان سے دریافت کیجئے۔ نیز معلوم رہے۔ ہمارے قبلہ وکعبہ اسرار العارفین، قطب الواصلین وسیلتنا الی اللہ الغفران خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس کا ختم شریف پڑھ کر ان کی روح کو بخش کر دعا مانگیں۔ بفضلہ تعالیٰ قبول و منظور ہوگی۔ یہ ختم ہر امر کے لیے بفضلہ تعالیٰ کافی ہوگا۔ ختم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تعویذ دونوں قاضی صاحب سے پوچھ لیویں۔ بہت بیماریوں کے لیے اور مشکل کاموں کیلئے لکھ کر دیا کریں۔ مجرّب ہے، اور خداوند کریم شافی مطلق ہے۔



حضرت مولانا سیّد لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی سکونت دندہ شاہ بلاول کے قصبے میں تھی۔ آپ کا تعلق خاندانِ سادات سے تھا۔ قدیم زمانے میں آپ کے بزرگ ہمدان میں سکونت پذیر تھے۔ اس خاندان کے حضرت شاہ بلاولؒ ہمدان سے ہجرت کر کے دندہ میں مقیم ہو گئے۔ ان کا مزار بھی دندہ شریف کے ہی قریب ہے اسی نسبت سے اس مقام کو دندہ شاہ بلاول کے نام سے پکارا جاتا ہے حضرت سید لعل شاہ صاحب ایک عالم، فاضل، صالح، متقی اور دائم الذکر والفکر بزرگ تھے۔ حلم و خُلق اور سخاوت و توکلی جیسی اہم اخلاقی خوبیاں ان کی فطرت کا جزو لاینفک تھیں۔ سیّد صاحب نے عہدِ درس سال میں مولوی احمد دین انگوی سے جو حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے خلیفہ مجاز تھے۔ ظاہری علوم کی تکمیل کی اور پھر پندرہ سال تک اپنے استاد محترم کے ساتھ درس و تدریس کے کام میں مشغول رہے۔

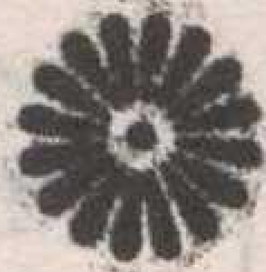
مولوی احمد دینؒ صاحب کی وفات کے بعد سیّد صاحب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاریؒ کی خدمت میں خانقاہِ داماں پہنچے۔ اس وقت گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا اور حضرت قبلہ حاجی صاحب خراسان کی خانقاہ کی طرف جانے کی

تیاریاں کر رہے تھے سید صاحب نے طریقہ عالیہ میں حاجی صاحب کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور ان کے خراسان کی طرف روانہ ہونے کے بعد اپنے گھر واپس آ گئے۔ اور جونہی حاجی صاحب سردیوں کے آتے ہی داماں کی خانقاہ میں تشریف لائے آپ پھر ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور پورے ایک ماہ مرشد کی صحبت میں رہ کر ذکر و افکار میں مشغول رہے۔ اور ولایت صغریٰ میں اجازت حاصل کی اس کے بعد دس سال تک آنے جانے کا یہی سلسلہ رہا۔ قبلہ حاجیؒ صاحب کی زندگی کے آخری دنوں میں جب کہ آپ کی بیماری نہایت تشویشناک صورت اختیار کر چکی تھی سید لعل شاہؒ صاحب اپنے مرشد کی خدمت میں موجود تھے۔ مرشدِ مشفق نے اپنی شدید علالت کے باوجود سیّد صاحب کو اپنے قریب بلایا اور ان کے سینے پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے کچھ دیر کے لیے آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو بتایا کہ حضرت صاحبؒ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے میرا سینہ ہر قسم کی کدورت اور آلائش سے پاک ہو گیا ہے اور اب میرا دل شیشے کی طرح بالکل صاف و شفاف ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کی وفات کے بعد سیّد صاحب نے ان کے خلیفہ اعظم حضرت عثمان دامانی کے ساتھ اپنا روحانی رابطہ قائم کیا۔ بیعت کی تجدید کی اور برسوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ اور آپ کی صحبت کے فیوض سے مستفید ہو کر باطنی انوار کے مشاہدے کے استعداد سے بہرہ ور ہوتے اور سلوک کی بلند اور ارفع منزلیں طے کیں۔ اور اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہوتے اور اس طرح مسلسل تیئس ۲۳ سال تک خلقِ خدا کی ہدایت کے اہم کام

میں مصروف رہ کر ۲۷ر شعبان ۱۳۱۳ھ کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے معبودِ حقیقی کے جوارِ رحمت میں پناہ گزین ہو گئے۔ آپ کا مزار وندہ شریف کی خانقاہ میں مرجع خاص و عام ہے۔

اعوان قوم کے سینکڑوں افراد آپ کی تعلیم و تربیت کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہو کر شاد کام و کامران ہوتے۔



حضرت مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

مولوی محمود شیرازی صاحب، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ آپ بڑے خوش الحان قاری اور جیّد عالم فاضل تھے۔ پہلے اپنے ملک ایران میں پھر استنبول میں علم کی تحصیل کی۔ علم کے ہر شعبے میں ماہر تھے۔ علم حدیث اور فقہ و تفسیر میں گویا اس علاقے میں ان کا ہم پلہ نہ تھا۔ منطق و فلسفہ اور ہیئت میں درجہ اختصاص پر فائز تھے۔ ادب و انشاء اور شعر و نعت کے فنون پر ماہرانہ دسترس رکھتے تھے۔ فارسی اور عربی پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

روحانی سلسلے میں ان کا مقام بلند اور استعداد بڑی مستحکم تھی۔

ایک دفعہ رات کے وقت حضرت دامانی صاحب خانقاہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے اور ارد گرد کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مرشد کی توجّہ کے اثرات کا انحصار مرید کی استعداد پر موقوف ہے۔ کسی کی استعداد کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ۔ بعض دفعہ مرشد اپنے مرید کو روحانیت کے ایک مقام کے لیے توجہ دیتا ہے لیکن مرید اس مقام سے بھی بلند مقام کے احوال و کیفیات کو حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ مولوی محمود شیرازی کا معاملہ ہے۔

ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف ہندوستان کے سفر پر روانہ ہونے کے لیے تیار ہوئے حضرت دامانی صاحب انہیں رخصت کرنے کے لیے خانقاہ کے بڑے

دروازے تک ان کے ساتھ آئے اور دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ واپس آکر جب حضرت صاحب دالان میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کہ مولوی صاحب نے رخصت ہوتے وقت مجھے بتایا ہے کہ ولایت صغریٰ، ولایتِ کبریٰ اور ولایتِ علیا، میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حالات منکشف کئے ہیں جن کا ذکر متقدمین نے بھی نہیں کیا ہے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اس نعمت پر خدا کا شکر بجالاؤ اور مزید کے طلبگار رہو۔

مولوی صاحب ممدوح نے خود ایک دن بیان کیا کہ قبلہ والد صاحب فرماتے تھے کہ بیٹا میں نے تمہاری تعلیم پر اتنا خرچ کیا ہے کہ رقم کے اس ڈھیر کو تمہارے ساتھ وزن کیا جائے تو رقم کے ڈھیر کا وزن ہی زیادہ ہوگا۔

مولوی صاحب بڑے خوش بیان اور خوش کلام تھے۔ تحریر و تقریر میں کوئی ان کا ثانی نہ تھا۔ خوش خلقی کا یہ عالم تھا کہ دوست ہو یا دشمن پہلی ملاقات میں ہی ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

آپ نے حضرت صاحب کے صاحبزادگان کے اتالیق اور خانقاہ کی مسجد کے امام کی حیثیت سے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ خانقاہ میں لکھائی پڑھائی سے متعلق تمام امور آپ کی تحویل میں تھے۔

سات سال مرشد کی صحبت میں رہ کر سلوک و طریقت کے بلند مدارج طے کئے اور پھر خلعتِ خلافت سے مشرف ہو کر ارشاد و ہدایت کے کام میں مشغول ہو گئے۔

مولانا قاضی عبدالرسول صاحب انگوی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی صاحب کا تعلق کھچی قوم سے تھا۔ آپ حضرت دامانی صاحب کے سربرآوردہ اصحاب اور برگزیدہ خلفائے عظام میں سے تھے۔ آپ حافظ قرآن، صالح سحر خیز، ذاکر اور صاحبِ ذوق و شوق تھے۔ حضرت صاحب کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونے کے بعد ہر سال حاضر خدمت ہو کر صحبت اور توجہات باطنی سے فیض یاب ہو کر پھر اپنے وطن واپس تشریف لے جاتے۔ دس سال کی مدّت کے بعد شرفِ اجازت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد بھی مزید دس سال حسبِ سابق حاضری دیتے رہے اور خدمت میں رہ کر سلوک کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک اس راہ کی آخری منزل تک رسائی حاصل کی۔ خانقاہ سون شریف کی تعمیر میں بڑی محنت و مشقت برداشت کی اور اس کام میں دن رات ایک کر دیا۔ انگہ شریف (ضلع خوشاب) میں ہر سال ان کا عُرس مبارک ۱۲ ر شوال کو ہوتا ہے



مولانا حسین علی رحمۃ اللہ واں بھچراں ضلع میانوالی

مولوی صاحب میانہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اور سکونت ضلع میانوالی کے ایک قصبے واں بھچراں میں تھی۔

مولوی صاحب کا شمار حضرت دامانی رحؒ کے عظیم خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ عالم فاضل اور ظاہری و باطنی استعداد سے کامل طور پر بہرہ ور تھے۔ آپ کو صاحبزادگان کے استاد ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مولوی صاحب نے صرف و نحو اور منطق کی کتابیں اپنے ملک میں ہی پڑھیں اور باقی علم حدیث، علم فقہ، اصول فقہ، منطق و فلسفہ اور اقلیدس کی انتہائی کتابیں ہندوستان میں پڑھیں۔

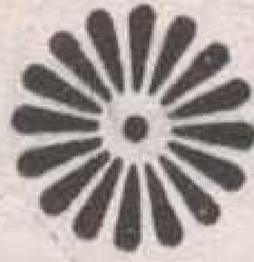
بائیس سال کی عمر میں جب تحصیلِ علم سے فارغ ہوئے تو مرشدِ کامل کی تلاش کا جذبہ دل میں پیدا ہوا۔ حصولِ مقصد کے لیے استخارے شروع کیے تاکہ خواب میں اس مقام اور اس ہستی کی نشاندہی ہو جائے جس سے روحانی فیض حاصل کیا جا سکے آخر کار ایک رات خواب میں حدیث کے ایک طالب علم نے خانقاہ سون شریف کی نشاندہی کی اور حضرت دامانی صاحب کی شکل و صورت اور ان کے

احوال وکمالات کا تعارف کرایا۔ مولوی صاحب یہ بشارت ملتے ہی سون شریف کی طرف روانہ ہو گئے جس وقت خانقاہ میں پہنچے تو وہاں پوری طرح وہی منظر پایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو؟ مولوی صاحب نے جواب دیا " واں بھچراں سے " پھر پوچھا کیا تمہاری مولوی حسین علی سے کچھ واقفیت ہے؟ اگر ہے تو وہ کس حالت میں تھے؟ جواب میں عرض کیا وہ بخریت ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم ان کے رشتہ داروں میں سے ہو یا نہیں؟ اس پر عرض کی کہ حضور میں خود حسین علی ہوں۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو عزت کی جگہ پر بٹھادیا اور ایک لمحہ بعد اپنے حلقۂ بیعت میں داخل کر کے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں کشف وکرامت کا حصول مقصد نہیں۔ یہاں تو جلنا اصل مقصد ہے۔ آپ نے علم حاصل کرنے کی تگ و دو میں اتنی عمر گزار دی اب کس لیے جلتے ہو؟ نہایت ادب سے گزارش کی کہ حضور صرف دین کی خاطر آیا ہوں۔ آخر کار حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو اپنی بیعت میں لے کر سلسلہ عالیہ میں داخل کر لیا۔ اور ان پر خصوصی عنایات فرمائیں۔ جب ان کا سبق کمالاتِ نبوّت مقام پر پہنچا تو ایک تحریر کی صورت میں انہیں اجازت نامہ عطا فرمایا اور ساتھ ہی دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت بھی عنایت کی۔

صاحبزادگان کے ساتھ مولوی صاحب کی محبت اپنے کمال پر تھی۔ چنانچہ حضرت دامانی صاحب کے وصال کے بعد ایک دن مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی سراج الدین صاحب کے حلقے میں بیٹھا تھا اور فیوض باطنی کے حصول کی خاطر ان کی طرف متوجہ تھا اور دو شخص حضرت قبلہ دامانی صاحب

کی طرف متوجہ تھے کہ غیب سے ندا آئی کہ ان دونوں کو خانقاہ سے باہر نکال دو اس کے بعد میں حضرت قبلہ صاحب متوجہ نہیں بلکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں کیونکہ وہ بعینہٖ حضرت صاحب کی طرح ہیں۔

مولوی صاحب حال اور صاحب کشف تھے۔ اور اپنی باطنی لطافت کی بناء پر اکثر اچھے خواب دیکھتے تھے۔



مولانا سیّد محمد شاہ ہمدانی بلاولی رحمتہ اللہ علیہ

شاہ صاحب حضرت سیّد لعل شاہ ساکن ڈنڈہ شریف کے بھتیجے تھے آپ حافظ قرآن اور مسکین طبع نوجوان تھے۔ اپنے چچا کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن ان کی وفات کے بعد جلد ہی اپنے عزیزوں اور رفیقوں کے ہمراہ حضرت قبلہ دامانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دعا اور تعزیت کے بعد ان کے سر پر دستارِ خلافت باندھی اور مولوی محمود شیرازی سے اجازت نامہ لکھوا کر ان کے حوالہ کیا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ اب تم اپنے گھر واپس جاؤ کیونکہ ابھی بہت سے لوگ تمہارے مرشد اور چچا سیّد لعل شاہ کی تعزیت اور فاتحہ خوانی کے لیے آئیں گے۔ ان سے فارغ ہو کر پھر آنا کیونکہ سلوک کے راہ کی واقفیت تمہارے لیے نہایت ضروری ہے۔

حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق سیّد صاحب تھوڑے عرصے بعد ہی پھر حاضر خدمت ہوئے: کتاب دُرّ المعارف اور کتاب اربع انہار حضرت صاحب سے سبقاً پڑھیں اور تین ماہ قیام کر کے صحبتِ شیخ اور ان کی توجہات سے روحانی اور باطنی فیض حاصل کیا۔ روانگی کے وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہ باطنی تعلیم کے مدارج میں تم ولایتِ علیا کے سبق پر پہنچ چکے ہو ابھی تم اسی پر قائم رہو۔ اگر زندگی رہی تو باقی پھر دیکھا جائے گا۔

مولانا قاضی قمر الدین محدّث رحمۃ اللہ علیہ
چکڑالہ ضلع میانوالی

آپ کی ولادت باسعادت ۲۳ ؍ رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ چکڑالہ کے قاضی خاندان میں ہوئی والد صاحب کا نام قاضی محمد سلیمان تھا ابتدائی دینی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں پھر موضع انگہ ۔ وادی سون سکیسر۔ ضلع خوشاب میں کئی سال پڑھتے رہے ۔ حضرت مولانا سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ انگہ میں آپ کے ہم درس تھے ۔ ۱۲۹۳ھ میں سہارنپور تشریف لے گئے حضرت مولانا احمد علیؒ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم اور حضرت مولانا احمد حسن کانپوریؒ سے تفسیر وحدیث اور فنونِ بقیہ کی کتابیں پڑھیں ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ میں سند فضیلت حاصل کر کے وطن واپس تشریف لائے۔

علوم ظاہری سے فارغ ہو کر حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی۔

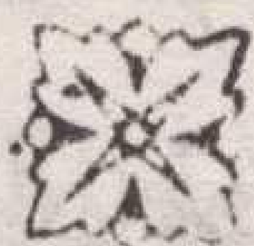
حضرتؒ کی صحبت میں رہ کر سلوک نقشبندیہ مجدّدیہ مکمّل فرمایا اور شرفِ خلافت سے مشرّف ہوئے ۔ اور سلسلہ عالیہ کو رونق دینے میں مصروف ہو گئے۔

مولانا سیّد برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کلکتہ والے

آپ کی ولادت علاولپور (ضلع جالندھر) میں ہوئی۔ علوم ظاہرہ سے فارغ ہو کر آپ کو کسی پیر و مرشد کی بیعت کرنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ ہندوستان اور پنجاب کی مختلف خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کی مجالس و محافل میں سکونِ قلب اور بیعت کے حصول میں بیٹھتے رہے لیکن انہیں نہ سکونِ قلب حاصل ہوا اور نہ ہی بیعت کرنے کا شوق۔ آخر کانپور تشریف لائے وہاں پر مولانا غلام حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت قطب الواصلین خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اور اسمِ گرامی سُنا اور اُن کے مشورے سے بالآخر موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے اور وہیں حضرت خواجہؒ سے بیعت ہو گئے۔ جملہ سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ آپ سے طے کر کے خلعتِ خلافت سے مشرّف ہوئے۔ حضور نے اشارہ فرمایا کہ آپ ہندوستان تشریف لے جائیں اور کلکتہ تشریف لے گئے وہاں مریدین و معتقدین کا اس قدر ہجوم ہوا کہ آپ کو وہاں خانقاہ بنانی پڑی۔ کئی سال بعد بعض مریدین کی التجا پر صوبہ بمبئی تشریف لے گئے ضلع ناسک میں

مالی گاؤں اور ستارہ میں بہت سے احباب نے بیعت کی ۔ آپ مسلسل مالی گاؤں میں رہنے لگے ۔ وہاں مریدین کا اس قدر ہجوم ہوا کہ خانقاہ بنانی پڑیں ۔ کلکتہ اور مالی گاؤں میں ہزاروں لاکھوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا ۔ مالی گاؤں میں اپنی خانقاہ میں ایک عالی شان مسجد سنگ سرخ کی تعمیر کروائی ۔ بالآخر وہیں آپ اللہ کو پیارے ہوئے اور وہیں آپ کا مزارِ مقدس ہے ۔

نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ



مولانا غلام حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غلام حسین کانپوری حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے اور ساتوں قرأت سے قرآنِ کریم پڑھتے تھے۔ باوجود علم وفضل کے سبع قرأت کے قاری تھے۔ حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سات سال سفر وحضر میں امامت فرمائی۔

بالآخر حضرت نے اُن کو خلافت سے مشرف فرما کر کانپور (بھارت) بیٹھنے کا امر فرمایا وہاں پر پانچ سات سال میں لوگوں کا اتنا ہجوم ہوا کہ علیحدہ مسجد بنانی پڑی۔ نماز کی امامت خود فرماتے تھے۔ ہجوم نے ایسی صورت اختیار کی کہ گویا تانتا بندھ گیا، ساری مسجد نمازیوں سے بھر جاتی تھی۔

سُنا ہے اتنے خوش الحان قاری تھے کہ طوائف بھی تائب ہو کر صبح کی نماز میں حضرت کی اقتداء میں مردوں سے جُدا آخر میں صف بنا کر نماز میں شریک ہوتی تھیں۔

اور بہتوں نے تائب ہو کر نکاح بھی پڑھوایا۔



مولانا ابو السّعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

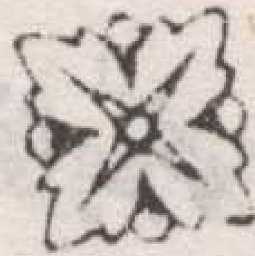
آپ نے پہلے پہلے بیعت حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانیؒ[۱] سے کی اسی سال حضرتؒ کا وصال ہوا جب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ مسندِ ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو پھر اُن سے تجدید بیعت کی اور پھر اُن کی زندگی میں اُن ہی سے کسبِ سلوک کرتے رہے اور آپ کو مقاماتِ سلوکِ مجدّدیہ کے طے کرنا کا بے حد شوق تھا چنانچہ ایک دفعہ حضرت خواجہ سراج الاولیاءؒ نے آپ کو فرمایا کہ "مولوی احمد خان تُم اگر مکتوبات امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ کے اختتام تک یہاں فقیر کے پاس رہو گے تو انشاء اللہ آپ کو مکتوبات شریف پڑھاتے وقت فقیر مکتوب پر آپ کو توجہ دیتا رہے گا" خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ نے سلوک سلاسلِ اربعہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ آپ ہی سے مکمل طے کیا اور آنحضرت نے مولوی صاحب کو آخر میں خلافت عظمٰے سے مشرف فرمایا آپ

---

[۱] جہاں بھی حضرت خواجہؒ دامانی کا ذکر آئے اِس سے مراد حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

کو کتابوں سے بے حد شوق تھا اپنے پیر و مرشد خواجہ سراج الاولیاء کی نقل کرتے ہوئے آپ ایک کتب خانہ خانقاہ سراجیہ واقع کندیاں (ضلع میانوالی) میں چھوڑ گئے جس میں تقریباً دس بارہ الماریاں کتابوں کی بھری ہوئی ہیں آپ نے سلسلہ کو بہت رواج بخشا آپ کے مریدین کا سلسلہ پنجاب اور ہندوستان اور گرد و نواح میں پھیلا ہوا ہے۔

بروز دوشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۴۱ء آپ نے انتقال فرمایا۔

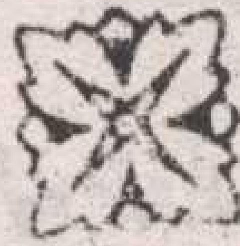


مولانا عبدالرحمن بگھاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت مولانا محمد ہاشم بگھاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ جوکہ اعظم و اکمل خلفاء حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ انہوں نے بڑے جاہل پہاڑی طبقہ میں جو تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں واقع ہے بڑی محنت سے وہاں کے لوگوں کو دیندار اور پرہیزگار بنایا ابھی تک آپ کی خانقاہ مشہور معروف ہے مرجع خلائق ہے انہوں نے اپنے صاحبزادے عبدالرحمن صاحب رح کو حضرت کی خدمت میں پیش فرمایا اور عرض کیا یہ میرا نہیں، حضرت آپ کا فرزند ہے جناب مولانا عبدالرحمن صاحب رح نے سفر و حضر میں حضرت کی خصوصی خدمات انجام دیں جو کسی اور کو نصیب نہ ہوئیں مغرب و عشاء کے درمیان جو خصوصی مجلس منعقد ہوتی تھی چائے نوشی کی خدمت اِن کے سپرد تھی۔ علاوہ ازیں بھی چائے نوشی کی خدمت اِن ہی کے سپرد رہتی بے حد ذہین اور زکی تھی۔ فرماتے تھے مغرب و عشاء کے درمیان جو صحبت ہوتی تھی خاص علماء اور خلفاء جمع ہوتے تھے۔ عوام میں سے بھی افراد اگر بیٹھ جاتے تھے چونکہ اُن کو اٹھانا حضرت کو نامناسب معلوم ہوتا تھا مگر حضرت کی دید کے اشارہ سے ہم سمجھ جاتے کسی کسی کو چائے دینی ہے اُس کے آگے پیالہ رکھتے اتنے حضرت کی طبیعت مبارک سے واقف ہو گئے تھے۔

اِس وقفہ میں حضرت کبھی کسی مسئلہ پر بحث فرماتے کبھی مکتوبات شریف کا درس دیتے کبھی مثنوی شریف کا درس دیتے یہ مجلس اتنی طویل ہوجاتی تھی کہ عشاء کی نماز سردیوں میں دس بجے کے قریب پڑھتے تھے بالآخر حضورؒ کی کمال شفقت سے مقاماتِ سلوک طے کر کے شرفِ خلافت سے مشرّف ہوئے مری اور آزاد کشمیر کے پہاڑوں میں سلسلہ شریفہ کو بڑا رواج دیا۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَحْمَۃً وَّاسِعًا

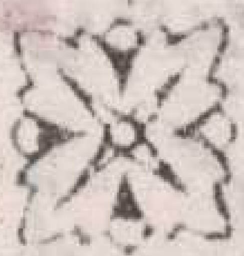


مولانا غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

آپ قومی اعتبار سے سواگ تھے۔ جو بڑے زمیندار تھے تھل میں اُن کا موضع ڈگر سواگ علاقہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ مشہور ہے علوم ظاہرہ کے حصول کے لیے مختلف علماء کرام کے درسوں میں پڑھتے رہے۔ اُن دنوں میانوالی میں مولوی علی محمد صاحب رح کا سکنہ ببلوان (جو کہ کچے میں ایک مشہور بستی ہے) میں بہت بڑا درس تھا آپ کے تینوں صاحبزادے عالم و فاضل تھے اور مولانا غلام حسن صاحب رح بھی اُس درس میں پڑھتے رہے جب معتدبہ علم حاصل کیا تو آپ کو پیرومرشد سے بیعت کا شوق دامن گیر ہوا اُس وقت حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض وفیضان کا بے حد شہرہ تھا آپ حضرت غریب نواز رح کی زندگی کے آخری سال میں موسیٰ زئی شریف پہنچے اور حضرت خواجہ صاحب رح سے بیعت ہو گئے آپ نے بیعت فرما کر فرمایا کہ مولوی غلام حسن اگر آئندہ سال زندگی رہی تو فقیر آپ کو بے حد توجہات دے گا اور فیضان کے حصول کی آپ پوری پوری کوشش کرتا تقدیر الٰہی سے ۱۳۱۴ھ میں حضرت خواجہ دامانی رح دنیا سے رحلت فرما گئے اور آپ کی بیعت اسی سال میں ہوئی جب آپ کا وصال ہوا اور حضرت سراج الاولیاء محمد سراج الدین صاحب قبلہ رح جب مسند پر

رونق افروز ہوئے تو اُن سے تجدید بیعت کی اور ذکرِ اسم ذات و ذکر نفی اثبات ولایتِ صغریٰ کے مقامات مولوی صاحب نے خواجہ صاحبؒ سے حاصل کئے تو خواجہ صاحبؒ نے آپ کو خلعتِ خلافت سے مشرف فرمایا اور خلافت دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ "جتا! فقیر نے آپ کو ایسا رنگا کہ بزرگوں سے تو مسلمان مرید ہوتے ہیں مگر آپ سے مسلمان اور ہندو سب فیض پائیں گے۔

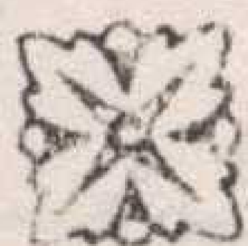
خواجہ سراج الدین صاحبؒ کی زندگی میں مسلسل اُن کی خدمات انجام دیتے رہے اور جب خواجہ سراج الاولیاءؒ کا وصال ہوا تو آپ سلسلہ عالیہ کو رونق دینے میں مصروف ہو گئے۔ اور جو طلب بیعت کرتے اُسے بیعت کرتے اسی طرح ہوتے ہوتے حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ خلف الرشید سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف کے فرمانے پر اس قدر سلسلہ عالیہ کے فروغ دینے اور سلسلہ کو ترقی دینے کی طرف متوجہ ہوئے کہ ایک خلق اللہ آپ کی مرید ہوئی گرد ڈلعل عیسن اور کچا اور اطراف واکناف میں آپ کے بے حد مریدین ہو گئے تو آپ نے ڈھپی تکوڑی علاقہ کچا میں خانقاہِ عالیہ سراجیہ حسن آباد تھل تعمیر کی اور وہیں مسلسل تیس ۳۰ سال خلق اللہ کو فیض پہنچاتے رہے ۔ ۱۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ آپ نے وصال فرمایا۔ آٹھ سو کے قریب ہندوؤں کو آپ نے مشرف بہ اسلام کیا۔



مولانا عبدالرحمٰن پشاوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت کے اجل خلفاء میں سے تھے دالیٔ چترال بھی مولانا عبدالرحمٰن پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدّام میں شامل تھا۔ تخمیناً ۱۳۲۶ھ میں حضرت غریب نوازؒ حج کے لیے تشریف لے گئے مولانا مذکور جب موسیٰ زئی شریف پہنچے تو حضرتؒ خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے حج کو روانہ ہو چکے تھے۔ یہ آپ کے پیچھے تشریف لے گئے حضرت کے قافلہ میں شریک ہو کر حج ادا فرمایا بعد میں حضرت کی صُحبت میں رہ کر سلوک مکمّل فرمایا اور شرفِ خلافت سے مشرف ہوئے پشاور اور پشاور کے اطراف واکناف چترال تک آپ کا سلسلہ مریدین و معتقدین کا بے حد پھیلا ہوا ہے۔

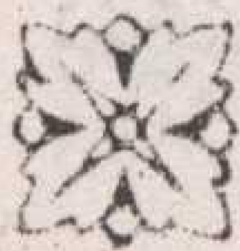
غفر اللہ لہٗ



مولانا سید امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ گیلانی گیلوی

(المعروف گنجیال شریف)

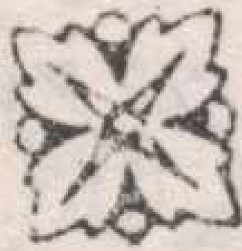
آپ حضرت پیر مراد وند شاہ صاحبؒ گیلانی کے اکلوتے صاحبزادے تھے حضرتؒ کی بیعت سے مشرف ہو کر حضور کی خدمت سے بہرہ ور رہے اور حضرت کے حلقۂ ذکر و فکر میں بیٹھ کر سارا سلوک طے کیا۔ حضرتؒ جب خانقاہ سوان شریف سے واپس تشریف لے جاتے تھے تو آپ کے ڈنٹوں کو جو قریباً اسی ۸۰ کے لگ بھگ تھے اُن سب کی کفالت پیر صاحب کے سپرد تھی۔ بہت مدت گھر سے غائب حضرتؒ کی صُحبت میں رہتے تھے اور مراد وند شاہ صاحبؒ اُن کے فراق میں بہت اُداس ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی پیر پٹھانؒ نے قابو کر لیا اُن کے پیچھے پیر صاحب کا سارا خاندان سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گیا اور آج تک وہ عقیدت اور محبت اُن کے شامل حال ہے۔



مولانا محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ

قریشی صاحبؒ پہلے حضرت سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولیؒ سے بیعت ہوئے اُن کے درویشوں میں رہنے لگے آپ بڑے خوش نویس تھے شجرہ نقشبندیہ عربی رسم الخط میں آپ نے لکھ کر اپنے شیخؒ کے پیش کیا وہ اس قدر خوش ہوئے کہ آپ کے منہ مبارک سے نکلا واہ قریشی ! واہ قریشی ! ان الفاظ مبارکہ کا حضرت شاہ صاحبؒ کی زبان سے نکلنا تھا کہ آپ پر جذب طاری ہوگیا اور جذب بھی بصورتِ خندہ و قہقہہ ۔ وہ اپنی اِس جذباتی کیفیت سے اس قدر بے اختیار ہوئے کہ اپنے شیخ کی مجلس سے نکل کر ایک نالہ بہتا ہے جس کا نام گھبیر ہے وہاں جاکر ریت میں کبھی لیٹتے کبھی سوتے کبھی اُٹھتے اور آپ کی زبان پر بے اختیار قہقہہ جاری رہتا آخر حضرت شاہ صاحبؒ نے آپ کا پوچھا کہ قریشی کہاں گیا قریشی کو ڈھونڈو ۔ شاہ صاحبؒ کے درویش جب آپ کو تلاش کرنے گئے تو گھبیر میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے اور زبان پر خندہ اور قہقہہ جاری تھا درویشوں نے کہا کہ او قریشی ! آپ کو شاہ صاحب یاد فرمائے ہیں آپ اُن کی طرف دیکھتے اور قہقہہ لگا لیتے آخر اس حالت میں درویش اُن کو اٹھا لائے

اور شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا آپ نے توجہ فرمائی تو وُہ حالتِ جذباتی فرو ہوئی اسی اثناء میں جب ۱۳۱۳ھ میں حضرت قبلہ سیّد لعل شاہ صاحب کا وصال ہُوا تو قریشی صاحب حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانیؒ کی خدمت میں آکر بیعت ہوئے ۱۳۱۴ھ جب میں جب حضرت خواجہ دامانیؒ کا وصال ہُوا تو آپ نے حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کی بیعت کی اور آپ کی زندگی مبارک میں بحالتِ درویشی سترہ سال گزارے اور تکمیل سلوک، مجدّدیہ کرتے رہے اور جب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کا وصال ہوا تو آپ کے دلدارِ رشد والدی ماجدی حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ مسندِ ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو اُن سے بیعت تجدید کی اب آپ کا سلوک تکمیل تک پہنچ چکا تھا تو قبلہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلعت خلافت سے مشرّف فرمایا اِس کے بعد آپ ترویج سلسلۂ عالیہ میں مصروف ہو گئے ریاست بہاولپور سندھ اور پنجاب میں آپ کے ہزاروں مرید اور سینکڑوں خلفاء گزرے ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں جمعرات کے دِن بتاریخ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء انتقال فرمایا۔



الفصل الرابع

(چوتھی فصل)

آنجناب[1] کے کرامات اور مکشوفات[2] اور آپ[3] کے مناقب شریفہ وواقعات منیفہ اور معمولات[4] کے بیان میں اور ضمیمہ مسائل متفرقہ تصوف جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں

جملہ احباب طریقت پر مخفی نہ رہے۔ کہ حقیقتاً کشف اور کرامات کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے بھرے ہوئے برتن سے بے اختیار پانی گر جاتا ہے۔ اور اس میں پانی نہ سما سکنے کے سبب، اور دوسرا علامت بے حد پر ہونے پر برتن کی بھی ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ایک ولی کامل سے کشف و کرامات مولیٰ کریم ظاہر فرماتا ہے۔ تاکہ احباب طریقت کا اپنے شیخ پر یقین کامل ہو جائے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ مقامات طریقت کے حصول کی کوشش کریں اور اپنے شیخ کے ساتھ ان کی محبت اور بھی بڑھے کیونکہ اپنے شیخ سے مقامات طریقت کے حصول کا دارومدار ہی محبت پر ہے اور شیخ سے بیحد ربط اور کمال محبت ہی سے

مشکل مقامات طے ہوتے ہیں اس ساری تقریر سے یہ معلوم ہوا۔ کہ حضرات اولیائے کرام کا ان کشف و کرامات کے ظہور میں ذرہ بھر بھی دخل نہیں۔ جس وقت اللہ چاہے اور جو بات ظاہر کرنی چاہے۔ یہ اس ذات پاک کی ارادت اور مشیت پر مبنی ہے۔ بلکہ جس طرح سورج کی شعاعیں سورج کے ارادہ اور اختیار کے بغیر ضوفگن ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ایک مقبول بارگاہ صمدیت سے کشف و کرامات ان کے ارادہ کے بغیر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ فلہذا کرامات اور مکشوفات حضرت قبلہ کے بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ بفضل خدا آپ ولی کامل اور اپنے زمانے کے قطب ارشاد تھے۔ جن سے لاکھوں خلق خدا نے فیض حاصل کیا۔ اور گناہوں سے توبہ تائب ہو کر نیک صالح بنے اور ہزاروں نے خلعت خلافت حاصل کی۔ اور فیاض جہاں بنے۔ چنانچہ ہر خطے میں آپ کے خلفاء تھے۔ سندھ۔ ہند۔ پاک و عرب ترکستان جہاں بھی نظر مارو آپ کے خلفاء موجود تھے۔ اور آگے فیض پہنچا رہے تھے۔

کرامت ۱

قاضی مولوی عبدالغفار صاحب کلاچی مرحوم:

بیان کرتے تھے۔ کہ ایک سال یہ عاجز سخت بیمار ہوا۔ اور بیماری طول پکڑ گئی تو بندہ نے اپنے پیر دستگیر حضرت قبلہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا۔ کہ راہ خدا اس عاجز کو ایسی توجہ عنایت فرمائیں۔ کہ اب موت کے کنارے ہوں۔ میرے لطائف تو ذاکر ہو جائیں۔ چنانچہ میرے عریضہ پہنچنے پر حضرت قبلہ نے

غائبانہ توجہ سے نوازا۔ اور میرے لطائف خمسہ یعنی عالم امر کے پانچوں لطائف اچانک ذاکر ہو گئے۔ ایک رات کیا دیکھتا ہوں۔ کہ لحاف میں لپٹے ہوئے میری آنکھوں کے سامنے روشنائی ظاہر ہوئی۔ جب لحاف منہ سے دور کیا۔ تو روشنائی کو نہ پایا کمرہ ویسے کے ویسے تاریک تھا۔ بعد میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے کمرہ سے خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف تک ایک سرخ لکیر جا رہی ہے۔ چنانچہ مجھ پر جذبہ طاری ہو گیا۔ اور میرا جذبہ دیوانگی کی حد تک جا پہنچا۔ کہ دیوانہ وار اور بیقرار چیختا چلاتا تھا اور کپڑے پھاڑنے لگا۔ میرے سب عزیز دن اور خویش واقارب کو میرے اس جنون کا علاج بجز باندھنے کے اور کوئی نظر نہ آیا۔ اور بیحد لاچاری کی حالت میں مجھے حضرت قبلہ کی خدمت خانقاہ شریف رسے سے باندھ کر اونٹ کے کجاوہ میں ڈال کر لے آئے۔ حضور اس عاجز کو تین دن تک صبح شام اپنے سامنے بٹھا کر توجہ دیتے رہے۔ چوتھے دن فرمایا اسے واپس گھر لے جاؤ اور چار دن اسے باندھے رکھنا۔ پانچویں دن اسے کھول دینا۔ حسب الحکم میرے اقرباء مجھے واپس گھر لے آئے۔ اور مجھے چار دن رسیوں سے باندھے رکھا اور پانچویں دن کھول دیا۔ تو میرا مرض بفضل خدا ایسے دفع ہوا۔ جیسے میں کبھی بیمار بھی نہ تھا۔ فقط ۱۲۔

کرامت ۲

مولوی عبدالرحمان صاحب پنڈی والے:

بیان فرماتے تھے۔ کہ ایک سال حضور قبلہ بمعہ جملہ اہل بیت اور صاحبزادگان و

درویشان، اور خلفاء ذیشان گرمیاں گزارنے ایبٹ آباد میں مقیم تھے۔ کہ موضع دم توڑ کے رہنے والے مولوی محمدجی کے ہمراہ ایک شخص مسمی خانجی حضور میں حاضر ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوئے۔ تو مولوی محمدجی مذکور نے ایک روز حضور میں عرض کیا۔ کہ حضرت میرے رفیق خانجی غیر مقلد ہیں۔ حضور براہ خدا اس خانجی کو ایسی قاہرانہ توجہ عنایت فرمائیں۔ کہ یہ غیر مقلدی سے تائب ہو کر مسلک اہل سنت والجماعت اختیار کر لیں۔ اور پکے حنفی بن جائیں۔ حضور نے بندہ کی گزارش پر غور فرما کر مسمّی مذکور کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور توجہ دیتے ہوئے حَقّ حَقّ حُقّ کے ورد کہنے کا امر فرمایا۔ دوسرے دن یہ دونوں رخصت ہو کر گھر روانہ ہوئے۔ اثناء راہ میں خانجی نے اپنے رفیق مولوی محمدجی کو بتایا کہ مولوی صاحب! حضور کی زوردار توجہ سے میرے لطائف گرمی کی شدت سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں۔ بیشک یہ بزرگ (حضرت قبلہ) ولی کامل ہیں اور میں آئندہ کے لیے اس گمراہ عقیدہ اور مسلک سے تائب ہوں۔ خداوند کریم مجھے سنی اور پکا حنفی بنائے آپ میرے گواہ رہیں۔ کہ میں نے غیر مقلدی والے عقیدے سے توبہ کر لی ہے۔

سبحان اللہ! حضور کی توجہ شریف کے قربان ہوں کہ ایک ہی توجہ سے سالہا سال کے غیر مقلد کو پکا سنی اور سچا حنفی بنا دیا۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔

جس کو اللہ پاک ہدایت فرمائیں۔ اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کے نصیب میں ہدایت ہی نہ ہو اُسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ بیشک اللہ پاک کا فرمان سچا ہے اور حق ہے۔ خداوند کریم ہر کسی کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

کرامت ۳۱

چشم دید مولوی صاحب موصوف :

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ جن دنوں میں حج بیت اللہ شریف مقیم تھے۔ تو حج سے فراغت کے بعد مراجعت سے ایک دن پہلے حضور نے اپنے ایک خادم دیرینہ حاجی محمد مقبول کو چند بار فرمایا۔ کہ جسقدر رقم آپ کے پاس موجود ہے۔ وہ لے آؤ۔ تاکہ فقیر ان کو مساکین حرم پر تقسیم کرے کیونکہ میرا بہت جی چاہتا ہے۔ اور دوبارہ اس مبارک گھر کی زیارت کو آنا ہماری قسمت میں لکھا ہوگا یا نہ ؟ یہ خدا ہی جانے " حاجی صاحب نے واپسی جواب دیتے ہوئے عرض کی ! کہ حضور حرم شریف کے مساکین بہت ہیں۔ اور ان سب پر حضور کا ایثار فرمانا حد امکان سے باہر ہے۔ اور حضور کی رقم جو تھوڑی سی میرے پاس موجود ہے۔ بمشکل کراچی تک پہنچ سکیں گے۔ کرایہ ریل تو بجائے خود ماند " حضور نے واپسی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حاجی صاحب راستے کے کرایہ وغیرہ کی بات چھوڑو۔ اگر ہمارا آب و دانہ ہندوستان کا لکھا ہے۔ تو خداوند کریم غیب سے راستے کا خرچہ مہیا فرمائے گا۔ اور اگر ہمارا رہنا یہاں کا لکھا ہوا ہے۔ تو اس سے بہتر دوسری جگہ کون سی ہو سکتی ہے۔ ہم تو ہر حال میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہیں۔ فلہذا جس قدر مبلغان تمہارے پاس ہیں۔ دیدو تاکہ فقیر سب کا سب مساکین حرم کو دیدے۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ساری رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی حضور نے وہ ساری رقم مساکین حرم پر تقسیم کر دی۔

مگر حاجی صاحب موصوف دل سے بہت مغموم تھے۔ کیونکہ سارا کاروبار اور کل مختیارہ حضرت صاحب کے وہی تھے۔ اور سارا کام بھی انہیں کے ذمہ تھا۔ اللہ کے کرنے ایسے ہیں۔ کہ اس میں عقل و فکر کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

اس واقعہ کے دو تین دن بعد حاجی اسماعیل قوم اُستر انہ اور اُس کے ہمراہ اس کے چچازاد بھائی جو کہ بخارا میں تجارت کرتے تھے۔ اور حاجی اسماعیل کا چچا حاجی عبد اللہ کا سارا کُنبہ بخارا میں سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے جونہی حضرت کی حرمین شریفین کی تشریف آوری سنی۔ تو حاجی عبد اللہ نے اپنے بھتیجے کو اور ایک اپنے فرزند دونو کو مبلغ ۲ ہزار روپے کے علیحدہ علیحدہ چیک اشرفیوں کے بنوا کر دیئے اور کہا کہ حرمین شریفین جاؤ اور حضور کی خدمت میں یہ نذرانہ پیش کرو۔ چنانچہ ان دونو نے حرمین شریفین پہنچ کر وہ رقم حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے حاجی صاحب موصوف کو بلایا۔ اور وہ رقم دے کر فرمایا! حاجی صاحب یہ رقم لو اور راستے کے خرچے پر لگاؤ۔ تم بیحد دل آزردہ ہو رہے تھے۔ النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین۔ اور یہ شعر بھی پڑھا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

شعر:

بر توکّل گر بود فیروزیت
حق دہد مانند مرغان روزیت

ترجمہ:

اگر توکل کا شیوہ تم نے اختیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ تم کو پرندوں جیسے روزی عطا فرمائے گا۔

کرامت ۴۷

ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم گرمیوں کے موسم میں کوئٹہ سے ریل گاڑی پر سوار ہوئے۔ اور خانقاہ شریف سون جا رہے تھے۔ اُس گاڑی کے ڈرائیور اور گارڈ دونوں نے حد سے زیادہ شراب پی ہوئی تھی۔ جس سے ان کو نیک و بد کی تمیز نہ رہی تھی۔ چنانچہ ریل بے ترتیب دو اسٹیشنوں پر سے گزر گئی۔ آخر اسٹیشنوں کے افسروں نے اگلے سٹیشن ماسٹر کو مطلع کیا۔ کہ ڈرائیور اور گارڈ دونوں بیہوش ہیں۔ اس لیے تم گاڑی کو ٹکر والی لائن پر ڈالو۔ تاکہ گاڑی ٹھہر جائے۔ مگر قدرت الٰہی سے گاڑی ٹکر والی لائن پر نہیں ٹھہری۔ اور جائے اقامت سے آگے گزر گئی۔ آگے اسٹیشن کے قریب رود کوہی (برساتی نالہ) بہہ رہی تھی۔ جس میں گاڑی کا انجن بمعہ چند ڈبوں کے گر گیا۔ جب حضرت کی سواری والا ڈبہ رود کوہی کے کنارے پر پہنچا۔ تو اچانک رک گیا۔ اور اُس کے پیچھے آنے والے ڈبے بھی سب کے سب رک گئے۔ گاڑی کے مسافروں نے شور برپا کر دیا۔ کہ اس ریل میں کوئی ولی اللہ بیٹھا ہوا ہے۔ جس کی برکت سے گاڑی ٹھہر گئی اور ہم سب محفوظ رہ گئے ہیں۔ اس وقت گاڑی کے سب لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت اقدس میں آتے گئے اور زیارت شرف بیعت سے مشرف ہوتے گئے ان سب لوگوں نے حضرت قبلہ کی اس کرامت کا اقرار کیا۔ سبحان اللہ!

کرامت ۵

چشم دید مولوی عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی والوں نے بیان کیا۔ کہ میرے پاؤں میں سیاہ پھوڑا نکلا۔ جس کی وجہ سے بندہ کو سخت بخار لاحق ہوا۔ جس کی وجہ سے فقیر نے دو دن غذا نہ کھائی۔ دوسرے دن بندہ جب حضور کی کچہری میں تسبیح خانہ کو حاضر ہوا۔ تو حاضرین مجلس نے حضور کو بتایا کہ اس مولوی صاحب کو ایک سخت پھوڑا نکلا ہے۔ جس کی وجہ سے مولوی صاحب کو دو دن بخار بھی لاحق ہوا ہے۔ اور غذا وغیرہ بھی اس نے کچھ نہیں کھائی۔ حضور براہ کرم اس مولوی صاحب کی جانب توجہ فرمائیں تاکہ اس پھوڑے والی زحمت سے اسے نجات ملے۔ چنانچہ حضور نے بندہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! یہ تپ تو عارضی ہے آپ غذا کیوں نہیں کھاتے۔ غذا وغیرہ کھانے میں کچھ نقصان نہیں۔ اور پھوڑا کہاں ہے۔ بندہ نے پھوڑا حضور کے سامنے کیا۔ حضور نے کچھ پڑھ کر پھوڑے پر دم رکھا۔ حضور کا لعاب پھوڑے کو لگنا ہی تھا۔ کہ برف کی طرح پھوڑا یخ ہو گیا۔ اور حضور کی برکت سے بندہ کو فوراً آرام آگیا۔ حضور کا اس قدر تصرف تھا کہ جب بھی حضور کسی کو ریت، مٹی یا ڈھیلے دم کر کے دیتے۔ تو محض اس دم شدہ ڈھیلوں اور ریت وغیرہ کا اُس شخص کو پہنچنا ہوتا۔ اُسے آرام آجاتا۔ اور شفا حاصل ہوتی۔ حضور کا ڈھیلوں اور نمک والا دم آج بھی اکناف و اطراف میں مشہور ہے ڈھیلوں سے درد، پھوڑوں وغیرہ کو آرام آجاتا ہے۔ اور سون سکیسر میں باوجود یکہ سانپ

بہت ہوتے ہیں۔ جب کسی کو سانپ کاٹ لیتا ہے تو حضور کے دم کئے ہوئے نمک لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ آنجناب کی نمک دم کی ہوئی سانپ اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو شفاء ہوجاتی ہے۔ اور ساری تکلیفوں سے بفضل تعالیٰ آرام آجاتا ہے۔ سبحان اللہ! حضور کے تصرف پر قربان!

کرامت ۶

چشمدید مولوی صالح محمد مندوخیل (ضلع ژوب) کے رہنے والوں نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ بندہ حضور کی خدمت کو آیا۔ اور کئی دن خانقاہ شریف میں حضور کی خدمت میں گزار دیئے۔ جب رخصت لے کر واپس گھر کو جانے لگا۔ تو بندہ نے حضور کی خدمت عرض کی۔ حضور! قربان جاؤں! نہ میرے پاس سفر خرچ ہے۔ اور نہ گھوڑی کی خوراک۔ میں گھر سفر کی منزلیں طے کر کے کیسے پہنچوں گا۔ آپ نے اپنی زبان دُرافشاں سے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! تم کل اپنے گھر پہنچو گے"۔ آپ کے اس فرمان مبارک سے میں بے حد حیران ہوا۔ اور خیال کیا۔ کہ شاید آپ نے میرے خوش کرنے کو فرمایا ہے۔ ورنہ تو میرے گھر تک خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے تین دن کا راستہ ہے۔ کیسے یہ تین منزلیں پہلی[۱] منزل مغل کوٹ۔ دوسری[۲] منزل دہانہ سر۔ تیسری[۳] منزل مانی خواہ۔ اور چوتھی[۴] منزل ژوب۔ ایک ہی دن طے کر کے گھر پہنچوں گا۔ چنانچہ میں اسی فکر میں تھا۔ اور حضور سے رخصت لے کر اپنی لاغر اور ضعیف گھوڑی پر منزلیں طے کرنے لگا۔ سبحان اللہ! میرے حضرت کے تصرفات اور برکتوں کے قربان جاؤں

کہ آپ کے فرمان کے مطابق میں ایک ہی دن میں غروب اپنے گھر پہنچ گیا۔ اور بھی بہت سی کرامات حضور کے حج کے سفر میں مشاہدہ کیں۔ جن کے بیان سے زبان عاجز ہے۔

کرامت

چشمدید مولوی مندوخیل مذکور۔

مولوی صاحب مذکور فرماتے تھے۔ کہ ایک طالب علم مسمّی غلام احمد مندوخیل جو کہ علماء اور فقراء کے خاندان سے تھا۔ ہندوستان گیا۔ تو پنجاب میں فرقہ قادیانیہ میں داخل ہو گیا۔ اور مذہب قادیانی اختیار کر لیا۔ اس کے خویش اقرباء نے اُس کی یہ حالت دیکھی تو مولوی احمد صاحب ڈیروی کو اپنے ساتھ کر کے اُس کے پاس گئے اُس کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ اور واپس دین اسلام پر لانے کی کوشش کی۔ مگر ان کی سب کوششیں بے سود گئیں۔ آخر اُس کے خویش اقرباء نے آکر حضور کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور! حضور کی اب بغیر قوّۃ باطنیہ کے سلطان احمد کفر و ارتداد کی اس چکی میں پستا رہے گا۔ اور قادیانیت کو نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ ان ظالموں نے اس کو اب مطیع کیا ہے۔ کہ بغیر توجہ کامل ولی کے وہ اسلام ہرگز قبول نہ کرے گا۔ اور حضور بھی بفضل خدا کامل ولائیت کے مالک ہیں۔ ایسی توجہ سلطان احمد کو کریں۔ کہ وہ از خود آکر قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ اُن کے نہایت عرض معروض کرنے سے حضور نے سلطان احمد کے واپس اسلام قبول کرنے کے واسطے دعا فرمائی

اور اُس کو غائبانہ توجہ بھی کی۔ حضور کی دعا کے بعد سلطان احمد کے خویش و اقارب واپس رخصت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کئی روز گزرے ہی تھے۔ کہ حضور کی دعا کی برکت سے سلطان احمد واپس گھر آیا۔ اور اپنے سب خویش و اقارب کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے مذہب قادیانیت سے تائب ہو کر مذہب اسلام میں داخل ہو گیا۔ سبحان اللہ! یہ سب حضور کی توجہ کی برکت سے ہوا۔ جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔

شعر:۔ اولیاء راہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند زراہ

ترجمہ:۔ اولیاء اللہ کو اللہ پاک کی جانب سے وہ طاقت عطا ہوتی ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔

کرامت ۸

چشمدید مولوی عبدالرحمٰن صاحب پنڈی والے۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت قبلہ و کعبہ نے حج بیت اللہ شریف پانی والے جہاز کے ذریعہ ادا فرمایا تھا۔ حج واپسی پر جہاز کا کپتان حضرت قبلہ کا بہت عقیدت مند ہوا۔ اور اُس نے حضرت صاحب کی خدمت عرض کی۔ کہ حضور اللہ پاک نے جناب کو کریم النفس اور برگزیدہ بنایا ہے۔ اور ہم بے سہاروں کا سہارا بنایا ہے۔ جناب کو معلوم ہے۔ کہ جہاز میں بہت سارے مسکین ہیں جو بھوک کے مارے جاں بلب ہیں حضور براہ کرم ان کی دستگیری

فرمائیں۔ کپتان کے عرض معروض کو حضرت قبلہ نے سن کر فرمایا کہ کپتان صاحب! فقیر اس بارہ میں دو کام آپ کے ذمہ لگاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ آپ سب مسکینوں کے ناموں کی فہرست تیار کر کے فقیر کے پیش کریں۔ اور دوسرا کام یہ کہ جسقدر چاول لنگر کے لیے ضرورت پڑیں۔ آپ سرکاری مال خانہ سے ہمیں قیمت پر دیتے رہیں"۔

کپتان نے دونو کام اپنے ذمہ لے لیے۔ اس کے بعد حضور کے درویش کرام مال خانہ سرکاری سے چاولوں کی بوریاں قیمت پر لنگر کے لیے آئے۔ اور اسی طرح للہ فاللہ کا یہ لنگر جہاز میں جاری ہوا ایک ایک مسکین کو لنگر شریف سے ایک ایک کاسہ چاولوں کا دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ جہاز بمبئی کے ساحل پر خیریت سے آ پہنچا۔ سارے مساکین آپ سے راضی اور خوش تھے۔ کہ دو وقت کا کھانا حضور کے لنگر شریف سے ملتا رہا۔ اور حضور کے سر بخت کو دعائیں دیتے رہے۔ اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری تھا۔ کہ سبحان اللہ! ایسے شاہانہ اخراجات والا فقیر اور درویش نہ ہم نے آج تک سنا ہے اور نہ دیکھا ہے۔ کہ باوجود فقر اور درویشی کے آنحضور کے شاہانہ خرچ و اخراجات تھے۔ مطابق اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ! کے کہ سخی اللہ پاک کا دوست ہوا کرتا ہے۔ حضور کے سب اخراجات توکّل پر چلتے رہتے تھے۔ اللہ کریم آپ کو غیب الغیب سے اسباب بنا دیا کرتے۔ سبحان اللہ کسی شاعر کا عجیب مصرعہ ہے۔ وہ شاعر فرماتے ہیں۔

ع خدا خود میر سامانست ارباب توکّل را۔

کہ بزرگ صاحب توکّل کا ذمہ دار خود خدا کریم ہوتا ہے۔ فقط

کرامت ۹

چشم دید مولوی غلام حسن صاحب سکنہ خانقاہ سواگ شریف (کروڑ)

مولوی صاحبؒ مذکور نے فرمایا۔ کہ احقر بڑی مدت سے سنگ ریزہ (پتھری گردہ) والی بیماری میں مبتلا تھا۔ ان دنوں میں جب کہ خانقاہ شریف موسیٰ زئیؒ شریف کو بندہ حضور کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ تو وہاں پر پتھری کے درد کا نہایت دورہ ہوا، جس کی وجہ سے شدت کے درد کے باعث حضور کی مجلس میں قدم بوسی کے لیے حاضر بھی نہیں ہو سکا۔ حضور نے خلفاء عظام اور درویشوں سے پوچھا۔ کہ مولوی غلام حسنؒ آئے تھے وہ واپس چلے گئے ہیں۔ یا یہاں مقیم ہیں۔ سب نے عرض کی حضور! وہ تو گردہ میں شدت درد کے باعث حجرہ میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ اور حضور کی مجلس شریف میں حاضری کے قابل نہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا جاؤ! انہیں بلا لاؤ مولوی غلام حسن صاحبؒ فرماتے ہیں۔ جب میں حضور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے بندہ سے درد اور بیماری کی تکلیف پوچھی۔ بندہ نے سنگ ریزہ یعنی گردے میں پتھری کے شدت درد کے متعلق عرض کی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں حکیم عبدالرحمٰن پونگرا اس درد کے واسطے ایک بوٹی استعمال کرواتے ہیں اس کا نام قُلتی ہے۔ جس سے درد ختم ہو جاتا ہے، حضور زبان سے یہ فرما رہے تھے اور در پردہ شدت درد اور بیماری کو اپنی توجہ شریف سے سلب فرما رہے تھے۔ سُبحان اللہ! حضور نے جب اپنی بات ختم کی۔ تو درد کلیتہً ختم ہو چکا تھا۔ اور آج سالہا سال گزر گئے ہیں۔ بندہ کو وہ بیماری

پھر نہیں ہوئی - اور نہ ہی درد - بیشک اللہ کریم نے اپنے بندوں کو قوت خاص سے نوازا ہے -

کرامت ۱۰

بیان کردہ مولوی وکیل احمد صاحب بھوپالی :

مولوی صاحب مذکور نے بیان کیا - کہ نواب سید مصطفےٰ خاں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے نواسے تھے - نواب مصطفےٰ خاں بھوپال چھوڑنے کے بعد شراب خور ہو گئے تھے - ہزاروں روپیہ بے جا مصارف میں خرچ کر ڈالا - اور اٹھارہ ہزار کے مقروض ہو گئے - قرض خواہوں کا تقاضہ شروع ہوا - جان آفت میں آ گئی - بیٹھنا مشکل ہو گیا - عدالت سے ڈگریاں شروع ہو گئیں - بہت گھبرائے - مجھ سے مشورہ لیا ——— تو میں نے کہا میری رائے میں ہمارے حضرت صاحب کی خدمت میں چلیں - اور اسبارہ میں عرض کریں جو کچھ خدا کو منظور وہ معلوم ہو جائے گا - چنانچہ میں اور مصطفےٰ خان دریا خان آئے - یہاں پہنچ کر معلوم ہوا - کہ حضور لاہور میں مقیم ہیں - لاہور واپس گئے - نیاز حاصل کیا - نواب مصطفےٰ خاں نے بیعت کر لی - اور ادائے قرضہ کے واسطے دعا کی درخواست کی حضرت نے فرمایا کہ تمہارا قرضہ ایک سال کے بعد ادا ہو جائے گا - چنانچہ مصطفےٰ خان کی شراب اس وقت چھوٹ گئی -
جب حضرت صاحب دہلی تشریف لائے - تو میں نے مصطفےٰ خان کو بذریعہ تار اطلاع دی - مصطفےٰ خان حاضر ہوئے - اور عرض گزار ہوئے کہ حضرت میرے لیے دعا فرمائیں کہ نماز کا پابند ہو جاؤں اور ارشاد ہوا کہ سید صاحب تعجب ہے -

ہم نے نماز آپ سے سیکھی ہے اور آپ ہم سے نماز کی دعا چاہتے ہیں۔ ظہر کا وقت تھا کہ مصطفیٰ خاں نے حضور کے ساتھ با جماعت نماز ادا کی اور اب تو ان کا یہ عالم ہے کہ غیر ذاکر بے نماز کے پاس دو گھڑی بھی نہیں بیٹھ سکتے جن جن کاموں کے لیے مصطفیٰ خاں نے حضور سے دعاؤں کی درخواست کی تھی وہ کام سب ایک ایک کر کے پورے ہوئے۔ مصطفیٰ خاں نماز کے ایسے پابند اور ذاکر بنے ہیں۔ کہ جو بھی مصطفیٰ خاں کے پاس بیٹھتا ہے۔ اُس کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اور اٹھنے کے واسطے اس کا جی بھی نہیں چاہتا۔ دوسرا جو ادائے قرض کی دعا کی تھی۔ وہ ایسی منظور ہوئی۔ کہ ایک سال کے اندر نواب مصطفیٰ خاں کو چھتیس ہزار ۳۶۰۰۰ روپے مل گئے۔ اٹھارہ ہزار روپے قرضہ میں دیئے اور اٹھارہ ہزار کی کوٹھی خریدی۔

کرامت ۱۱

بیان کردہ وکیل احمد موصوف:

سال گزشتہ میں نواب مصطفیٰ خان کے ایک لاکھ روپے کے زیور چوری ہو گئے۔ بہت پریشان ہوئے۔ حضرت قبلہ سے دعاء کرائی گئی۔ دعاء فرما کر فرمانے لگے۔ جاؤ خان صاحب گھر۔ اور ہرگز پریشان نہ ہوں، گھر پہنچتے ہی آپ کو زیورات خود بخود مل جائیں گے۔ مصطفیٰ خاں صاحب جب گھر پہنچے۔ تو تیسرے دن ایک جگہ بھنگن کوٹھی سے متصل کچرہ ڈالنے لگی۔ تو اُسے ایک گٹھری ملی۔ جس میں زیور تھا۔ بھنگن نے وہ گٹھری مصطفیٰ خاں کی بیوی کو لا کر دی۔

اُس نے جوں ہی گٹھری کھولی۔ تو سب کا سب زیور اس میں امن امان پایا۔ ایک کوڑی کا نقصان بھی مصطفٰے خاں کا نہیں ہوا۔ سُبحان اللہ!

کرامت ۱۲

بیان کردہ مولوی صاحب مذکور :

مولانا وکیل احمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ سون سکیسر سے واپسی پر سکیسر پہاڑ کے نیچے ایک میدان میں قیام ہوا۔ شامیانے اور چھولداریاں سب نصب کی گئیں۔ ایک چھولداری میں میرا قیام اور بستر تھا۔ اچانک حضرت صاحب قبلہ تشریف لائے۔ اور میرے بستر پر استراحت فرمائی۔ میں حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ کہ چند لوگ دعاء کروانے آئے۔ حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ اُس وقت بندہ نے حضور کی طبیعت مبارک کو آزاد دیکھا۔ تو عرض کی۔ کہ حضرت! میں نے آج تک کسی بزرگ سے دنیاوی معاملات میں عرض نہیں کی۔ اور میں چاہتا ہوں۔ حضور میرے حق میں دعاء فرمائیں۔ ارشاد ہُوا۔ کہو۔ میں نے کہا حضور میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور میں وراثت سے محروم ہو گیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ۔ حضور میرے دادا اب مجھے حصّہ دے دیں (یہ ۱۶ سولہ شوال کی رات تھی) حضور نے دعاء فرمائی۔ چند روز کے بعد میرے دادا جی کا انتقال ہو گیا۔ اور اُن کے کاغذات سے ایک وصیت نامہ مورخہ ۱۶ سولہ شوال کا لکھا ہوا برآمد ہوا۔ اس میں انھوں نے میرے والد صاحب کا پورا حصّہ مجھے دینا منظور فرمایا تھا۔ اُس وصیت کے مطابق داخل خارج ہو کر مجھے قبضہ مل گیا۔ سُبحان اللہ! ایک دن پہلے

حضور نے دعا فرمائی تھی۔ حضور کے دعاء کے قربان جاؤں۔ کہ اُس کے دوسرے دن میرے دادا نے میرے حق میں وصیت فرمائی تھی۔

کرامت ۱۴۷

حضور حضرت قبلہ عالم گرمیوں میں جب ایک سال سون خانقاہ شریف سراجیہ ڈیپ میں مقیم تھے۔ تو آنجناب کا معمول مبارک تھا۔ کہ روزانہ خلفاء کرام اور علماء عظام آپ کو خانقاہ ڈیپ شریف کے جنوب میں جہاں پانی کے بڑے ڈھنڈ (تالاب) ہیں، چارپائی پر بٹھا کر نہلایا کرتے تھے۔ لوگوں نے آنحضرت سے شکایت کی تھی۔ کہ یہاں پر ایک بہت بڑا اژدہا رہتا ہے۔ جو ہمارے بہت سے مویشیوں (یعنی بیل اور گائیاں) کو کھا جاتا ہے۔ اور ہم کو اُس سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کوئی دعاء یا توجہ فرمائیں۔ کہ وہ اژدہا یہاں سے چلا جائے۔ اور مال مویشی ہمارے بچ جائیں۔ تو جب بعد نماز ظہر حضرت اُن ڈھنڈوں میں چارپائی پر بیٹھ کر نہا رہے تھے۔ عین اس وقت اژدہا پہاڑ پر سے اُترا اور ڈھنڈ میں جا گرا اور خوب نہایا۔ لوگوں نے عرض کی یہ ہے اژدہا۔ اور اب موقعہ ہے توجہ فرمائیں۔ کہ آئندہ وہ یہاں ظاہر نہ ہووے۔ اور یہ سب پہاڑ چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے۔ چنانچہ ڈھنڈ میں حضور نے اژدہا کو بُلایا۔ تو اژدہا حضور کے حکم پر آیا۔ اور حضور کے پاؤں پر گرا، اور بار بار حضور کے قدموں میں لیٹتا رہا۔ حضور نے فرمایا۔ اُو اژدہا! جب تم حاضر ہو گئے ہو۔ تو اب فقیر کا حکم ہے۔ کہ یہاں سے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اور خدا کے بندوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور

دوسرا تم بھی پہاڑ پر رہتے ہو۔ اور فقیر بھی یہاں رہتا ہے۔ فقیر کے ہوتے ہوئے تم مخلوق خدا کو نقصان پہنچاؤ فقیر سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ تمہیں سب پہاڑ اور اطراف چھوڑنا پڑے گا۔ جوں ہی اژدہا نے آپ کی یہ بات سنی فوراً روانہ ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد پھر واپس آگیا۔ اور حضور کے پاؤں میں لیٹنے لگا۔ حضور نے فرمایا کہ میرا بس یہی حکم ہے۔ کہ تم یہ جگہ چھوڑ کر چلے جاؤ۔ بس پھر وہ اژدہا روانہ ہُوا۔ اور خدا کے فضل وکرم سے پھر کسی نے اژدہا کو نہ دیکھا۔ اور نہ کوئی نقصان ہُوا۔

مکاشفات کا بیان

مکشوف ۲

از مولوی جناب عطا محمد صاحب قریشی گھنڈی والے۔

ان دنوں جب حضرت قبلہ ایبٹ آباد سے خانقاہ موسیٰ زئی شریف واپس پہنچے تھے۔ اور مسجد کے پیچھے والی سرائے کی تعمیر میں مصروف تھے۔ بندہ بھی اُن دنوں قدم بوسی کے لیے گھر سے آکر خانقاہ شریف ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا۔ کہ حضور کی خدمت میں عرض کروں۔ کہ حضور! میرے دل میں محبت کا مادہ نہیں۔ نہ تو خدا تعالیٰ کی محبت ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل وعیال کی محبت۔

لنگر شریف تقسیم ہونے کے بعد کھانا کھا لینے کے بعد جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو بیٹھتے ہی جھٹ حضور نے بندہ کو مخاطب ہو کر فرمایا، "مولوی صاحب! ایک محبت اضطراری ہوتی ہے۔ اور دوسری اختیاری۔ محبت اختیاری محبوب کے احوال کے مطالعہ سے میسّر ہوتی ہے۔ شفاء قاضی عیاض اور دیوان برعی کو زیر مطالعہ رکھیں" سُبحان اللہ! گویا احباب کے دلوں کے دفتر کے دفتر آپ کے دل کے سامنے کھلے رہتے ہیں۔ حضور جس وقت بھی چاہتے ہیں، دفتر میں دیکھ لیتے ہیں۔

مکشوف ۲

از مولوی صاحب مذکور: ایک دن جب بندہ حضور کی خدمت میں گھنڈی (واقع اسٹیشن کندیاں) سے روانہ ہوا۔ تو بندہ کو راستے میں بے حد فکر اور ملال دامن گیر ہوا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ جب بندہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گا۔ تو عرض کرے گا۔ کہ حضور! بندہ تو مدت سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا ہے۔ مگر سلوک نقشبندیہ فقیر کو حاصل نہیں ہوتا کیا وجہ ہے۔ حضور بندہ پر شفقت نہیں فرماتے۔ کہ بندہ کو سلوک نقشبندیہ کی کچھ بھی خبر نہیں۔ جب حضرت قبلہ کی خدمت میں موسیٰ زئی شریف پہنچا۔ تو چار پانچ دن حضور کی خدمت میں گزارے اور رخصت لینے کے لیے حضور کی خدمت عالی میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب! نجات کے لیے صرف اولیاء اللہ کی محبت رکھنی بھی کافی ہے۔ اور سلوک کی کاروائی ترقی درجات کا۔

موجب بنتی ہے۔ اور یہ حدیث بھی پڑھی کہ وھم قوم لا یشقی جلیسھم ؎
یعنی اولیاء اللہ کا ہم نشین بدبخت نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ ہی جو یاس اور
ناامیدی آپ کو گھیرے ہوئے ہے۔
خبردار! اولیاء کرام کے محبّین ناامید نہیں ہوا کرتے۔ حضور انور کا یہ
فرمانا تھا۔ کہ الحمدللہ فقیر کے خطرات پر پانی پھر گیا۔ اور دل راحت و سرور
سے بھر گیا۔

مکشوف ۳

از مولوی صاحب ممدوح : مولوی صاحب ممدوح بیان فرماتے
ہیں۔ کہ ایک دن یہ بندہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں مقیم تھا۔ تو اس عاجز کو یہ خیال آیا۔
یہ دل میں پڑا۔ کہ جب اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ
مومنوں کا دوست ہے۔ تو پھر فرقہ وہابیہ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کیوں
نہیں رکھتے ان وہابیوں کا عقل تو مجنوں سے کم ہے۔ کہ مجنوں نے تو لیلے کے
کتّے کے پاؤں چومے تھے۔ جب لیلیٰ کے کتّے کی مجنوں کے دل میں اسقدر
وقعت تھی۔ اور اولیاء کرام تو خداوند کریم کے دوست اور برگزیدہ بندے
ہیں۔ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت رکھنی اور ان کا وسیلہ پکڑنا تو ہر مسلمان پر لازم
ہے۔ اس خیال میں مستغرق اور متحیّر تھا۔ کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔
تو جھٹ حضور نے بلا مخاطب احدے فارسی کا یہ شعر پڑھا ؎

پائے سگ بوسید مجنوں ‏ ‏ ‏ خلق گفتا این چہ بود!
گفت گاہے ‏ ایں سگے، ‏ ‏ ‏ درکوئے لیلیٰ رفتہ بود

حضور نے یہ شعر میرے اُس خطرہ کے دفعیہ کے لیے پڑھا۔ اور مجھے معلوم کرایا۔ کہ یہ شعر محض میرے اُس خطرہ کا جواب ہے۔ سبحان اللہ!

مکشوف ۴۷

از مولوی صاحب موصوف: ایک بار یہ عاجز حضرت قبلہ کی قدم بوسی کیلئے گھر سے روانہ ہُوا۔ اور جب خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف پہنچا تو گھوڑی کو اصطبل میں باندھ کر قدم بوس ہوا۔ بندہ کو حضور کی مجلس شریف میں بیٹھتے ہی دل میں یہ خیال آیا۔ کہ میں نے گھوڑی عاریتاً لی تھی۔ معلوم نہیں میری گھوڑی کے گھاس پوس کا کیا انتظام ہو گا۔ یہ خیال آتے ہی جھٹ حضور نے ایک خادم کو ارشاد فرمایا۔ جاؤ! اور اس کی گھوڑی کا دانہ اور گھاس کا انتظام کرو۔

سبحان اللہ!

حضور کا یہ ارشاد محض تسکین خاطر کے لیے تھا۔ ورنہ حضور اسی قسم کے معاملات میں کچھ بھی دخل نہیں دیتے تھے۔ مہمانوں کی سواریوں کے گھاس اور دانہ وغیرہ کا انتظام آپ کے چند خدام کے سپرد تھا۔ ہاں! بسا اوقات حاضرین مجلس کی دفعیہ خواطر کے لیے زبان مبارک سے ایسا کرم فرمایا کرتے۔ حضور اکثر فرمایا کرتے اِجلِسُوا الاولیاء بالادب ط

یعنی اولیاء اللہ کی خدمت میں ادب سے بیٹھا کرو۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

شعر:

بندہ گان خاص علام الغیوب
درجہاں دانش جواسیس القلوب

ترجمہ:

بندگان خاص مولائے کریم
دل کے ہیں جاسوس جانو بالیقین

مکشوف ۵

از مولوی عطامحمد صاحب ممدوح:۔ ایک دن حقیر گھر سے حضور کی خدمت میں حاضری کے لیے روانہ ہوا۔ تو جب موضع دراین سے جو موسیٰ زئی شریف سے بجانب شمال ۴ میل کے فاصلہ پر ہے، خانقاہ شریف کو روانہ ہوا۔ تو راستے میں بندہ کو یہ خطرہ دل میں پڑا۔ کہ جب بندہ سے سلوک کا کوئی ہو نہیں سکتا، تو ایسے اس بزرگ کی خدمت میں حاضری کیا فائدہ دے گی۔ اور اس خیال کے آتے ہی بندہ بے حد مغموم ہوا۔ اور ناامیدی نے فقیر کو آگھیرا۔ خانقاہ شریف پہنچ کر ۴۔ ۵۔ دن گزرانے کے بعد جب حضور کی خدمت میں رخصت کے لیے حاضر ہوا۔ مجلس شریف میں بیٹھا ہی تھا۔ کہ حضور نے احقر کو فرمایا "مولوی صاحب" صرف اولیاء اللہ کی محبت ہی نجات کے لیے کافی ہے۔ سلوک کی کاروائی جاری رکھنی ترقی درجات کا موجب بنتی ہے۔ اور یہ حدیث بھی پڑھی۔

اِجْلِسُوا اَوْلِیَآءَ بِالْاَدَبِ ۞ یعنی اولیاء اللہ کی صحبت میں ہرگز ناامید ہوکر مت بیٹھو۔

سُبحان اللہ! آں جناب کے اس فرمان سے بندہ کے غموں اور ناامیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور فقیر کا دل فیضان اور خوشی سے بھر گیا۔ (قربان ایسے مہربان پیر)۔ وھم قوم لا یشقیٰ جلیسھم یعنی اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے ہم نشین ہرگز محروم نہیں ہوتے۔ خبردار! اولیاء اللہ کی صحبت میں ہرگز نا اُمید ہو کر مت بیٹھ۔

وہ مناقبات اور واقعات جو خلفائے عظام نے مراقبات میں دیکھے جو آنجناب کی مناقب عالیہ اور رفعت شان پر دلالت کرتے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں

واقعات بیان کردہ حضرت مولانا حسین علی صاحب قبلہ رح

واقعہ اول ۱ :

مولانا حسین علی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ خمیس کی رات ۷ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ کو صبح کے قریب خاکسار پر یہ انکشاف ہوا۔ کہ حضرت محمد سراج الدین صاحب نے بندہ کے واسطے اجازت نامہ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں جمیع مقامات سلوک کی اجازت تھی۔ اور ساتھ ہی اس عاجز کو فرمایا جاتا ہے۔ کہ جس قسم کا اجازت نامہ تمہارے لیے لکھا گیا ہے۔ اور کسی کے لیے نہیں لکھا گیا۔

دوسرا واقعہ ۲ :

بندہ نے حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح کی خدمت اقدس میں بدیں

مضمون ایک عریضہ تحریر کیا۔ کہ ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں کہ خاکسار حضور کے ضمن میں ہے۔ حضور نے عریضہ کے جواب میں فرمایا "تمہاری ضمنیت کا خیال مجھے مدت سے ہے۔ لیکن ابھی تک اس میں کچھ دیر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس میں کیا حکمت ہے" حضرت صاحب کے وصال شریف کے بعد پھر دیکھتا ہوں۔ کہ بندہ حضرت سیدی خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب کے ضمن میں ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق بندہ نے حضرت موصوف کی خدمت عریضہ تحریر کیا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! آپ کو مبارک ہو آپ کا رُویا (جو کچھ آپ نے مراقبہ میں دیکھا ہے) بالکل صحیح اور درست ہے۔

واقعہ تیسرا۳۔

بندہ نے ایک واقعہ میں دیکھا کہ "الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری" پڑھنا طاعون کے دفعیہ کے لیے از حد مفید ہے۔ اور الٰہی بحرمت حضرت محمد سراج الدین" دفعیہ شیاطین اور وساوس کے لیے مفید ہے۔

واقعہ چوتھا۴:

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ خانقاہ شریف نور سے پر ہو گئی اور نور فرش سے عرش تک پہنچ گیا۔ اور اُس نور پر حضرت سیدی محمد سراج الدین صاحب سوار ہیں۔ سبحان اللہ!

واقعہ پانچواں :

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ مجھے فرماتے ہیں ۔ کہ جاؤ اور میرے فرزند محمد سراج دین صاحب سے دائرہ لاتعین کا سبق لو ۔ جب خانقاہ شریف پہنچا ۔ تو حضرت خواجہ محمد سراج دین صاحب قبلہ نے مجھے دائرہ قیومیت کا سبق عنایت فرمایا ۔ جب واپس گھر پہنچا ۔ تو حضرت خواجہ محمد سراج دین صاحب قبلہ کی خدمت میں عریضہ بدیں مضمون بھیجا ۔" کہ بندہ نے اپنے آپ کو جناب والا کی ضمن میں دیکھا ہے ۔ کیا یہ صحیح ہے ۔ تو آنجناب نے جواب دیا کہ صحیح ہے ۔" (دائرہ قیومیت کے بعد ضمنیت کا مقام آتا ہے ۔ ضمنیت کا حقیقی معنی اور مطلب یہ ہے کہ :-

(جس میں شیخ کی توجہ شریف سے سالک پیر کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور وہ مقامات عالیہ جو اللہ کریم نے اُس کے پیر کو عطا کئے ہوتے ہیں ۔ وہ اس سالک (مرید) کو خداوند کریم عطا فرما دیتے ہیں)

واقعہ چھٹا :

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ حضرت سیدی محمد سراج دین صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کا رابطہ دین و دنیا میں مفید ہے ۔

واقعہ ساتواں ۔

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ بندہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد

سرہندی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو گیا۔ اور وہاں مراقب ہوا۔ تو مراقبہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت خواجہ محمد سعید صاحب خازن الرحمت بندہ کو ایک کاغذ عطا فرما دیتے ہیں۔ جس میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد سراجدین قبلہ فی زمانہ قیوم ہیں۔

واقعہ اٹھواں ۸

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت قبلہ خواجہ محمد سراجدین صاحب بندہ کو فرماتے ہیں۔ " دائرہ قیومیت کے فیض کا مورد یعنی جائے ورود فیض اور نسبت خاصہ عالیہ مضغہ قلبیہ ہے "

واقعہ نواں ۹

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب بندہ کو فرماتے ہیں " مولوی صاحب میرے فرزند خواجہ محمد سراجدین کو راضی رکھنا۔ میری رضا ان کی رضا میں ہے۔

واقعہ دسواں ۱۰

حرم بیت اللہ شریف میں بندہ نے ارادہ کیا۔ کہ فلاں عمل حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب قبلہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کے لیے کروں گا اور فلاں عمل حضرت خواجہ محمد سراجدین صاحب قبلہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے

کے لیے کروں گا۔ تو مراقبہ میں دیکھتا ہوں کہ کوئی کہتا ہے کہ کامل نہیں ہو سکتے۔ جب تک ان دونوں کے درمیان فرق کروگے ؎

ہم چنیں تا صد چراغ از نقل شُد
دیدنِ آخر لقائے اصل شُد

واقعات بیان کردہ حضرت مولانا عطا محمد صاحب مرحوم قریشی سکنہ گھنڈی قریشیاں

واقعہ

ایک روز مراقبہ بیٹھا تھا۔ اثنائے مراقبہ میں کوئی مجھ کو کہتا ہے "کہ جناب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب قبلہ اپنے وقت کے قطب الاقطاب ہیں۔ پھر ایک وسیع میدان دیکھتا ہوں۔ جس میں ایک بلند پایہ تخت لگا ہوا ہے۔ جناب حضرت صاحب قبلہ اس پر تشریف فرما ہیں۔ کہ ناگاہ ایک سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا کشادہ چشم مجذوب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس مجذوب کے آتے ہی دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ چونکہ میرے پیر و مرشد قبلہ اپنے وقت کے قطب لاقطاب ہیں۔ یہ مجذوب بھی فیض لینے کے لیے حاضر ہوا ہوگا۔ اچانک وہ مجذوب مجھ کو کہتا ہے۔ کہ حزب البحر پڑھ حزب البحر" تو مراقبہ سے جوں ہی بیدار ہوا، خاکسار نے یہ واقعہ جناب حضرت صاحب موصوف قبلہ کی خدمت پیش کیا۔ چنانچہ یہ واقعہ سن کر حضرت قبلہ نے حزب البحر کا قلمی

نسخہ ناچیز کو عطا فرمایا۔ اور فرمایا "لے اسے یاد کرو"۔ حسب الحکم خاکسار نے حزب البحر یاد کی اور ہمیشہ اُس کا ورد کرتا ہوں۔

واقعہ :

حافظ محمد اسد خاں صاحب افغان ساکن چک بھوگان ریاست بہاولپور بیمار تھے۔ بغرض علاج لاہور گئے۔ یہ خاکسار بھی لاہور گیا۔ انہوں نے خاکسار کو حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو متقدمین اولیاء میں سے کامل ولی تھے) کے مزار پر دعا کے واسطے بھیجا۔ دعا مانگ کر مزار مذکور پر مراقب ہو کر بیٹھا۔ اسی اثناء میں داتا صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں "یہ شخص میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "ہمارے تصرف میں نہیں ہے"۔ بلکہ حضرت صاحب قبلہ روحی و قلبی فداہ کے تصرف میں ہے"۔ پھر ناگاہ دیکھتا ہوں۔ کہ جناب داتا صاحب ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے پہلو میں مثل طفل مکتب بیٹھے ہیں۔

واقعات بیان کردہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم سکنہ تھے والی علاقہ پکھڑ نزد چکڑالہ تحصیل و ضلع میانوالی!

واقعہ :

کمترین کا مصمم ارادہ تھا۔ کہ کسی اہل اللہ سے بیعت کروں۔ اور حضرات نقشبندیہ کا سلوک عبور کروں۔ دو سال اسی خیال میں متردد تھا۔ آخر ایک صالح کے حسب فرمودہ ۱۸۔ رمضان المبارک کی رات کو استخارہ کیا۔ اور سو گیا۔ نیند

میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک زرد رنگ کا پرچہ ظاہر ہوا۔ اس پر لفظ "ہندو" لکھا ہوا تھا۔ پھر دوسرا زرد رنگ کا پرچہ ظاہر ہوا۔ جس پر فقط "مسلمان" لکھا ہوا تھا۔ بعدہٗ مذہب ہنود کے ہر ایک فرقے کا نام کا علیحدہ علیحدہ پرچہ نمودار ہوا۔ اُن میں سے ایک پرچے میں ۲، ۳۔ نام ان ہندوؤں کے لکھے ہوئے تھے۔ جو میرے قرب وجوار میں رہائش پذیر تھے۔ بعدہٗ جمیع فرقے مذہب اسلام اور ہر ایک فرقے کے نام کا علیحدہ علیحدہ پرچہ ظاہر ہوا۔ پھر اس کے بعد طریقہ نقشبندیہ کے نام کا لکھا ہوا۔ پرچہ ظاہر ہوا۔ بہت خوش خط لکھا ہوا تھا۔ اس پرچے سے بعد میں "نقشبند" کا لفظ غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے پانچ چھ گروہ بیٹھے ہوئے ہیں ایک شخص دراز قامت ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم تمام لوگوں کو یہ حکم ہوا ہے۔ کہ تم سب قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب قبلہ کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ۔ مگر تم سے ایک مرد کو بیعت ہونے کا حکم نہیں۔ وہ مرد کمترین کو معلوم تھا۔

واقعہ :

ابتداء میں جب یہ کمترین قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد سراجدین صاحب قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اوراد واذکار کی تعلیم حضرت قبلہ نے خاکسار کو عطا فرمائی۔ تقریباً تین روز گزرے تھے۔ کہ آپ نے ذکر کے احوال کا استفسار نہ فرمایا۔ دل میں یہ خیال گزرا کہ حضرت قبلہ کے چونکہ لاکھوں مرید ہیں۔ اکثر علماء۔ خلفاء اور صلحاء ہیں۔ بسبب لوگوں کی کثرت کے آپ سے

خاکسار بھول گیا ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز صبح رخصت ہو جاؤں گا دوسرے دن علی الصبح رخصت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا سردیوں کا موسم ہے۔ تم اب گھر چلے جاؤ چیت کے مہینہ میں یہاں آجانا چند روز قیام کرنا تمہیں فائدہ ہو گا خاکسار گھر چلا گیا۔ چیت کے مہینہ میں خاکسار حاضر ہوا۔ دو تین گزر گئے حضور نے خاکسار کا پوچھا تک نہیں۔ متفکر ہوا۔ ملا چھاچھی صاحب کو یہ واقعہ سنایا ملا موصوف نے فرمایا تم اپنے کام میں لگے رہو۔ فکر نہ کرو۔ مجھے ملا چھاچھی صاحب کی یہ بات پسند آئی۔ اور چارپائی بننے بیٹھ گیا۔ اتفاقاً حضرت قبلہ تشریف لائے۔ بڑی شفقت سے فرمانے لگے۔ کہ مولوی! تو بھی چارپائی بُن رہا ہے۔ عرض کی۔ جی حضور! پھر فرمایا۔" بعدازاں ہمیشہ فرائض مغرب کے بعد مغرب کی سنن بنگلہ میں پڑھا کرو"، حضور کے اس فرمان کو جان و دل سے قبول کیا۔ اسی رات خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ حویلی میں میرا تمام خویش قبیلہ موجود ہے۔ اور حضرت قبلہ ہمارے درمیان طعام وغیرہ تقسیم کر رہے ہیں۔ جس کو میں نے ساری عمر نہ دیکھا اور نہ سنا۔ دوسری رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اور میرے دس دوست اژدہا کو مار رہے ہیں۔ اور اژدہا سخت وحشتناک آوازیں مار رہا ہے۔ تیسری رات دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت قبلہ ہمارے شہر میں میرے ماں باپ کی قبر پر کھڑے دعا مانگ رہے ہیں۔ پھر حضور واپس آئے۔ اور ناچیز کو ہمراہ کر کے دو محلوں کی مسجدوں میں تشریف لائے۔ جواب میرے سپرد ہیں اور پھر ہر ایک گھر میں جا کر چارپائی پر بیٹھے ہوئے حلوہ کی ایک ایک دیگ پکا کر ہر ایک گھر کے مالک کو علیحدہ علیحدہ دیتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ

دونو محلوں میں پھرے جب خواب سے بیدار ہوئے۔ تو سحری کا وقت تھا مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ میرے پاؤں کی انگلی سے لے کر چوٹی کے بالوں تک سارے بدن اور ایک ایک بال سے کستوری کی خوشبو مہک رہی ہے اسی حالت میں صبح تک روتا رہا۔

"واقعہ دخولِ روضہ مبارک"

(یعنی وہ احوال مختصرہ جو حضرت قبلہ وکعبہ قدس سرّہ العزیز سے حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر میں داخل ہونے کے لیے وقت صدور پائے تھے۔)

حاجی ملاصدرو صاحب نے بیان فرمایا کہ حج بیت اللہ شریف کے سفر میں خاکسار بھی حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے ہم رکاب تھا جن دنوں

لے حاجی ملا صاحب بہت نیک بخت خاص درویش تھے۔ افغان قوم سے تعلق رکھتے تھے خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے موذّن تھے۔ حضرات کے مخلص خادم تھے۔ جب حضرت مولانا محمد سراجدین قدس سرہٗ موسم گرما میں خانقاہ ڈیپ شریف وادی سون سکیسر تشریف لے جاتے تھے۔ تو خادم حاجی ملا صدرو صاحب غفر اللہ غفرانِ عظیم کے ذمہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی کے جمیع اسباب ومتاع کی سپردگی اور حفاظت ہوتی تھی۔

میں حضرت قبلہ عالم مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ تو ایک دن آپ نے غسل فرمایا اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی جانب تشریف لے گئے۔ ہم دو تین اشخاص بھی حضور کے ساتھ تھے۔ جب حضرت قبلہ و کعبہ روضہ شریف کے مجاوروں سے ملاقی ہوئے۔ تو انہوں نے تھوڑی دیر گفتگو کے بعد حضرت قبلہ کے کپڑے لے لیے اور عربی لباس پہنا دیا۔ دائیں ہاتھ کی آستین کو آپ کے بازو پر رکھا۔ اور ایک جلتی ہوئی موم بتی آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ پھر آپ روضہ مطہرہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے۔ داخل ہونے سے پہلے اُسی موم بتی سے آپ نے دو قندیلیں اور روشنی فرمائیں۔ اور دیر تک جناب باری تعالیٰ جلشانہٗ عظیم اور حضرت محبوب رب العالمین شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں دعا اور زاری فرمائی۔ پھر پورے ادب سے وہاں سے رخصت ہو کر باہر تشریف لائے۔ اور نئے کپڑے مجاوروں کو واپس دے کر اپنے کپڑوں کو زیب تن فرمایا۔ اور حتی الوسع وہاں کے مجاوروں کو شکرانہ عطا فرمایا۔ اور پھر ایک جگہ گوشے میں بیٹھ کر قاضی قمر الدین صاحب کو شرف بیعت سے نوازا۔ اور پھر اس ناچیز کو بھی بیعت تجدید سے مشرف فرمایا۔ اور پھر اپنی جگہ پر تشریف لائے۔ عاجز نے حضور کی روانگی کے بعد مبلغ ۲ روپے کی کھجور (خرما) خرید کر برائے شکر گزاری فی سبیل اللہ مساکین میں تقسیم کئے۔ کہ خداوند کریم نے ہمارے آقا و مولیٰ کو اس نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا

موم بتی جلانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ گویا ہمارے حضرت قبلہ خادموں کی مانند

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کے لیے داخل ہو رہے ہیں۔ جیساکہ پہلے زمانہ کے امراء اور سلاطین میں سے ایک شخص بلالحاظ بندگی اپنی شان و شوکت کے ساتھ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر مطہرہ میں داخل ہوا ہی تھا۔ کہ اُس کو اُس جائے شریف کے انوار اور تجلیات نے بلکل جلا کر رکھ دیا تھا۔ اور وہ وہاں سے زندہ باہر نہیں آیا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ع بے ادب محروم ۔ از لطفِ ربّ۔

ادب تا جیست از لطفِ الٰہی
بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

ترجمہ: ادب لطفِ الٰہی کا تاج ہے۔ جب بھی سر پر رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش آپ پر ہوگی۔

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ترجمہ: ادب آسمان کے نیچے رہنے والی کائنات میں سب سے زیادہ نازک تر ہے۔ جنید اور بایزید بھی بارگاہِ الٰہی میں دم بخود ہیں۔



ضمیمہ الفصل الثالث

(تیسری فصل)

معمولات حضرات خواجگان عالیشانان علیہم الرضوان

یہ معمولات کتب مقامات احمدیہؒ سعیدیہؒ اور فوائد عثمانیہؒ سے لئے گئے ہیں

(۱) سورۃ فاتحہ الکتاب آیۃ الکرسی اور چاروں قل (قل یاایہا الکافرون، قل ہو اللہ احد، قل أعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر دم کریں۔ تمام ارضی و سماوی آفات و بلیات کے لیے بے حد مفید ہے۔ خاص کر سحر و جادو کے دفیعہ اور سانپ کے ڈسنے اور اُس کے زہر کے دفیعہ کے لیے بہت مجرب ہے۔ سحر و جادو کے لیے دو ۲ تین ۳ دن ۳۔ بار پڑھ کر تمام وجود پر دم کریں۔ اور سانپ کے زہر کو دفع کے لیے نمک پر دم کریں۔ اور جس کو سانپ نے ڈسا ہو اُسے کھلائیں اور جہاں سانپ نے ڈسا ہو اُس جگہ پر نمک لگائیں جسے دیوانے کتے نے کاٹا ہو۔ اُسے مذکورہ بالا دم کریں۔ مگر اس میں آیۃ الکرسی شامل نہ کریں۔ مجرب ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کو نمک دم شدہ چالیس دن تک ایک ایک چٹکی کھلاتے رہیں۔ بلا ناغہ صبح شام ان شاء اللہ اُسے صحت کاملہ نصیب ہو گی۔

(۲) سورہ فاتحۃ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ شریف۔
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور وَاِنْ یَّکَادُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ
اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○
وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ
الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ
وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ ○

الٰہی بحرمت حضرت حاجی قبلہ دوست محمد قندہاری قدسنا اللہ تعالیٰ
بسرہ الاقدس اَللّٰھُمَّ اشْفِ بِصَاحِبِ ھٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِکَ وَقُدْرَتِکَ
وَجَبَرُوْتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

یہ مجموعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور اُسے پلائیں۔ تمام
امراض واسقام وآلام، جن وبھوت کے دفعیہ اور نظر بد کے لیے از حد مفید
ہے۔

(۳) معمول برائے سخت امراض:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الْھَامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ

وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ ۝ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اس مجموعہ شریف کا تعویذ بنوا کر بازو یا گلے میں ڈالیں۔ اور اگر تمام بدن میں یا جسم کے کسی عضو میں درد ہو۔ تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈال دیں اور اکثر وہ پانی استعمال کریں یعنی پیویں۔ اور اس میں سے کچھ پانی لے کر کڑوے تیل میں ڈال کر درد والی جگہ پر مالش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ بالکل خیر ہو گی۔

(۴) تعویذ برائے حفاظت طفل :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

(۵) برائے حفاظت زراعت :

یہ تعویذ مبارک زراعت کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز کے لیئے مجرب ہے۔ یہ تعویذ مبارک لکھ کر مٹی کی کوری ڈولی (جس کو پانی نہ لگا ہو) میں بند کر دیں۔ اوپر مٹی کا ڈھکنا دیویں۔ اُس جگہ جہاں بیماری کا حملہ ہو۔ دفن کر دیں۔ سارے کھیت کی حفاظت کے لیے کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَآئِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ادْفَعْ مِنْ ھٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْھَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرِّ الْفَارَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَرْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

(۶) تعویذ اسماء اصحاب کہف رضی اللہ عنہم : برائے برکت[۱] ۔ غرق[۲] حرق[۳] ۔ چوری وغیرہ اور امراض ہر قسمی سے امان میں رہنے کیلئے اسمائے اصحاب کہف لکھ کر ان کو مکان، کشتی یا دولت میں رکھیں۔ اور اپنے پاس رکھیں تو اللہ کی امان میں رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِلٰھِی بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا مکسلمینا مبلسنا مرنوش دبرنوش شاذنوش مرطونس واسم کلبھم قطمیر ط

(٧) تعویذ برائے شفا درد ہر قسم :

مندرجہ ذیل آیۃ کریمہ ۳ ، روز تک کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پیویں۔ اور درد والی جگہ پر مالش کریں۔ تھوڑا سا پانی تعویذ والا لے کر تیل میں حل کر کے درد کی جگہ مالش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ فائدہ دے گا۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝

یَا شَافِیُ یَا شَافِیُ یَا شَافِیُ ۝

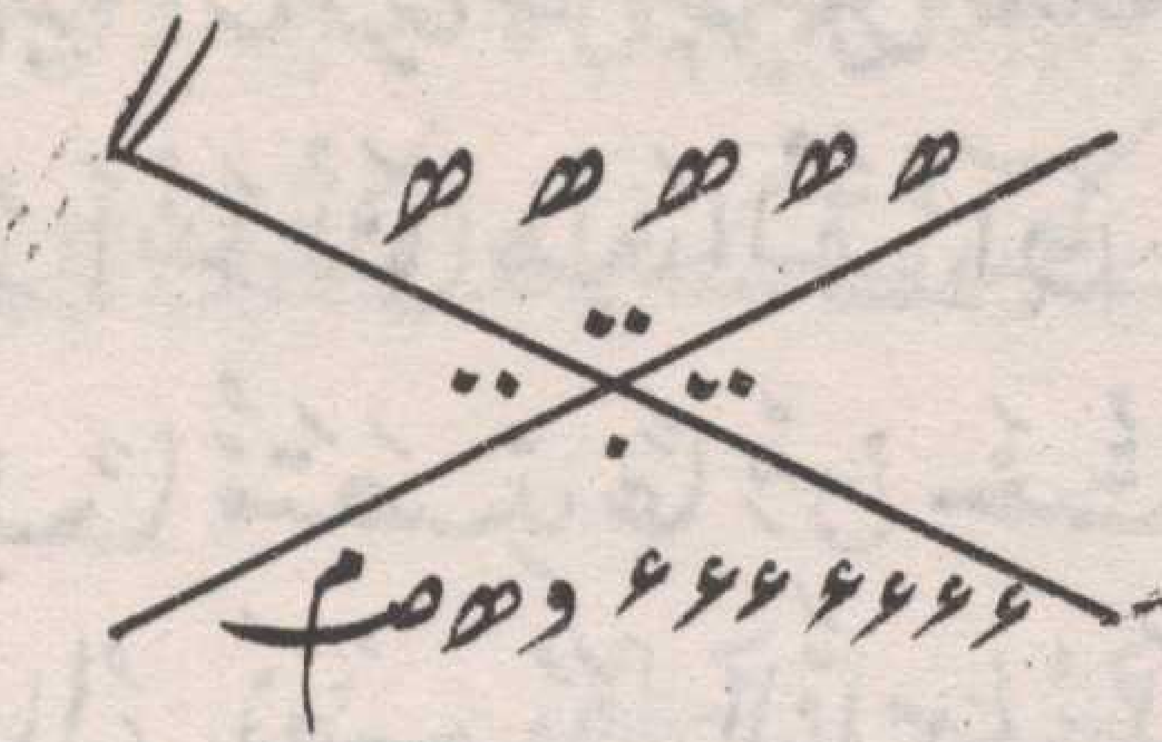
٨ تعویذ برائے استقرار حمل و اولاد نرینہ۔

جب عورت حیض سے فارغ ہو۔ تو اسم "یَا مُبْدِئُ" ٨٦ کے نو تعویذات لکھ کر ان میں تین تعویذ ہر ماہ ایک ایک روزانہ خاوند اور بیوی دونوں رات کو سوتے وقت ۳ ، روز تک پیویں۔ اور دونو اکٹھے بھی سوویں۔ اسی طرح ۳ ، ماہ یہ عمل کریں۔ اور مندرجہ ذیل آیتہ شریفہ لکھ کر عورت اپنے گلے یا اپنی کمر میں باندھے دھاگہ اس قدر لمبا ہو کہ تعویذ ناف سے ۱۲ انگل نیچے تک ہو۔ لیکن ایام حیض میں اتار لیا جاوے۔ اور بعد میں پھر متواتر بندھا رہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد بھی نرینہ پیدا ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝

يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّاہ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ



(۹) تعویذ برائے حمل خشک شدہ۔

جس عورت کا حمل خشک ہو گیا ہو۔ اُس کے لیے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھے چالیس روز بلاناغہ تعویذ پلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے ظاہر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ہ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ہ



(۱۰) تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا ۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ہ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اَجْمَعِیْنَ ۔

لکھ کر گردن میں باندھیں اور مندرجہ ذیل تعویذ کاغذ پر لکھ کر تین روز ایک ایک کر کے پلادیں۔ انشاءاللہ تپ رفع ہو گا

۷۸۶
یا مُحیط الله ط الله الله
// ھھھھھھ یت ۶۶۶ ۶۶۶۶وھص م

(۱۱) تعویذ واسطے دفع درد باری ہر قسم :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ یَّدْعُ الْمَبْعُوْثُ اِلَّا الْبَاعِثُ یَارَبِّ ہ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

۷۸۶
// ھھھھھھ یت ۶۶۶۶۶۶وھص م

لکھ کر درد کی جگہ پر باندھیں۔

(۱۲) تعویذ برائے نفع تجارت اور زود فروشی مال :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

// ھھھھھ یت ۶۶۶۶۶وھص ے

یہ تعویذ لکھ کر مال و اسباب تجارت میں رکھیں۔

(۱۳) تعویذ واسطے تیزی ذہن اور حافظہ قوی کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ہ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ہ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ہ۔

یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور اگر کوئی پڑھا لکھا ہو تو وہ اس کلام شریف کو یاد کر لے۔ اور ساٹ بار یا تین بار پڑھائی شروع کرنے سے پہلے پڑھ کر سینہ پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کلام شریف کی برکت سے ذہن حافظہ اور مطالعہ کھل جائے گا۔ اور جو کچھ پڑھے گا یاد رہے گا۔

(۱۴) تعویذ برائے بواسیر ہر قسم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَمَكْرُوْبٍ وَغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ ہ

یہ تعویذ لکھ کر ناف پر باندھیں۔

(۱۵) یہ دوسرا تعویذ برائے بواسیر ہر قسمی اور عمل برائے دفعیہ بواسیر:

صبح و شام الحمد شریف بسم اللہ شریف کے ساتھ ساٹ ساٹ بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ناف سے زانو تک آگے پیچھے پھیریں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے ناف سے زانو تک آگے پیچھے پھیریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ نصیب ہو گی اور مرض بواسیر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

(۱۶) یہ تعویذ بچوں کے رونے اور شر کرنے کے واسطے مجرب ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَعُوۡذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَا مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَلَبِثُوۡا فِىۡ كَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ○ يَوۡمَئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ○

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ ع ع قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ○

ھ ھ ھ ھ ھ
ی ی ی
ے ح ھ و ی ی ی ی

یہ سارا تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

(۱۷) برائے دفع نارو: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ طیما طیما طیما طیما طیما طیما صیما طیما اللہ اکبر اللہ اکبر انت یا نارو لا تکبر باذن اللہ بحق محمد رسول اللہ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ۔ نارو پر باندھیں۔

ھ ھ ھ ھ ھ
ی
ے ح ھ و ی ی ی ی ی ی

(۱۸) برائے نظر مال مویشیاں چہار پایان وغیرہ۔

جو گائے بھینس دودھ نہ دیتی ہو۔ اور بچے کو نزدیک نہ آنے دیتی ہو۔ تو تعویذ لکھ کر ۱ گلے میں ڈالیں۔ اور نمبر ۲ دودھ دوہنے سے قبل کھلائیں۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ہ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ

۲۸۶

۸	۱	٦
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ہ

۸	۱	٦
۳	۵	۷
۴	۹	۲

ھھھ ططط گ
ﻻﻻﻻﻻ ﻻﻻﻻ و ﮦ ﺻ م

(۱۹) برائے منہ کھر مویشیاں گلے سے باندھیں:

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

۸۷	لو	۱۴	م طر
۷	بو	۱ عیسیٰ ۱	۳
ا و لا	لہ	طرد ۷	د ا
الالا	دم	طہم	ھہ

ھھھھ ۱۱
ﻻﻻﻻﻻﻻﻻ د د د م

(۲۰) برائے دفعیہ اذیت و جملہ امراض از مویشیاں و چارپایان۔

مجرب بفضلہ تعالیٰ۔ جہاں سے چارپایوں کی آمد ورفت ہو، اس دروازے پے

پر لٹکائیں رتا کہ تعویذ کے نیچے سے مال مویشی گزریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اَللّٰھُمَّ یا دافع البلآء والوبآء ادفع البلآء والوبآء عنا وعن مواشینا انت الواحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ، وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بحق شیخ معروف کرخی نگہدار از آفتہائے چرخی

کہ دربانِ علی موسیٰ رضا بود علی موسیٰ رضا ازوی رضا بود

(۲۱) بکریوں کی جملہ بیماریوں اور نظر بد و آسیب و جن پری و دیو اور جملہ مصائب کے دفعیہ کے لیے مجرب ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بکریوں کے اسمائے گرامی بطور تعویذ کے بکریوں کے ریوڑ میں سے تین مختلف رنگ کی بکریوں کے گلے سے باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زمزحہ راشتہ ساکتہ برکتہ عانیہ ورتس علوس سوسن

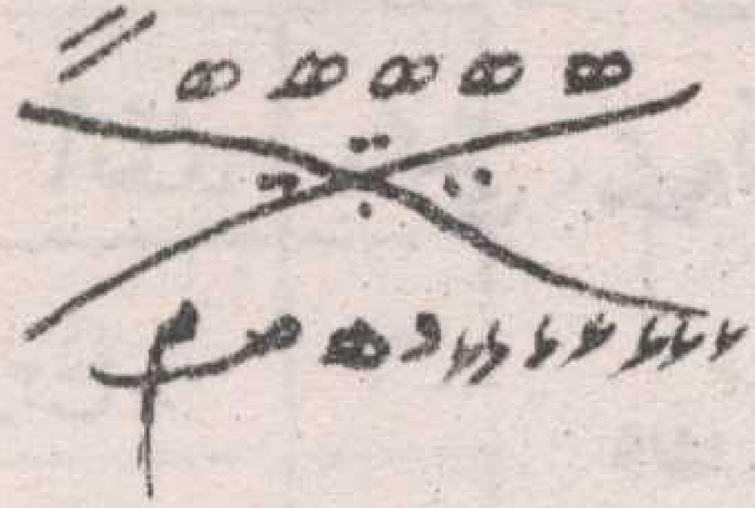
یا الٰہی بحرمت ھذہ الاسماء المبارکۃ الثاتۃ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ادفع من ھذہ الشیا کل البلاء والوباء والامراض والجنیات والپری بحرمت سید الابرار وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۝

(۲۲) برائے دردِ زہ:

سفید چینی کی صاف رکابی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو لحظہ

بہ لحظہ پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ۔



(۲۳) برائے دفع طحال :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا۔ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ۔ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۔ یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ لکھ کر طحال کی جگہ باندھیں۔

ایضاً ۔ بروز یکشنبہ (اتوار) ایک ٹکیہ مٹی کی طحال برابر بنائے اور طحال کی جگہ پر رکھے۔ اور دائیں ہاتھ میں چاقو پکڑ کر ایک بار سورہ الم نشرح مع تسمیہ پڑھے اور چاقو سے اس مٹی کی ٹکی کو کاٹے۔ اور اسی طرح سات دفعہ پڑھ کر مٹی والی ٹکیہ کو کاٹے اور اول آخر درود شریف پڑھے اس عمل کو سہ یکشنبہ کرے تو بہتر ہے۔ ورنہ تین روز متواتر کرے۔

(۲۴) برائے بریدن یرقان :

بروز اتوار چند گھاس کے لمبے پتے لے کر ایک طرف مریض کے ہاتھ میں

پکڑوائے۔ اور دوسری طرف اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے۔ اپنے دایاں ہاتھ میں چاقو لے کر ایک بار سورہ القریش با تسمیہ پڑھ کر اس گھاس کو کاٹے اور اسی طرح سات بار عمل کرے۔ یہ عمل بھی اتوار کے دن کرے تو بہتر ہے۔ وگرنہ ۳، روز متواتر کرے۔ درود شریف اول آخر پڑھے۔

(۲۵) ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ :

برائے حصول مقاصد وحل مہمات دینی ودنیاوی کے لیے مجرب ہے۔ اوّل آخر درود شریف ایک ایک سو بار پڑھے اور درمیان میں "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" بغیر زیادتی کے پانچسو بار پڑھے اور ہمیشہ مقصد برآری تک پڑھے۔ اس کلام شریف کا ثواب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش کر ان کے توسّل سے بارگاہ رب العزت میں دُعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلب حل ہو گا۔

(۲۶) برائے خیر و برکت در امور دارین وکشائش معاش و ترقی رزق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

روزانہ بلا ناغہ ایک ہزار بار دن رات میں پورا کرے۔

---

(۲۷) برائے حُبِّ زوجین :

۷۸۶

یحبونہم کحب اللہ یا غفار ۱	والذین امنوا اشد حبًا للہ یاکدیح ۱۴	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم ۱۱	انہ لحب الخیر لشدید یاودود ۸
انہ لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲	والقیت علیک محبۃ منّی یاکریم ۷	والذین امنوا اشد حبًا للہ یارحیم ۲	یحبونہم کحب اللہ یالطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبا للہ یالطیف ۶	یحبونہم کحب اللہ یارحمن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یارحیم ۱۶	والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۳
والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید یارحیم ۴	یحبونہم کحب اللہ یاکریم ۵	والذین امنوا اشد حبا للہ یارحیم ۱۰

یہ تعویذ لکھ کر عطر و خوشبوئی لگا کر بازو پر باندھیں۔ اس کے نیچے طالب و مطلوب کے نام معہ نام والدین لکھیں۔ یعنی طالب اور اس کی والدہ کا نام۔ مطلوب اور اس کی والدہ کا نام۔

(۲۸) تعویذ لکل شیئً :

۷۸۶
ﮦﮦﮦﮦ گ
۱ ۱ ۱
ااااااا ﮦﮦ ص

ع ۶ ل ﮦ ۷ ن ۲ م ی

حم حم حم حم حم حم حم الامر وجاء اللہ النصر فعلینا لاینصرون

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اللہ اللہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب

قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

---

(٢٩) تعویذ درد چشم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ - وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

٧٨٦

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

(٣٠) تعویذ برائے درد سر :

٧٨٦

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح
یا بدوح	یا بدوح	یابدوح	یابدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح
یا بدوح	یا بدوح	یابدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یابدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح - وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؕ

(٣١) تعویذ بقائے حمل :

٧٨٦

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ وَّاٰتَیْنَاہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ؕ

جبرائیلؑ ٧٨٦ میکائیلؑ

ابوبکرؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	عمرؓ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
عثمانؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	علی حیدرؓ

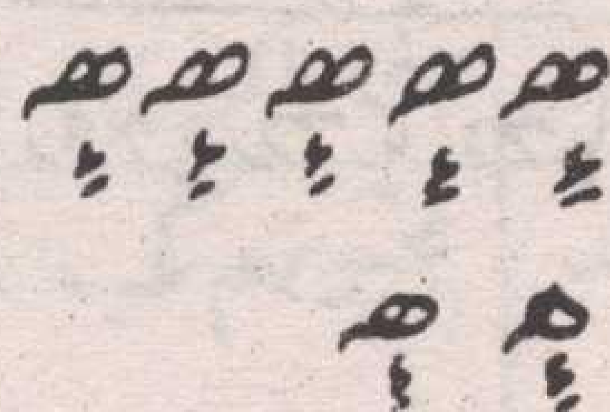
عزرائیلؑ اسرافیلؑ

٧٦٣

٦٧	٦٢	٦٩
٦٨	٦٦	٦٤
٦٣	٧٠	٦٥

میکائیل علیہ السلام	جبرائیل علیہ السلام
عزرائیل علیہ السلام	اسرافیل علیہ السلام





وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ

نوٹ : اگر دوران حمل عورت کو پیٹ میں درد واقع ہو۔ ناف کے نیچے ، تو (یا قابض) والا نقش بلا آیت تین لکھ کر ایک ایک نقش تین تین دن پلائیں۔

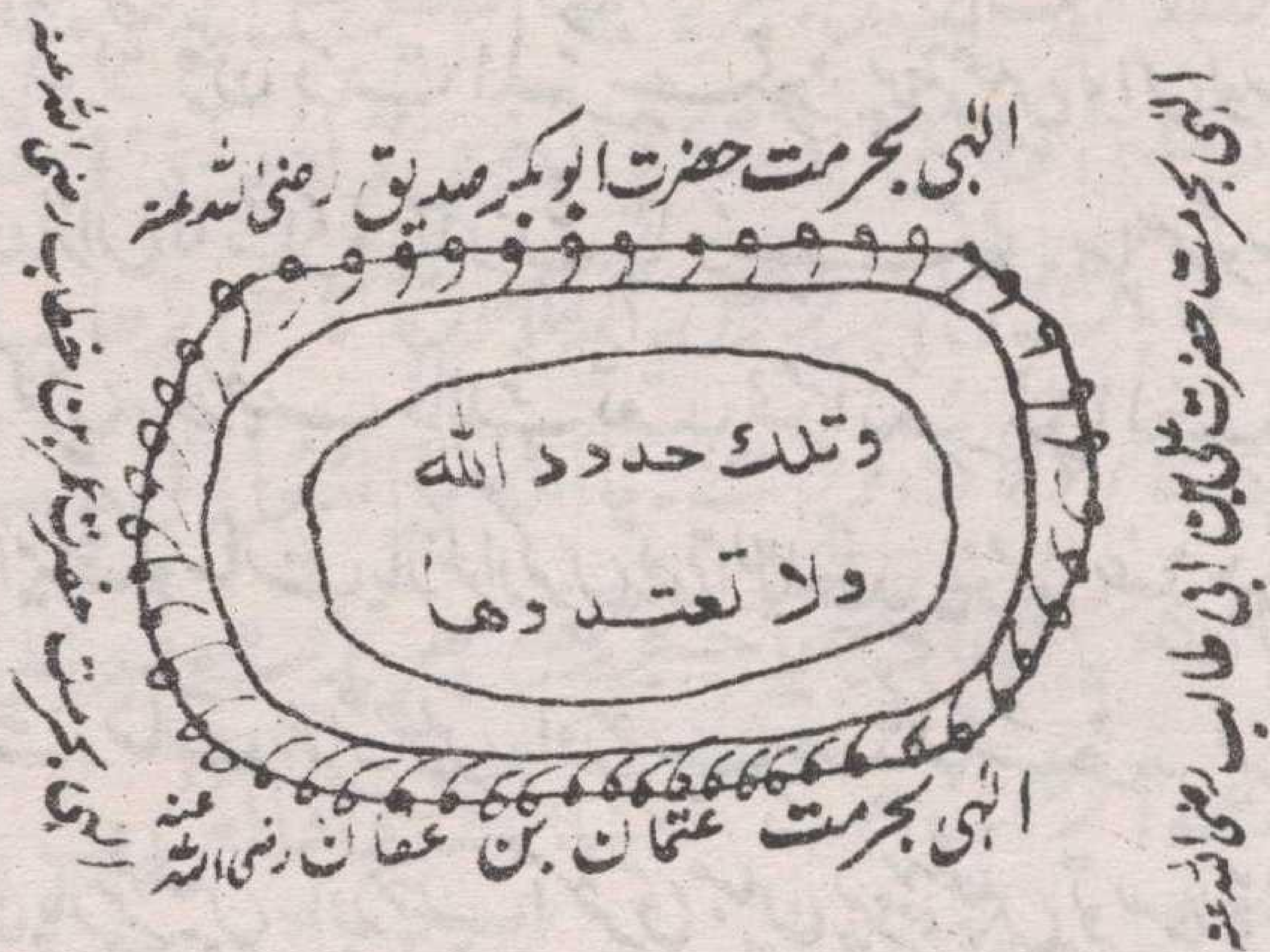
(۳۲) تعویذ برائے دیمک :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ط مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡھِمۡ وَمَا خَلۡفَھُمۡ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُھُمَا وَھُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ط یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج۔ الٰھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفعطط آذر فطیونس یفرانس یونس کلبھم قطمیر۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصۡدُ السَّبِیۡلِ وَمِنۡھَا جَآئِرٌ۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۰۔

(۳۳۳) برائے ناف:

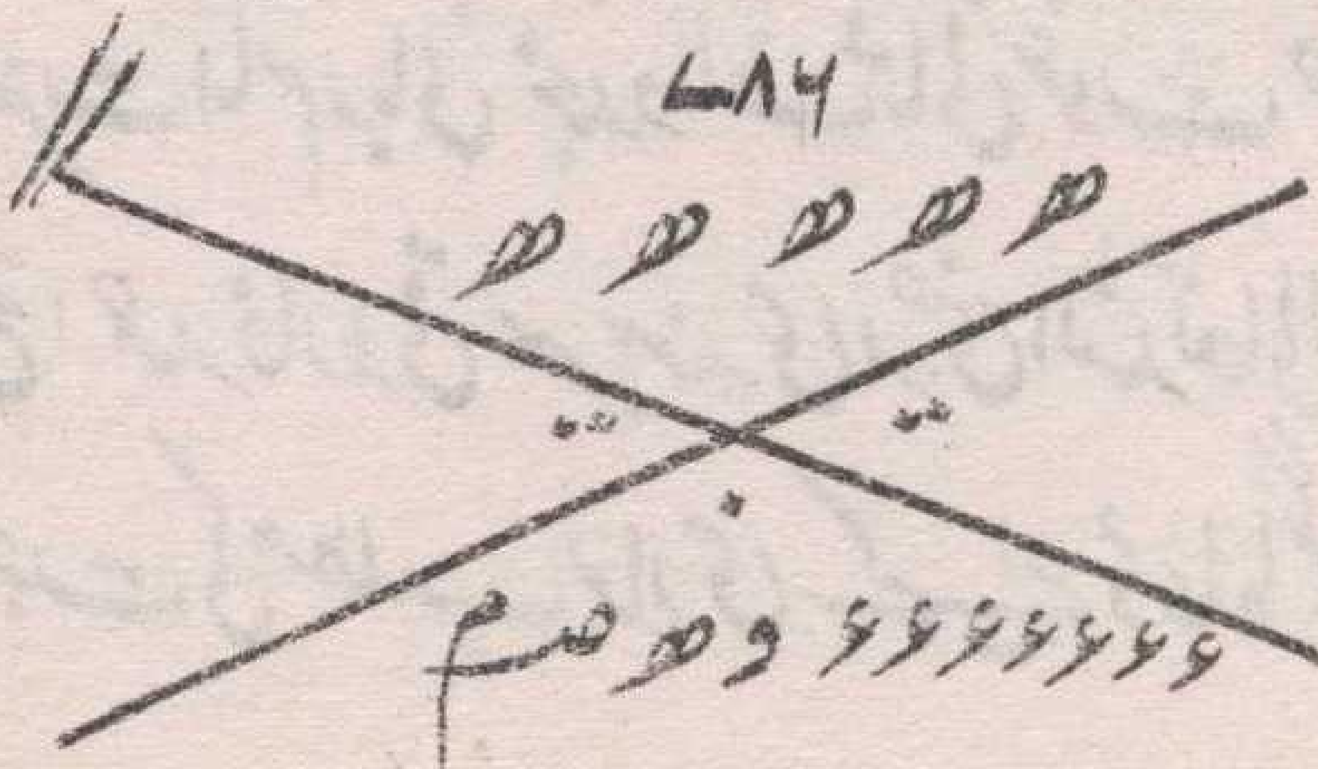


نوٹ: اس دائرہ میں پچاس "و" ہیں۔

(۳۳۴) تعویذ منقول حضرت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہٗ:

یہ تعویذ سحر۔ بلا۔ امراض جادو سے خدا تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے۔ عزت وآبرو وفتوحات غیبی اور فیوضات لاریبی حاصل ہوتے ہیں۔

تعویذ مبارک:



۳۵۔ برائے حاجات دینی و دنیوی سورہ یٰسٓ شریف کا طریقہ۔ جو معمولات حضرات کبار رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں ہے۔

اوّل ۳۔ بار درود شریف پڑھیں۔ لفظ یٰسٓ کو تین بار تکرار کریں۔ جب ہر "مبین" پر پہنچیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے نَسْتَعِیْنُ تک پڑھ کر شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کھڑی کریں اور تمام کلمات اذان پڑھیں۔ جب سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ پر پہنچیں تو اس کو سات بار تکرار کریں۔ بعد ازاں یَا سَلَامُ یَا رَبُّ یَا رَحِیْمُ۔ ہر اسم کو سات سات بار تکرار کریں۔ اور جب ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ تک پہنچیں تو اس آیت کو سات بار تکرار کریں۔ بعد ازاں یَا قَدِیْرُ یَا عَزِیْزُ یَا عَلِیْمُ ہر اسم کو سات۔ سات بار پڑھیں۔ اور جب مِّثْلَهُمْ۔ پر پہنچیں اس کلمہ کو تین بار پڑھیں۔ اور جب آخری مبین پر پہنچیں تو سورۃ فاتحہ مکمل کر کے انگشت شہادت کھڑی کر کے کلمات اذان پڑھیں پھر سورہ یٰسین کو آخر تک مکمل پڑھا کریں۔ اور بعد ازاں درود شریف ۳۔ بار۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۰ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ سب ایک ایک صد بار پڑھ کر اس کا ثواب اور تمام سورۃ شریف کا ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پُر فتوح کو بخش کر اپنی حاجت کی مطلب براری کے لیے دعا مانگیں۔ اس سورہ کا وسیلہ رب العزت کی

بارگاہ میں پیش کر کے دعا مانگیں اس عرصہ میں کام ہو جائے تو بہتر ورنہ چالیس روز تک اس طریقہ سے پڑھیں۔

(۳۶) **خواندن طریق سورہ مزمل شریف** : یعنی سورہ مزمل شریف پڑھنے کا طریقہ۔ فجر کی نماز کے بعد یا عصر و مغرب و عشاء کے درمیان پڑھیں۔ اوّل ۷۴ بار درود شریف پڑھیں۔ پھر یا ایُّھَا المُزَمِّلُ پڑھ کر بعد ازاں۔ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِقُدْرَۃِ الْخَفِیِّ وَادْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ اکتالیس ۴۱ بار پڑھیں۔ اگر تمام سورۃ کا عمل پڑھا ہے تو آگے لکھے ہوئے تمام موکلات کو پڑھے۔ یَا اللّٰہُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا سَمُوْطِیْثَا بِحَقِّ یَا اللّٰہُ یَا بُدُّوحُ یَا جِبْرَئِیْلُ پھر پڑھے قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِصْفَہٗ سے آخر تک۔ جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پہنچے تو ان کلمات کو گیارہ ۱۱ مرتبہ تکرار کرے اور جب کلمہ سَبِیْلًا پر پہنچے تو یَا عَزِیْزُ الْوَھَّابُ پانصد ۵۰۰ بار پڑھے۔ آخر میں درود شریف ۷۴ بار پڑھے۔ بفضلہ تعالیٰ جس کام کے پڑھی جائے پورا ہو جائے گا۔

الفصل الخامس

(پانچویں فصل)

آنجناب کے طویل علالت، وصال شریف اور نیابت وخلافت اپنے صاحبزادہ اکبر خواجہ حافظ محمد ابراہیمؒ صاحب کو دے کر اپنے سجادہ پر بٹھانے کے بیان میں

قدوۃ السالکین، امام المتقین، رئیس العلماء العالمین، مولانا حضرت خواجہ غریب نواز محمد سراجدین قدسنا اللہ تعالیٰ بمعارفہ واسرارہ جس وقت آپ علوم مروجہ عقلیہ اور نقلیہ باسانید جیّدہ فارغ ہوئے تھے۔ تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً سترہ ۱۷ سال تھی۔ جب دستار خلافت زیب سر فرمائی تو عمر اٹھارہ سال تھی۔ اور جب وصال فرمایا تو کل مدت عمر شریف ۳۶ سال تھی اسطرح رشد و ہدایت کی کل مدت ۱۸ برس بنتی ہے اس قلیل ترین مدت میں جو انوارات و فیوضات کا فیضان اکناف و اطراف کے عالم کے خواص و عوام نے حاصل کیا۔ اُس کی مثال کمیاب ہے۔ اس آفتاب عالمتاب کی ضیاء پاشیوں سے ہندوستان۔ کشمیر۔ بخارا و سمرقند و سرزمین پاک

وعرب اور خراسان وغیرہ ممالک مستفیض ہوئے۔ علم وعرفان کا وہ مرکز جو ایک کجکلاہ بوریہ نشین یعنی خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری نے خاک دامان کے دامن کو صد رشک چمن بنایا تھا۔ اس میں یوں بہار آئی۔ کہ ایک عالم حیرت میں رہ گیا۔

زمانہ کے متبحر علماء کا ہجوم اور عوام وخاص کا انبوہ اس کی بین دلیل تھی۔ کہ اس زمانہ کے اس گل سرسبد خانوادۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قدسنا اللہ باسرارہم العالیہ کا وجود نعمت کبریٰ اور فیوضات کا ایک بے پایاں سمندر ہے۔ جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ علم حجاب اکبر ہے۔ شک وتشکیک اور ریب اضطراب کا ذریعہ ہے۔ الا ماشاء اللہ! مگر علم نے بڑھ کر اس در پر جبیں سائی کی۔ اور کفش برداری اپنا شیوہ بنایا۔ قدیم الایام سے جو علم وعرفان کی رقابت اور کشمکش زبان زدِ خاص وعام تھی۔ یکسر ختم ہوگئی۔ یہاں دکھائی دیتا تھا کہ جتنا کوئی علم کا بڑا بحر بیکراں تھا۔ اتنا ہی زیادہ عقیدتمند اور خدمت گزار تھا۔ یہاں تک کہ آنحضرت کے اساتذہ کرام تھے۔ وہ بھی اس ذات گرامی کے در یوزہ گر تھے۔ بلاشبہ علم کو اُس عرفان سے بیزاری ہے۔ جو عرفان علوم الٰہیہ اور سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف ہے۔ لیکن جس خانوادہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی میراث ان کے حصے میں آئی تھی۔ اس کی تو بنیاد ہی کتاب وسنت پر تھی۔ احکام شرعیہ کی پابندی اور سنت سنیہ کا اتباع، بدعات نامرضیہ سے اجتناب جو طریقت کی معیار پر پوری نہ اترتی تھی۔ وہ تمام کیفیات اور واردات مطرد ومردود تھیں۔ ظاہر شریعت کے فرائض سے مستحبات تک کی پابندی، اور

صریح محرمات سے مکروہ تنزیہہ تک بھی اجتناب ضروری ہو اس کے کمالات سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔ بوجہ کمال اتباع شریعت اور طریقت جعلنیؒ صلۃ کے من وجہ ریزہ چیں ہوئے۔

آپ کی ذات والا صفات شریعت اور طریقت کے آفتاب عالمتاب تھے۔ جن کے دم قدم سے خزاں ختم ہو گئی اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں تازہ بہار آ گئی۔ یہ ابر بہار دامن داماں سے اُٹھا۔ اور اپنے فیضان سے ایک عالم کو سیراب کر گیا۔

عین اس وقت جب زندگی کی چھبیسویں منزل تھی اور شباب وجوانی کا زمانہ ابھی باقی تھا۔ کہ ناگہاں ایک ہی جست سے عالم خلق کو چھوڑ کر عالم امر میں پہنچ گئے۔

کچھ وقت سے حضور انتڑیوں کے مرض کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ لیکن بدستور رشد وہدایت اور معمولات طریقت جاری وساری تھے۔ اور ان میں یکسر مُو بھی فرق نہ آنے دیا۔ سبحان اللہ!

آپ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب کے ہاں علاج معالجہ کے لیے تشریف لے گئے۔ تو چنداں افاقہ نہ ہوا۔ اور واپس خانقاہ عالیہ تشریف لائے۔ اور پھر اُن دنوں ہی میں اچانک بخار میں مبتلا ہوئے۔ علاج معالجہ چونکہ مسنون تھا۔ اطباء اور حکماء نے تدبیریں کیں۔ اور بصحت ہوئے۔ اطباء نے تسلّی دی اور خدّام مسرور ہوئے۔ اور یہ افاقہ صرف ایک دن ہوا۔ جو جمعرات کا دن تھا، اُس دن حضور مائیہ سرور قدس سرہٗ نے اپنے لخت جگر، نور نظر حضرت

صاحبزادہ اکبر حافظ مولانا محمد ابراہیم صاحب کو ارشاد فرمایا۔ کہ جو ارادتمند جانا چاہتا ہے۔ میری دستار مبارک زیب سر کر کے میری مسند اور سجادہ مبارک پر بیٹھ کر ان کو رخصت کرو۔ مولانا حافظ صاحب قبلہ نے حکم کی تعمیل کی۔ اور زائرین کو رخصت فرمایا۔ ناگاہ پھر بوقت شب بخار اور ذات الریہ کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے پھر جانبر نہ ہو سکے۔ اور بروز جمعہ بوقت اشراق ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو بندا ءرب العالمین یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضیہ لبیک فرماتے ہوئے وصال جاناں حقیقی سے مشرف ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۝
وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۝

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل اعلیٰ جنة العلیٰ ماواہ ومثواہ وافاضنا اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ وبرکاتہ۝

آنحضور کے وصال ببارگاہ ذوالجلال ایک سانحہ عظمیٰ تھا۔ جس سے سارے اہل وعیال، اور خلفاء کرام اور درویشان عظام کیا خاص کیا عام پر درد و غم اور رنج والم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال ذوالجلال پر بی بی فاطمۃ الزہرا سیدہ نساء اہل الجنۃ فرماتی ہیں۔

شعر عربی :۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

اسی طرح حضور سراج منیر رحلت شریف وہ ماہ تاباں اور طلب جاناں

آغوشِ خاک پاک اپنے قبلہ گاہ والد ماجد اور پیر و مرشد کے دائیں پہلو میں آغوش عاطفت میں جا سوئے۔ اور اپنے قبلہ حاجی بابا غریب نواز کے پائنتی مبارک میں آسودہ ہوئے۔ کسی نے اسکے متعلق فارسی کا عجب شعر حسب الموقعہ فرمایا ہے

درد مادر ہجر حضرت کمتر از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و ما پدر گم کردہ ایم

سبحان اللہ!

اس المناک اور دردناک حادثہ کے بعد جب کہ شرق و غرب کے تمام خلفاءِ عظام اور علمائے کرام اور عقیدت مندوں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ اور نگاہیں سجادہ نشین کی تلاش میں سرگرداں تھیں، عجیب سماں تھا۔ کہ غم لحظہ لحظہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ہر ایک کے اوسان خطا، محوِ گریہ وبکا تھے۔ کہ اللہ تعالے کی عنایت لم یزلی نے دستگیری کی۔ فوراً بروایت تحریری حضرت مولانا قاضی نور محمد موسیٰ خیلی ضلع میانوالی کو، جو حضرت والا کے امر سے ان دنوں المستدرک للحاکم کی کتابت پر مامور تھے۔ القاء ہوا۔ اور باہمی مشورت و باتفاق رائے جملہ خلفاءِ عظام اور علماءِ کرام و دیگر خاص و عام حضرت قبلہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ کو جناب والا مستطاب کا نائب مناب اور قائمقام تجویز کیا۔ اور خلافت نامہ جناب کا قاضی مولانا نور محمد موصوف نے عام مجلس میں تحریر فرمایا۔ پھر تمام خلفاءِ عظام، علماءِ کرام اور عوام نے حضرت قبلہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والوں نے پھر دوسرے

خلفاء اور علماء نے بیعت کی۔ اور حضرت صاحبزادہ محمد علاؤالدین صاحب نے آخر میں بیعت کی۔ اور اس خلافت نامہ پر سب نے دستخط ثبت کئے۔ چند اعظم خلفاء گرامی کے اسمائے سامیہ (نامِ نامی) یہ ہیں۔ مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں حضرت صاحبزادہ محمد علاؤالدین صاحب۔ قاضی نور محمد صاحب موسیٰ خیل کاتب خلافت نامہ۔ مولانا خلیفہ عبدالرحمن صاحب بگھاروی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔ مولانا عبدالرحمان صاحب پشاوری مولانا سید برکت علی شاہ صاحب کلکتوی علاؤلیوری۔ مولانا محمود شیرازی اور حضرت مولانا احمد خاں صاحب کندیاں والے۔ اسی طرح افغانستان کے خلفاء جن کی تعداد حد شمار سے باہر ہے۔ سب نے دستخط کئے۔

فسبحان الذی من اتفق الامر والخلافۃ علی رجل واحد ذی العلم والحلم والکرم والجود والسخاء ۵

تنبیہ ضروری:۔ زلۃ الاقدام اور لغزش لازمۂ فطرت انسانی ہے۔ کسی کو بجز انبیاء علیہم السلام یارائے دعویٰ عصمت نہیں۔ الا من عصمۃ اللہ بکرمہ ولطفہ۔ ممکن ہے کسی وابستہ دامن کرم کو اس نیابت اور خلافت میں شکوک وشبہات ہوں۔ تو ان کو استغفار اور توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سراسر یہ مضلات النفس والشیطان ہیں۔

وجہ شکوک اور اثبات صحت نیابت وخلافت حضرت خلف الرشید جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ از روئے شریعت وعرف دلائل قطعیہ اور خفیہ سے ثابت ہے۔

علت شک اور شبہ :

شک وشبہ کی بناء اس امر پر ہے۔ کہ پیران عظام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی سنت بھی رہی ہے۔ کہ سن شیخوخت یا مسلسل ایک زمانہ تک امراض مبتلاء ہونے کی وجہ سے علالت وصال بسبب عمر ونقاہت اور مرض کے بصورت وصیت بوقت نزول حالتِ خطرہ خلافت نامہ تحریر کر دیا کرتے۔ جو شرعًا قسم مستحبات میں سے ہے۔ تو اسیابت عرض ہے۔ کہ خلافت نامہ جو منجملہ وصیت نامہ سے ہے۔ نہ واجب ہے۔ اور نہ سنت نبویہ سے ہے۔ جب حضرت قبلہ خواجہ سراج الحق والدین قدس سرہٗ کا وصال مبارک ہوا۔ نہ تو طویل عمر تھی۔ اور نہ عمر مبارک دراز۔ بلکہ کاروان حیات ہنوز بھرپور جوانی کی منزل میں تھا۔ یکایک حملہ شدید مرض کا ہُوا اور آن کی آن میں رحلت فرما گئے۔ بیماری ذات الجنب تھی۔ جو دونوں جانب تھی۔ صرف ایک ہفتہ علیل رہے۔ آنجناب کا فرمانا۔ کہ میری دستار مبارک زیب سر کرو۔ میرے سجادہ پر بیٹھ کر زائرین اور واردین کو رخصت کر دیا فرمانا نیابت وخلافت اور مجاز بنانے کی کامل دلیل ہے۔ اور یہ کنایۃً اصرح من التصریح ہے۔ نیابت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو شجرہ شریفہ نقشبندیہ کے شیخ اوّل ہیں۔ ان کی خلافت کے عین مطابق ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک پر جب انصار مدینہ نے اہل نفاق کی فتنہ انگیزی پر سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع کیا۔ کہ خلافت کے مستحق ہم زیادہ ہیں۔ ہنوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین بھی نہیں ہوئی تھی۔ تو اس فتنے کے کھڑے ہو جانے کا انجام بجز ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے

انتشار اور پارہ پارہ ہونے کے اور کچھ نہ تھا۔ تو حضرات شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما) وہاں تشریف لے گئے۔ اور بالآخر حضرت صدیق اکبر کے حق میں سب نے اتفاق کیا۔ اور سب سے اوّل بیعت حضرت امیر عمرؓ نے کی اور پھر سارے اصحاب کرامؓ نے کی۔ اور بفضلہ تعالیٰ امت محمدیہ افتراق اور تشتت سے بچ گیا۔ اور سب کا اتفاق ایک ہی خلیفہ پر ہوا۔ حالانکہ نہ تو اس بابت کوئی تحریری خلافت نامہ تھا۔ اور نہ ہی آنحضرتؐ نے ان کو صراحتہً نامزد فرمایا تھا۔ بلکہ بتواتر ایسے واقعات ثابت تھے۔ جن کا صاف مطلب بھی تھا۔ کہ آپ نیابت و خلافت کے مستحق ہیں۔ مثلاً ایام مرض میں امامت کے فرائض انجام دینا بحکم نبوی مروا ابا بکران یصلی بالناس الحدیث بخاری و مسلم اور امارت حج ۹ھ میں ہیں۔ اور تمام خوخوں کی بندش الاخوخۃ ابی بکر یہ مالا تعداد و مالا تحصیٰ میں دلائل تھے۔ جن کی روشنی میں آپ کی خلافت کا انعقاد ہوا۔ الا من شذ فتشذ عفی عنہ۔

دوسری وجہ:

صحت نیابت جناب قبلہ حافظ صاحب قدس سرہٗ کی یہ ہے۔ کہ از روئے شریعت اجماع عملی حجت قاطعہ ہے۔ اور مثبت صحت۔

تیسری وجہ:

صحت نیابت و خلافت متعدد یقینی قرائن ہیں۔ مثلاً تمام متوسلین کا جناب حافظ صاحب قبلہ کو نائب مناب تصور کرتے ہوئے آداب مریدی بجالانا۔ مثلاً مولانا حسین علی صاحب کا "تحفہ ابراہیمیہ" کے نام سے سلسلہ

نقشبندیہ مجددیہ کے سلوک کے بیان میں رسالہ تصنیف کرنا۔

اور بعض اجل خلفاء کا حضرت صاحب قدس سرہٗ کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔

چوتھی وجہ:

عرف عام ہے۔ جب کہ عوام کیا خواص بھی اس کو جانتے ہیں۔ کہ پیر و مرشد کا خلف الرشید ہی اس قیمتی سرمایہ امانت کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ یہاں تو بحمد للہ سب وجوہات شرعیہ موجود ہیں۔ اجماع عملی حجت ہے۔ اور حجت بھی قطعی۔ کیونکہ سب کا اتفاق ایک غیر شرع عمل پر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ اتفاق اور تعامل نص صریح کے ہوتے ہوئے حجت شرعی ہے جیساکہ علامہ شامی فرماتے ہیں۔ لان النھی عنھا وان صح فقد وجد الاجماع العملی بھا (باب الجنائز جلد اوّل ص۶۳۲)

مزید تسلّی کے لیے چند نقول جو اس ضمن میں وابستگان دربار دُربار نے اپنی عقیدت کا اظہار خلف الرشید خلیفہ ارشد نائب مناب جناب حضرت قبلہ مولانا حافظ صاحب قدس سرہٗ کے ساتھ فرمایا ہے وہ چند ایک یہ ہیں۔

(۱) تحفہ ابراہیمہ تصنیف خلیفہ اجلّ حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحب کا اسم سامی نام نامی کی طرف انتساب۔

(۲) مولانا محمود شیرازی صاحبؒ کی مکاتیب سراجیہ کی منظوم تاریخ کا ایک شعر:-

دلدار رشد او ابراہیم !
کہ صفا کیش و حقیقت بیں ست

(۳۳) خادم دیرینہ دربار عالیہ جناب حقداد خان صاحب کی نظم کردہ تاریخ کے یہ اشعار ہیں:-

عظیم القدر، بس والا مراتب
عمیم الجود ابراہیم صاحب
ولی ابن ولی ابن ولی است
کہ بر سجادۂ ارشاد بنشست
عجب تاریخ دستارش بجیں شُد
فرید سالکیں مسند نشیں شد

(۳۴) مولانا قاضی نور محمد موسیٰ اخیلی کی تصریح جو مستدرک للحاکم کی فراغت کے بعد لکھی ہے۔ درج ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اور خوب سمجھ کر اس سے مدعا و مقصود حاصل کریں۔ کہ انھوں نے کسقدر ذوق و شوق سے آنحضور خواجہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی مسند نشینی کو باتفاق جملہ اصحاب خلفآء عظام و صدر نشین حضرات کی فرمائش سے عربی زبان میں کتاب مستدرک مذکور کے آخر میں زیبا الفاظ اور عمدہ عبارت سے تحریر فرمائے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "وبایعت الخدمۃ والمریدین بحسب التجویز والاتفاق بخلوص القلوب علی ید خلفہ الرشید ٥ وسلموا السجادۃ الرشد الیہ ٥ وختمت الکتابۃ فی زمن خلفہ الکریم ھو مسمی باسمین الکریمین محمد ابراھیم فجعلہ اللہ تعالیٰ مطابقا باسمین الکریمین

الرفیعین ونحن ندعو الله تعالیٰ ان یجعله رشیدا،
کریما، ولیا کاملا ومکملا بخلافة اسلافه الراشدین ٥
انه مجیب قریب ٥ وبالاجابة جدیر ٥ انه علی کل
شیٔ قدیر ٥ هذا ما کتب فی الشهر الربیع الآخر ۱۳۳۴ھ
هجری المقدس اربعة وثلاثون بعد ثلاثه مائة و
الف ۔

(مستدرك الامام الحافظ الحاکم صفحه اخر
جلد دوئم)

تمت الفصل الخامس فی الوصال قطب الواصلین
سیّدی وسندی ووسیلۂ یومی وغدی مولانا
خواجه محمد سراج الملة والدین قدسنا الله
تعالیٰ باسراره وفیوضاته ۔

نقشہ حالات تاریخی وتعداد کل عمر شریف جناب حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ وازسن ولادت تا تاریخ وسن وفات تفصیل وار

خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ تعداد گزشتہ مدت درمیانی	خانہ کیفیت گزشتہ مدت درمیانی
۱	۲	۳	۴	۵
وقت اشراق بروز پیر ۱۵ر محرم الحرام	۱۲۹۷ھ ایک ہزار دو سو ستانوے ہجری۔	ولادت باسعادت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ	-	-
۳ر ذیقعد	۱۳۱۱ھ ایک ہزار تین سو گیارہ ہجری	حضرت قبلہ کا اجازت نامہ تحریر کیا گیا حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نے اپنا قائم مقام خلیفہ مطلق اور نائب مناب برحق مقرر فرمایا۔	۱۴ر سال ۹ ماہ ۔ ۱۸ ۔ یوم	تاریخ ولادت باسعادت سے لے کر تاریخ اجازت نامہ تک کا درمیانی عرصہ جو چودہ سال نو ماہ اور اٹھارہ یوم ہوتے ہیں اکثر وقت علوم دینیہ ضروریہ کے حاصل کرنے میں صرف فرمایا۔
وقت نماز چاشت بروز جمعرات ۴ر جمادی الاوّل	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی دستاربندی کی فضیلت کی تقریب منعقد ہوئی	۱ر سال ۔ ۶ر ماہ ۱۱ر یوم	اجازت نامہ کی تاریخ سے لے کر دستاربندی کی تقریب کا درمیانی عرصہ جو ایک سال چھ ماہ اور گیارہ یوم ہوتے ہیں علوم دینیہ اور علوم تصوّف اور سلوک حاصل کرنے میں گزارے۔

بعد نمازِ فجر بروز پیر ۷ ربیع الاوّل	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں آنحضرت کو خلعت حلقہ سے سرفراز فرمایا۔	۹ ماہ ۲۳ یوم	جلسہ دستار بندی فضیلت کی تاریخ سے لے کر حلقہ شروع کرنے کی تاریخ تک درمیانی عرصہ جو نو ماہ اور تئیس یوم ہوتے ہیں کسب سلوک باطن کے حصول ذکر اذکار اور اکثر وقت قبلہ دامانی رح کی صحبت میں بسر فرمائے
وقت اشراق بروز منگل ۲۲ شعبان المعظم	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے	۵ ماہ ۱۵ یوم	حلقہ شروع کرنے کی تاریخ سے لے کر مسند ارشاد پر تشریف فرما ہونے کی تاریخ تک کا درمیانی عرصہ جو پانچ ماہ اور پندرہ دن ہوتے ہیں ذکر اذکار مراقبہ شب خیزی حضرت قبلہ دامانی رح کی صحبت میں حاضر رہنے اکثر اوقات حضرت قبلہ دامانی رح کی علالت کے دوران لوگوں کے دلوں میں فیض القاء کرنے کیلئے حلقہ فرمانے پر اپنی عمر عزیز خرچ فرمائی
وقت اشراق بروز جمعۃ المبارک ۲۵ ربیع الاوّل	۱۳۳۳ھ ایک ہزار تین سو تینتیس ہجری۔	آپ نے وصال فرمایا		
• مسند ارشاد پر جلوس کے وقت کل عمر = ۱۷ سال سات ماہ سات یوم۔ • تاریخ وفات = ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۳۳ھ • کل عمر = ۳۶ سال ۲ ماہ ۱۲ یوم				

نتیجہ فکر : مولانا قاضی عبدالغفار صاحب جد امجد مولانا قاضی عبدالکریم صاحب و قاضی عبداللطیف صاحب ابنان یہ مولانا قاضی نجم الدین صاحب بانی مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ـ

قصیدہ در بعضی حالات بابرکات و تواریخ ولادت باسعادت و اجازت بیعۃ بابرکت و دستار بندی فضیلت و مجاز بودن بحلقہ متبرکہ و وصال بقرب ذوالجلال ازین دار ملال جناب قطب الاقطاب سلطان العارفین و خاقان الواصلین حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب مرحوم قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هزار حمد بدر گاه خالق سبحان
که ذات اوست مبرا ز عیب و از نقصان

بساخت اکرم و بهتر ز عالم انسان را
بفضل خویش نموده ره بعلم و بیان

درود باد بر آن حضرت رسول عزیز
که از رسالت او شد کریم خلق جهان

بر آل و عترة اصحاب او بود جاوید
زمن نحیف درود و سلام بی پایان

بفضل قادر قیوم خالق رحمان
شگفته گشت گل تازه غیرت بستان

که آفرید خدائی کریم گلبن فیض
به یمن برکت حضرات قدس شد ریان

چراغ انجمن معرفت سراج الدین
فروغ دیده فرخنده خواجه عثمان

بیا در او

باماداد بدوشنبه کز محرم بود ،	بپانزدهم مه مذکور شد چو گل خندان
سنین هجرة بُد یکهزار و دو صد نیز "	نود و هفت دگر دان چو حور شد رخشان
سپس چو چارده سن ماه نه و هشتده روز	گذشت از سن عمرش عزیز و عالیشان
چو سال عمر گرانمایه اش ز چارده گذشت	بسال پانزده هم شد مجاز ای جانان
که روز سیوم ذیقعده ماه میمون بود	چو باذن مشرف ز خواجهٔ عثمان
که یکهزار و سه صد نیز یازده بالایش	سنین هجرة بُد چون باذن شد فرحان
سپس چو یازده ایام و شش مه و یکسال	گذشت لبت و عمامه فضیلت ایشان
بوقت چاشت بروز خمیس ای سرور	بچاردهم مه پنجم ز سال قمری دان
که سال سیزده صد نیز سیزده هجری بود	چو شد به بستن دستار علم او شادان
سپس چو بیست و سه یوم تسع ماه گذشت	شده بحلقه نمودن مجاز و فیض رسان
که یکهزار و سه صد چارده نیز بُد هجری	بوقت صبح بدوشنبه ماه سیوم دان
که شد بفیض رسانی و حلقه ساختن او	مجاز از طرف خواجه حضرت عثمان
خلاصه اینکه چو عمرش بهفده سال رسید	بگشت عالم و فاضل گزین حق دانان
بلیغ و ماهر و کشف الدقائق لا حل	بگشت زبدهٔ اهل علوم کالانسان

بعلم ظاهری و باطنی مشرف گشت　　بفضل قادر شد سینه اش پر از عرفان

بخواند علم ادب از جناب شیرازی　　خجسته خصلت و محمود خصلت اش میدان

دگر کتب زحدیثات نیز تفسیرات　　بخواند از شه علماء حسین علی ای جان

چنانچه ترمذی و مسلم و ابو داود　　صحیح بخاری و تفسیر از مدارک دان

اصول و فقه چو شرح وقایه نور الانوار　　هدایه نیز و تنقیح زین دو استادان

بخواند علم تصوف ز والد ماجد　　پس از حصول فراغت ز علم با پایان

چنانچه دفتر شش گانه های مکتوبات　　که ساخت پور و پدر سه جلدهائی از آن بتمام

سه جلد هست ز تصنیف امام ربانی　　دگر سه جلد ز تصنیف پور او می دان

که بود روشنی چشم او امام معصوم　　که هست سرور سر حلقه شجره عثمان

چو گشت راوی منقول حاوی المعقول　　جناب خواجه ما قبله تمام جهان

فصیح و چشمه فرهنگ و دانش بس گشت　　نجیب و ماجد و عالی نقاوه اقران

بیافت رتبه عظمی درین زمانه قلیل　　بمحض فضل خدائی کریم و ذو الاحسان

نبود مثل ماه نیز او هنر پرور　　بعصر خویش سبق برد ز اولیاء جهان

درین

درین زمانهٔ اندک کمال یافت کثیر — بفضل قادر قیوم برکت عثمان
سپس چو پانزده (۱۵) ایام پنجماه گذشت — نشست بر سر سجادهٔ حضرتِ ایشان
که وقت چاشت رشنبه شاه عالم دینا — گرفت مسند اقلیم وصل حق عثمان
بسال چاردهم بعد سیزده (۱۳۱۴ هـ) هجری — بروز بیست و دوم (۲۲) در مه نیکو شعبان
شده خلیفه و نائب جناب والدِ خود — مفیض و فیض رسان شد بعام و نیز خاصان
نموده حلقهٔ نیکو دو وقت فجر و عصر — گرفت فیض کثیر از توجهش مردان
فشاند فیض بر انام کمترین و بهین — رساند طالبِ حق را بمرتبهٔ ایقان
بگشت مطلع انوار فیض ربانی — ذکاء برج فیوضات گشت نور افشان
مهی ببرج بلاغت خور سپهر فیوض — شهی به تخت افاضت گزین فیاضان
چو گشت مهر منور در آسمانِ هدیٰ — گرفت نور هدایت ازو کهان و مهان
عزیز مصر معارف شهی مدینهٔ حلم — در آسمانِ قناعت لبسانِ خور تابان
شهی اریکهٔ ارشاد گشت ذاتش پاک — به تخت راه نمائی تجلی فیض رسان
خلیل کعبهٔ عرفان عزیز مصرِ علوم — لقصر معرفت ذو المنن شهی نازان
چو گشت شاهِ ولایت بمسندِ ارشاد — نواخت خلق خدا را بسیم و زر عرفان

برفت جانب مکه مدینهٔ پر یمن — جناب شد ز مزارات پاک هر دو مکان
بحج مشرف و معزز گشت خواجهٔ ما — حصول کرد تبرک ز سرور نبیان
ببرد همرهِ خود او گروه درویشان — بداد خرج ایاب و ذهاب کل ایشان
جناب از گرهِ خود بلا دریغ و حساب — دگر بهر کس محتاج داد قرصهٔ نان
نمود خرج وسیع و فراخ در رهِ حق — براه مکه مدینه بسانِ سلطانان
بفضل قادر قیوم چون بخانه رسید — بخیر و عافیت و با سلامتیِ امان
سپس بقدرة حق ذو الجلال عم نوال — رساند فیض بخلق خدائی بی پایان
سنین عمر عزیزش بسی و شش (٣٦) چو رسید — زمانه گشت دگرگون وزید بادِ خزان
بریخت برگِ وجودش ز گلبنِ سیراب — سپرد روح مبارک بحضرتِ سبحان
بزیر خاک نهان شد خزانهٔ ذاتش — غریق باد بیم لقاء حق رحمان
ببوستانِ فیوضات بود گلِ تازه — بباغ برکتِ یمنات بود گل ریان
گل وجود عزیزش بباد صرصرِ مرگ — بحکم خالقِ ما پژمرده شد بگشتِ خزان
که سن هزار و سه صد و سه (١٣٣٣) ز هجری بعد — به بیست و شش (٢٦) مه ربیع الاول آن سلطان
بروز جمعه به پیشین همای روحش پاک — پرید از قفسِ تن بوصل حق رحمان

باوج

باوج عزّ و شرف حق دهد ورا پرواز — بود بهشت برین جای آن عزیز جهان

غریق بحر مراحم کناد حق او را — دهاد بهره ز دیدار خود مع الرضوان

چو نور شمس افاضت ز خلق شد مستور — گرفت ظلمة اندوه کل زمین و زمان

که بود خاور خورشید فیض ربانی — خور منیر بچرخ طریقت و عرفان

که بود مظهر انوار یُمن برکت و فیض — چو هور بر سر آفاق بود نور افشان

چو شد بعین جوانی ازینجهان فنا — ز هجر او است دلم چاک چاک بس نالان

ز نوک خار فراقش شده دلم مجروح — فگار شد دل و جانم ز نشتر هجران

دلم ز هجرهٔ او پُر ز خون جگر پاره — فراق ساخت دلم زار کلبهٔ احزان

ولی چو کرد ولی عهد قُرّة العینین — هزار حمد بدرگاه قادر سبحان

نگاه دار کریما بجاه و برکت شان — مرا ز سحبتی کونین فتنهٔ شیطان

بحین موت نجاتم به بخش از ابلیس — بده پیاله ز شهد سعادت ایمان

بوقت نزع امان ده ز ریو دیو لعین — که زین سرای بفرحت روم مع الایمان

بگفت خادم این بیتها ز ناقص فکر — کمین عاجز عبد الغفار پر عصیان

(خاتمه وتتمه)

در بارهٔ احوال صاحبزاده‌گان پس مانده گان خورد وکلان جناب قطب الاقطاب حضرتِ مرحوم الشان قدس الله تعالی سره الاقدس.

روحي وقلبي فداهم

لله الحمد وبه نستعين

ولی چو کرد ولی عهد قرة العینین — هزار حمد بدرگاه قادر سبحان

که سرِّ والد ماجد بود ولد بیشک — از آن است زیبِ طریقت بمسند عرفان

که هست تخت نشینش محمد ابراهیم — رشید وهادیِ ذو الفضل حافظِ قران

رواج بخش دنانیر دین آن سرور — که بود مهبط جبریل وخاتمِ نبیان

مقیم بر سر سجادهٔ رسول کریم — که بود مهتر وبهتر گزین عالمیان

مهی ببرج فضیلت خور سپهرِ کمال — شهی بمسند ارشاد قدوهٔ دوران

بچرخ معرفتِ حق منیر خورشید است — بتختِ عزت وحرمت همین ز کل شاهان

سریر مملکتِ معرفت بر و زیبا — دوام باد بفضلِ خدای ذو الاحسان

همیشه

همیشه تخت شریعت برو مزین باد　　مقیم بر سر سجاده خدا دانان

ذکاء فیض و افادت هدایت ذاتش　　بود مدام درخشنده بر جمیع کسان

بود وجود عزیزش مصون ز کل آفات　　بعز و جاه رسول کریم و عالیشان

که ساخت است خلیفه ورا ز جانب خود　　نبي محمد و احمد رسول حق سبحان

که این بسمع رسیده است ز اهل کشف کمال　　دروغ و کذب نگویم ز خود یقین میدان

که چون جناب فضیلت مآب مولانا　　عطا محمد و محمود بی نظیر جهان

بوقت ظهر مراقب شده چو دید انحال　　قبول فرض که مسطور بد بطرز عیان

بسوی خواجهٔ ما از نبي شفیع امم　　که شو خلیفهٔ ما همچو شاب هر فن دان

اگر بخواهي اطلاع زین خجسته مقال　　بپرس حال از آن مرد چونکه دید بیان

دیگر بماند سه فرزند خورد خواجهٔ ما　　خدا دهاد بایشان نصیب از عرفان

شود هر یکی عابد ۱ و زاهد ۲ و عارف ۳　　که اسم شان بمسما خود شود یکسان

محمد است بسر تاج نام هر فرزند　　ازین دو اسم مرکب بدان اسامي شان

بود دوام هم یک مصون بفضل خدا　　ز فتنه های شیاطین الانس ذي کفران

بوند جملۂ اخوان کہ میشوند چہار — مصون بفضلِ خدا از تخالفِ عُدوان
بوند جملہ زنخل مرام برخوردار — بجاہ غوثِ اوان خواجہ حضرۃ عثمان
ونیز باد ہمیں بندہ عاجز و مسکین — بجاہ عزت ایشان مصون زہر نقصان
امید ہست کہ روئی ملال درنکشد — جناب خواجۂ ما زین تتمہ خاتمِ آن

تمت بالخیر المحررہ

مرثیہ

مجھہ سے حالِ غم بیان ہو کیا بھلا — وہ سراج دین و ایمان اُٹھ گیا
حامیِ شرعِ محمد مصطفےٰ — قبلۂ دین وارثِ خیر الورےٰ
کعبۂ ایمان ہمارے بالیقین — جو سبق دیتے تھے ہمکو رُشد کا
خادمون کو چھوڑ کر محزون یہان — جنت الفردوس کا رستہ لیا
قبر انکی نور سے معمور ہو — روضۂ خُلد بریں ہو اُنکی جا

صبر کردے یا آلہ العٰلمین — جانشین اور سب مریدونکو عطا
قبلۂ عالم کے جو ہین جانشین — اُن پہ تیری معرفت کا در ہوا
ہو زیارت مجھکو مرشد کی نصیب — بس یہی ہے شوق اب دلمین بھرا
ہون حضوری سے مشرف آپکی — آرزو میری یہ ہے صبح و مسا
بی وطن اِسملک مین عاجز ہو نمیں — میرے حقمین خیر کی کیجیے دُعا
لکہہ فقرا سال رحلت اِسطرح — اُنکو یارب قرب حاصل ہو ترا

۱۳۳۳ھ

قطعہ تاریخ وفات شریف

(از حق داد خان صاحب ترین ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان)

آن ماہتاب برج فیوضات نقشبند	آن فیض بخش عالم خورشید عارفین
ماہِ ربیع الاول تاریخ بست و شش	در روز جمعہ گشت بفردوس جاگزین
احقر نوشت مصرع سالِ وصال او	واصل شدہ زدوست محمد سراج الدین ۱۳۳۳

قطعہ تاریخ وفات شریف

(از حکیم محمد ابراہیم صاحب، لائل پوری)

چون سراج الدین صوفی ابن عثمان نقشبند	رفت از دنیا بعقبیٰ چون قضا آمد برو
بہر تاریخ وصالش در تفکر شد اثیم	بس بسالش آنچہ از ہاتف بگوشش آمد شنو
گفت رضوانش پس از اھلاً و سھلاً مرحبا	ای سراج الدین صوفی زود در فردوس رو ۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ سلوک حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ دوستیہ عثمانیہ سراجیہ ابراہیمیہ فیحیہ و نیات مراقبات و مقامات بالتفصیل

(جاننا چاہیے)

امام ربانی، مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم نے انسان کو دس ۱۰ لطائف سے مرکب کیا ہے۔ پانچ لطائف عالم امر سے ہیں اور پانچ لطائف عالم خلق سے ہے۔

پانچ لطیفے عالم امر کے:

(۱) قلب۔ (۲) روح۔ (۳) سرّ۔ (۴) خفی۔ (۵) اخفیٰ۔

اور پانچ لطیفے عالم خلق کے (۱) نفس۔ اور اربعہ عناصر (باد ۱۔ آب ۲۔ آتش ۳۔ خاک ۵) ہیں اور اربعہ عناصر کے لطائف چار کو اسی ترتیب سے خیال اور لحاظ میں رکھیں۔

(اور جاننا چاہیئے کہ) عالم امر اور عالم خلق کے لطائف کے اصول جدا جدا ہیں۔ اور ان لطائف کے اصول عرش مجید کے اوپر بارگاہِ کبریاء ذوالجلال میں مسکن گزین

ہیں۔ اللہ کریم نے ان اصول کے فروع یعنی کو جسم انسانی میں اپنے اپنے مخصوص مواضع پر ودیعت رکھے ہیں۔ اور بسبب علائق اور عوائق دنیائے دُنی کے انسانی وجود میں اگر نفس شیطان کے غلبہ کے باعث لطائف مذکور اندھیری کوٹھڑی میں گر گئے ہیں۔ اور اپنا نور گم کر بیٹھے ہیں۔ اور اصول وفروع کے آپس کا رشتہ ٹوٹ جانے کے باعث لطائف یاد الٰہی سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ غرض یہ تھی کہ اصول وفروع کے تعلق قائم رہنے سے انسان مدام یادِ الٰہی میں مصروف اور محو رہے گا۔ اور انسان کو معرفت الہی نصیب ہوگی۔ تو اس معرفت الٰہی کے حصول کے لیے اللہ والوں (بزرگان دین) نے تین طریقے وضع کئے ہیں۔

(پس اوّل طریق ذکر) ذکر ہے اور یہ دو قسم ہے۔ اوّل ذکر اسم ذات اور دوسرا ذکر نفی واثبات:۔ اور ذکر اسم ذات کا طریقہ یہ ہے کہ زبان تالو سے لگا کر خیال سے اپنے قلب پر "اللہ، اللہ" اور جملہ لطائف پر "اللہ، اللہ" کہے۔ (لطیفہ قلب) کا مکان جسم انسانی میں بائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت واقع ہے، اور (لطیفہ روح) کا مقام دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت واقع ہے۔ اور (لطیفہ خفی) کا مقام برابر بائیں پستان کے دو انگشت جانب سینہ واقع ہے۔ اور (لطیفہ اخفی) کا مقام وسطِ سینہ میں ہے۔

ان سب لطائف میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ ذکر کرے بطریقہ مذکور تاوقتیکہ لطائف ذاکر ہو جائیں اور ان میں اپنے اصول کی جانب شوق اور میل پیدا ہو۔ یہاں تک کہ وہ بے اختیار ہو جائیں اور پرواز کرنے کے لیے ایسے بے تاب ہو جائیں کہ کب وہ گھڑی آئے کہ وہ اڑ کر اپنے اصول سے جا ملیں۔

جب لطائف میں اسقدر ذوق وشوق اور انگیخت اپنے اصول سے جا ملنے کے لیے معلوم ہونے لگے تو اس وقت حضرات غریب نوازان عالیشان رضوان اللہ علیہم نے لطائف کے اپنے اصول کی جانب پرواز کرنے کا دوسرا طریقہ وضع کیا ہے۔ اور وہ مراقبہ ہے۔ (مراقبہ کی تفصیل اور بیان آگے ذکر ہوگا۔

(دوسرا قسم ذکر نفی واثبات ہے)

اور نفی واثبات کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے باطن کو ہر قسم خیالاتِ ما سوی اللہ سے پاک اور صاف کرے اور پھر سانس کو زیر ناف بند کر کے کلمہ "لا" کو (ناف) سے کھینچتے ہوئے دماغ تک پہنچائے اور کلمہ "الٰہ" کو اپنے دائیں کندھے تک پہنچائے اور "الا اللہ" کو اپنے دل (قلب) پر اس طرح سے ضرب دے کہ اس کا اثر باقی لطائف کو اور کلمہ محمد رسول اللہ کو سانس چھوڑتے وقت کہے۔ اور یاد رہے کہ ذکر نفی واثبات میں سے معنی کا لحاظ کرے کہ "نہیں کوئی مقصود بجز ذات پاک" اور نفی کے وقت اپنی ہستی اور جملہ موجودات کی ہستی کی نفی کا خیال کرے اور اثبات کے وقت حق پاک عزّ اسمہ کی ذات کا اثبات ملحوظ رکھے اور جو پہلے گزر چکا ہے کہ معنی کا لحاظ کرے یہ نفی واثبات کے شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ اور نیز ہر ذکر میں چند بار بزبان خیال کمال عجز و انکساری سے بارگاہِ کبریا میں عرض کرے "کہ الٰہی خداوندا مقصودِ من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ۔ اور حبسِ نفس یعنی ذکر نفی واثبات کرتے وقت سانس کا بند رکھنا بے حد مفید ہے۔ سانس بند کرنے ہی سے حرارت قلب ذوق و

شوق رقت قلب یعنی خطرات اور محبت کی ترقی پیدا ہوتی ہے۔ اور حصول کشف بھی بروقت ذکر نفی واثبات حبس نفس سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے) کہ نفی واثبات کے اثنا میں سانس بند کرتے وقت عدد طاق کو ملحوظ رکھے یعنی اگر سانس تنگی کرنے لگے تو بعدد طاق سانس کھولے اور اس کو وقوف عددی کہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی۔ اور (یاد رکھنا چاہیئے) کہ کوشش کرے کہ ایک ہی سانس سے اکیس ۲۱ مرتبہ تک نفی واثبات کر سکے اور ایک ہی سانس سے اکیس ۲۱ مرتبہ سے نفی واثبات کم کرنا کوئی فائدہ نہیں۔

(دوسرا طریقہ مراقبہ ہے) اور مراقبہ ہر لطیفہ کا جدا جدا ہے۔ اور ہر لطیفہ کے مراقبہ میں اس کے اصل کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے مراقبہ میں اپنے اصل سے لطیفہ کے ملنے کا سوال بارگاہ الٰہی سے کیا جاوے۔ (جاننا چاہیئے) کہ اس طریق سے لطیفہ اپنے اصل سے مل کر اپنے اصل میں ایسا منضم ہو جاتا ہے کہ اصل اور فرع میں امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس کو فنائے لطیفہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جب تک ہر لطیفہ کو فنا حاصل نہ ہو جائے تو بقا باللہ مشکل ہے۔ اور تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس وغیرہ جملہ لطائف کا حاصل ہونا فنائے لطائف ہی میں ودیعت رکھے گئے ہیں۔ اور بقا باللہ اور بے خودی اور محویت ذات باری تعالیٰ میں اور جذبہ اور استغراق وغیرہ فنائے لطائف ہی کے علامات ہیں، (اور جاننا چاہیئے) کہ انوار وقت مراقبہ بھی گاہے گاہے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر لطیفہ کے انوار جدا جدا ہیں اس طرح سے کہ لطیفہ قلب کا نور زرد اور لطیفہ روح کا نور سرخ اور لطیفہ سر

کا نور سفید اور لطیفہ خفی کا نور سیاہ اور لطیفہ اخفیٰ کا نور سبز ہے۔ اور یہ دیکھنا انوار کا اوقات مراقبہ میں بھی علامت فنائے لطیفہ کی ہے اور ساتھ ہی مراقبہ جو دوسرا طریق ہے حصول فیوضات مقامات میں اس کے ساتھ تیسرا طریقہ رابطہ شیخ بھی ضروری ہے۔ پس (تیسرا طریق رابطہ شیخ مقتداء) ٹھہرا۔ اور رابطہ تصور شیخ کو کہتے ہیں۔ ہر مراقبہ ہر حال اور ہر مکان میں ایسا تصور کرنا صورت شیخ اپنے کا اگر غائب ہو۔ اور یہ سمجھے کہ حضرت حق پاک اسمہ کی بارگاہ سے سب فیوضات کا منبع اور مخزن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینے مبارک سے اس مخصوص لطیفہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے پیران عظام علیہم رضوان کے لطائف کے ذریعے فیض، میرے لطیفہ خاص میں القاء ہو رہا ہے۔ اور میرا لطیفہ منور ہو رہا ہے یہاں تک کہ اپنے شیخ و مرشد کے جاذبہ محبت سے مشاہدہ الٰہی کے انوار اس کے آگے جگمگانے لگیں اور اس کے حضور میں رعایات اور رضائے خاطر اپنے شیخ کی نہایت ضروری ہے تاکہ فیوضات و برکاتِ شیخ سے بہرہ ور ہو۔

تفصیل نیّات مراقبات و مشارب:

(اوّل مراقبہ احدیت) نیت اس کی بر زبانِ حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ فیض آ رہا ہے۔ اس ذات پاک سے جو جامع جمیع (جامع جمیع) صفات کمال ہے اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔ میرے لطیفہ قلب پر،،۔ چند دن یہ مراقبہ کر کے پھر ولایت صغریٰ کے مراقبات مشارب میں شروع ہو۔ دائرہ ولایت

صغریٰ جو کہ دائرۂ ممکنات کہلاتا ہے جو ظلال اسماء صفات الٰہیہ کا دائرہ ہے اس کے مراقبات اور مشارب پانچ ہیں۔

(۱) نیّتِ مراقبہ لطیفۂ قلب :

اور اس کی نیّت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ قلبیّہ کو حضور پاک سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ قلبِ مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ "الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کا جو آپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرتِ آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے قلب میں عطا فرمایا ہے۔ وہ فیض میرے پیران عظام (علیہم الرضوان) کے طفیل میرے قلب میں القاء فرما۔

(۲) نیت مراقبہ لطیفۂ روح :

اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ روح کو حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح مبارک کے سامنے رکھ کے بزبان حال بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے کہ "الٰہی فیض صفات ثبوتیہ کا جو آپ نے حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح شریف سے حضرت سیدنا نوح اور سیدنا ابراہیم علیہما السلام کے لطیفہ مبارک میں القا فرمایا ہے وہ میرے پیران عظام علیہم الرضوان کے طفیل میرے لطیفہ روح میں القا فرما۔

---

(۳) نیت مراقبہ لطیفہ سرّ :

اور اس کی نیّت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ سرّ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سرّ مبارک کے سامنے رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے "الٰہی فیض شیونات ذاتیہ کا جو تو نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سرّ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سرّ میں القا فرمایا ہے وہ فیض میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم کے طفیل میرے لطیفہ سرّ میں القا فرما۔

(۴) نیّت مراقبہ لطیفہ خفی :

اور اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے لطیفہ خفی کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ الٰہی فیض صفات سلبیہ کا جو تو نے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے لطیفہ خفی مبارک میں القا فرمایا ہے۔ وہ فیض میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں القا فرما۔

(۵) نیت مراقبہ لطیفہ اخفیٰ :

اور اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ اخفیٰ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی

میں عرض کرے کہ الٰہی فیض شان جامع کا جو تو نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ مبارک میں عطا فرمایا ہے میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم میرے لطیفہ اخفیٰ میں القاء فرما۔

(تنبیہ)

یاد رہے: کہ مراقبہ ہر لطیفے کا کرتے وقت رابطہ اپنے پیرو مرشد قبلہ کا پکڑنا اور خیال میں مضبوط تصور رکھنا بے حد ضروری ہے اس طرح سے کہ رابطہ پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ وقت مراقبہ پہلے سب خیالات و تخلیات و عوارض دنیائے دنی کے کے اپنے قلب سے دُور پھینکے اور صرف اور فقط اپنے اللہ پاک محبوب زیبا مولیٰ اکرم کی جانب اپنے مخصوص لطیفہ کو متوجہ کرے اور پھر یوں سمجھے کہ حضور سرورِ عالم فخرِ موجودات و مخزنِ فیوضاتِ محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کچہری قائم ہے۔ اور حضور بذاتِ کریم علیہ الف الف صلوٰۃ و تسلیم کا منوّر سینہ جملہ فیوضات و برکات و انوار و تجلیات کا مخزن اور معدن ہے اور یہ عاجز طالبِ فیض بالکل حضورِ پاک کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور اس وقت اپنے مخصوص لطیفہ کو جس میں وہ فیوضات کا طلب گار ہے بالکل حضورِ پاک کے اس مخصوص لطیفے کے برابری میں رکھے اور اپنے جملہ پیران و مرشدان عالیشانان حتیٰ کہ اپنے پیر و مرشد تک سب کے مخصوص لطیفوں کو درمیان میں یکے بعد دیگرے ایسا تصور کرے کہ گویا بلوّری شیشے ہیں جو یکے بعد دیگرے نصب کئے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص لطیفے سے فیوضات نکل نکل کر اُن پیران عظام کے مخصوصہ لطائف میں

سے ہو کر میرے مخصوص لطیفے میں القاء ہو رہا ہے اور میرا لطیفہ فیض سے بھرپور اور منوّر ہو رہا ہے اور یہی خیال یہاں تک پکائے کہ انوار اور تجلیاتِ مخصوصہ اپنے لطیفہ میں جلوہ گر دیکھنے لگے یہاں تک کہ وہ لطیفہ سب انوار اور فیوضات سے بھرپور ہو جائے۔ یہاں تک کہ سارے جسم کو انوار گھیر لیں اور اس کا اپنا وجود ان انوار میں گم ہو جائے اور اس کو سب نور ہی نُور نظر آنے لگے اور جب ایسا مراقبہ میں ظاہر ہونے لگ جائے یا اس پر دو چار گھنٹوں تک کے استغراق اور محویت طاری رہے تو گویا اس کے لطیفے کو یک گونہ فنا حاصل ہو گئی اور تب مراقبہ معیّت شروع کرے اور مراقبہ معیّت کی نیّت یوں ہے۔

(نیت مراقبہ معیّت)

پچھلے مفہوم آیت شریفہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ ۔ کو خیال میں رکھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں بزبانِ حال عرض کرے کہ فیض آ رہا ہے اُس ذاتِ پاک سے جو میرے ساتھ ہے اور ہر ذرّہ ذراتِ ممکنات کے ساتھ ہے ایسا فیض کہ جو منشاء دائرہ ولایت صغریٰ کا ہے۔ میرے لطیفۂ قلب پر فیض آ رہا ہے یہ مراقبہ یہاں تک کرتا رہے کہ اُس کے قلب پر کیفیات گوناگوں اور احوال بوقلموں آوارد ہوں۔ اور توحید وجودی ذوق اور شوق آہ! نالہ استغراق، بے خودی اور دوام حضور مع اللہ سبحانہٗ اور نسیان ما سویٰ اللہ جیسے احوال شریفہ اس کو آگھیریں

بیت ہندی سے

گلہ چولے دا۔ نقش پکا تو سونہڑے ڈھولے دا ؏

سے بیت

دل کے آئینے میں ہے تصویر دوست
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی !

؎ شعر فارسی۔

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا مینگرم، روئے ترا می بینم !

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذَا الْمَقَامَ الشَّرِیْفَ بِفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ وَبِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ حَبِیْبِکَ وَسَادَاتِنَا النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ الْمُجَدِّدِیَّۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ

نوٹ :

جب ایسے احوال شریفہ اس کے لطائف پر وارد ہوں تو یہ علامت ہے۔ فناء اتم اور اکمل کی جو قلب کو حاصل ہو گئی۔ پس ایسے وقت اس کا لطیفہ قلبیہ مصفّٰی اور مزکّٰی ہو جاتا ہے اور اس کو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو آگے لطیفہ نفس جو کہ عالم خلق سے ہے اس کے تزکیہ میں کوشش کرنا چاہیئے تاکہ اس کو تزکیۂ نفس جیسا اونچا مقام حاصل ہو جائے اور اس کے لطیفۂ نفسی کو فناء حاصل ہو جائے تو ولائت کبریٰ کے مراقبات میں شروع ہو، اور ولائت کبریٰ کے مقامات و دوائر یہ ہیں۔

(مراقبات ولائت کبریٰ)

اور یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

(نیّت مراقبہ دائرہ اوّل اقربیّت) اور نیّت اس کی یوں ہے کہ مضمون

اور مفہوم آیت کریمہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۃ کو پہلے اپنے خیال میں رکھتے ہوئے بارگاہِ کبریا جلشانہٗ میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ مجھ سے میرے شاہ رگ کے بھی قریب تر ہے وہ فیض جو کہ میرے مولیٰ نے اس مقام کے مناسب بنایا ہے وہ فیض میرے لطیفہ نفس پر اوپر لطائفِ خمسہ عالم امر میرے پر آرہا ہے۔

(نیّت مراقبہ دائرہ دوم محبّت)

اور نیت اس کی یوں کرے کہ پہلے مفہوم آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کو اپنے خیال میں محکم رکھتے ہوئے بارِگاہِ الٰہی میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں انہیں دوست رکھتا ہوں۔ وہ فیض جو کہ دائرہ ثانیہ ولائیت کبریٰ کا منشا ہے جو کہ اصل دائرہ اول کا ہے فیض آرہا ہے۔ میرے لطیفۂ نفس پر۔

(نیّت مراقبہ دائرہ سوم محبّت)

اور نیّت اسکی یوں کرے کہ پہلے مفہوم آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے بارگاہِ مولیٰ میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اُس ذاتِ پاک سے جو کہ مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں انہیں دوست رکھتا ہوں وہ فیض جو کہ منشاء دائرہ سوم ولائیت کبریٰ کا ہے جو اصل دائرہ دوم کا ہے فیض آرہا ہے میرے لطیفہ نفس پر۔

(نیّت دائرہ چہارم قوس)

اور نیّت اس کی یوں کرنی چاہیئے کہ پہلے مضمون آیت کریمہ سابقہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ

کا اپنے خیال میں محکم رکھتے ہوئے بارگاہِ حق پاک عزّاسمہٗ میں عرض کرے کہ" فیض آ رہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں اُنہیں دوست رکھتا ہوں۔ وہ فیض جو کہ دائرہ قوس ولائیت کبریٰ کا منشا ہے جو کہ اصل دائرہ سوم کا ہے فیض آ رہا ہے میرے لطیفۂ نفس پر" اور اس دائرے کو قوس کہتے ہیں اس لیے کہ اس کا فیض بہ شکل قوس (کمان) یعنی نصف دائرے باطن کی آنکھوں سے مشاہدہ ہونے لگتا ہے اس لیے اسے دائرہ قوس کہتے ہیں۔

(نیت مراقبہ اسم الظاہر)

یہ مراقبہ بمنزلہ آموختہ پڑھنے کے لیے اسباق گزشتہ کے لیے یہ مراقبہ نہ تو ولایتِ کبریٰ سے ہے اور نہ ہی ولایت صغریٰ سے بلکہ ایک قسم ولایت کبریٰ اور ولایتِ صغریٰ کے مقامات اور اسباق گزشتہ یاد کرنا اور تکرار کرنا اور ان پر نظر ثانی کرنا ہے۔ تاکہ آگے اسباق عناصر اربعہ کے شروع ہوں گے تو اس سے قبل مقاماتِ سابقہ خوب پختہ ہو جائیں پس اس کی نیت اس طرح ہے کہ" فیض آ رہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ مسمّٰی باسم الظاہر ہے مورد فیض کے لطیفۂ نفس اور پانچوں لطائف عالم امر میرے ہیں یعنی ان لطائف پر فیض آ رہا ہے۔

فائدہ و ثمرہ ولایت کبریٰ)

جو فیض پہلے ولایت صغریٰ میں لطیفۂ قلب کی طرف متوجہ تھا وہ اس ولایت میں لطیفہ نفس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، جس کا مقام دماغ ہے یعنی مورد فیض اس ولایت میں دماغ ہُوا کرتا ہے اور یہ نسبت ماتحت کے ویر کو قوت پذیر ہوتا ہے۔

(یاد رکھنا چاہیئے)

کہ دوائرِ ولایت کبریٰ میں پہلے دائرہ میں ذات مع الصفات الثمانیہ المتمائزہ بعضہا عن بعض ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے دائرہ میں ان اعتبارات کے اصول ظاہر ہوتے ہیں اور تیسرے دائرے میں اصول غیر متمیزہ اور دائرہ قوس میں ذات خاص تعین علمی میں ظاہر ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

(جاننا چاہیئے)

کہ اس ولایت کبریٰ میں جو نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور جو اس ساری ولایت کا ثمرہ ہے۔ وہ استہلاک اور اضمحلال لطیفہ نفسی کا ہے یعنی لطیفہ نفسی اس ولایت میں اس طرح گلنے اور پگھلنے لگتی ہے جیسے آفتاب پر برف پگھلنے لگتی ہے اور گل گل کر اور پگھل پگھل کر برف کا نام و نشان نہیں رہ جاتا۔ اس طرح یہاں پر بھی لطیفہ نفسی پگھل پگھل کر نیست و نابود ہو جاتی ہے اور لطیفۂ نفس کو تب جا کر فناء اتم و اکمل حاصل ہو جاتی ہے اور نیز توحید شہودی اور انتفائے انانیت شرح صدر مقام صبر دوام شکر اور رضاء بر قضا الٰہی اور اطمینان کامل اور وسعتِ باطن (یعنی اپنے باطن کو فراخ دیکھنا) جیسے احوال شریفہ و منیفہ اس ولایت کا ثمرہ ہیں اور جب لطیفہ نفسی کو صفائی اور تزکیہ حاصل ہو گیا تو عالم خلق کے باقی چار لطیفے رہ گئے ہیں اور وہ چار لطیفے اربعہ عناصر ہیں جیسے کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور عناصر اربعہ کا سلوک ولایت علیا سے شروع ہوتا ہے۔ پس مراقبات (ولایت عُلیا) وغیرہ یہ ہیں کہ ولایت علیا کا ایک ہی مراقبہ ہے جو کہ مسمّٰی بہ (مراقبہ اسم الباطن) ہے اور نیت اس کی یوں ہے کہ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ بزبان حال بارگاہِ مولا کریم

جلشانہ میں عرض کرے کہ "اس ذات پاک سے جو کہ مسمّیٰ باسم الباطن ہے فیض آ رہا ہے جو کہ دائرہ ولایت علیا کا منشا ہے وہ ولایت علیا جو کہ دائرہ ولایت علیا کا منشا ہے وہ ولایت علیا جو کہ ملائکہ ملاءِ اعلیٰ کی ولایت ہے فیض آ رہا ہے میرے عناصر ثلاثہ (باد[۱] - آب[۲] - نار[۳]) پر سوائے عنصر خاک کے"۔

(اور اس مقام و ولائیت کا ثمرہ)

وسعتِ باطن ہے یعنی سالک پر ایسا حال وارد ہوتا ہے کہ اس کو اپنا باطن فراخ سے فراخ تر ہوتا نظر آتا ہے اور اس مقام میں اس کو ملائکہ ملاءِ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت حاصل ہو جاتی ہے اور فرشتوں کے زیارات شریفہ سے مشرف ہوتا ہے اور اس مقام میں اس کو دو[۲] پر عالمِ اقدس کی جانب پرواز کرنے کے لیے میسر ہو جاتے ہیں اور طالب سالک بن جاتا ہے اور اس کے عناصر ثلاثہ (باد[۱] - آب[۲] - نار[۳]) کو فنا حاصل ہو جاتی ہے اور باقی ایک عنصر خاک رہ جاتا ہے جس کی فناء کے لیے مراقبۂ کمالات نبوّت وضع کیا گیا ہے۔

(۱۴) (مراقبہ کمالاتِ نبوّت)

اور اس کی نیت یوں ہے "کہ ذاتِ خالص (ذاتِ بحت) فیض آ رہا ہے وہ جو کہ کمالاتِ نبوت کا منشا ہے میرے عنصر خاک پر" اور اس مقام کا ثمرہ) بھی کمالِ وسعت باطنی ہے اور اس مقام میں کمال اتباع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہو جاتی ہے یہ مقام مقامِ انبیاء ہے اور اس مقام میں عنصر خاک کو بھی فناء حاصل ہو جاتی ہے سفنا فی اللہ و بقا باللہ کے آخری نقطہ پہ پہنچ جاتا ہے کیونکہ لطائف عشرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے اور سالک دوام تجلی ذاتی سے مشرف ہو جاتا ہے اور

تجلّی ذاتی وہ تجلی ہے جو کہ ذات باری تعالےٰ بے پرواہ اسماء صفات جلوہ گر ہو اور اسی واسطے تو مراقبہ ذات بحت (ذاتِ خالص) بے پردہ اسماء وصفات کا کرتے ہیں جو کہ منشاء کمالات نبوت کا ہے اور اس کے بعد۔

(مراقبہ کمالاتِ رسالت)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے کہ اس ذات بحت خالص سے فیض آرہا ہے جو کہ منشاء کمالات رسالت کا ہے میری ہیئت وحدانی پر اور اس مقام کا (ثمرہ) بھی وسعت ہے اور اس مقام میں مورد فیض ہیئت وحدانی ہے (ہئیت وحدانی) اس کو کہتے ہیں کو جو ہیئت وحدانی کی تعریف باطن کی لطائف عشرہ کی تکمیل کے بعد حاصل ہوا ور اس مقام میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت کمال جذب حاصل ہوتا ہے اور نماز طول قرأت کے ساتھ لذّت دیتی ہے اور اس کے بعد۔

(مراقبہ دائرہ کمالات اولوالعزم)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے ذاتِ بحت سے جو کہ کمالاتِ اولوالعزم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا بلکہ ان تینوں کمالات کا وسعت باطن ہے اس مراقبے کے ختم کرنے کے بعد حقائق کے مراقبات ہیں اور حقائق کے مراقبات سات ہیں۔

(اوّل مراقبہ حقیقت کعبہ ربّانی)

اور اس کی نیّت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذات بحت سے جو مسجود الیہ جملہ ممکنات کا ہے اور جو منشاء حقیقت کعبۂ ربّانی کا ہے میری ہیئت وحدانی پر" (ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ اس مراقبے میں مشغولیت

کے اثنا حق سبحانہٗ کی کبریائی اس قدر جلوہ گر ہوتی ہے کہ سالک کا باطن ہیبت خداوندی سے مغلوب ہو جاتا ہے اور وہ فنا فی اللہ اور بقاء باللہ جیسے مدارج عالیہ پر فائز ہو جاتا ہے اور اس کا باطن اسقدر وسیع اور عریض ہو جاتا ہے کہ حیطۂ تحریر سے باہر ہے اس مراقبے کے بعد۔

(دوسرا مراقبہ حقیقت قرآن مجید)

کا کرے اور نیّت اس کی یوں ہے۔ کہ فیض آرہا ہے مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات سے جو کہ منشاء حقیقت قرآنی کا ہے۔ اور فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا بھی وہی وسعت ہے اور اس مقام میں کلام اللہ کے باطنی رازوں کا انکشاف ہوتا ہے اور کلام اللہ المجید کا ہر حرف اسے ایک سمندر ناپیدا کنار نظر آنے لگتا ہے اور تلاوت کرتے وقت اس کا تمام قالب زبان کی حیثیت پکڑ لیتا ہے اور اس مقام مقدس سے اوپر اور مقام مقدس ہے۔

(تیسرا مراقبہ حقیقت صلوٰۃ)

کے نام سے موسوم ہے اور اس کی نیّت یوں ہے کہ " اس ذات سے فیض آرہا ہے کہ جو کمال وسعت بیچون کا مالک ہے اور جو منشاء حقیقت صلوٰۃ کا ہے۔ فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر"۔

(ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ سالک کا باطن اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ بیان میں نہیں آسکتا۔ جو سالک اس مقام کے فیوضات سے بہرہ ور ہو جائے تو اس کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ نماز ادا کرتے وقت گویا وہ اس

دارِ فانی سے نکل کر دارِ آخرت میں داخل ہو گیا اور اس وقت وہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث شریف کا وہ عین مصداق ہو جاتا ہے جو کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ۔ اور اسی حالتِ شریفہ کی جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان سے اشارہ فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز مومن کی معراج ہے نماز ہی تو ہے جو لذّت بخش غمزدہ گان ہے اور نماز ہی تو ہے جو راحت دہ بیماران ہے۔ ٹکڑہ حدیث مبارک اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ اسی ماجرا کی جانب اشارہ ہے۔ اور وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اسی متمنائی طرف اِعلام ہے اور اسی مراقبے کے بعد :۔

(مراقبہ معبودیت صرفہ)

کا کرے اور نیت اس کی یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اُس ذاتِ پاک سے جو منشار معبودیت صرفہ کا ہے ۔ میری ہیئتِ وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا سیر قدمی تمام ہو جاتی ہے اور آگے سیر نظری شروع ہوتی ہے اور اس مقام میں عابد اور معبود کے درمیان کمال امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی عبادت کا مستحق فی الحقیقت اللہ پاک ہی کی ذات ہے اور کوئی نہیں۔

(چوتھا مراقبہ حقیقت ابراہیمی)

کا کرنا چاہیئے اور نیت اس کی یوں ہے۔ کہ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ منشاء حقیقت ابراہیمی ؑ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر"

اس مقام تک حقائق الٰہیہ کی سیر ختم ہو جاتی ہے اور حقیقت ابراہیمی ؑ سے

سیر حقائق انبیاء میں شروع ہو جاتی ہے اور یہ مقام خلّت کا ہے اس مقام میں جملہ انبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے تابع ہیں۔

(ثمرہ) اس مقام میں محبوبیّت صفاتی اور اسمائی حاصل ہوتی ہے اسی لیے تو مولا کریم کا ارشاد ہے کہ وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا (یعنی ملّۃ ابراہیمؑ کے تابع ہو) اور ساتھ ہی صلوٰۃ ابراہیمی یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ تا بہ آخر اور اَللّٰهُمَّ بَارِکْ تا بہ آخر جس کا نماز میں پڑھنے کا حکم حدیث شریف میں آیا ہے پڑھیں غرض یہ کہ یہ مقام موجب برکات کثیرہ ہے اور بے حساب فیوضات حاصل ہوتے ہیں اور اس مراقبہ کے بعد۔

(پانچواں مراقبہ حقیقت موسوی)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے وہ فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقتِ موسوی ؑ کا ہے اور میری ہیئت وحدانی پر۔ اور (ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ ایک عجیب قسم کی کیفیت سالک پر ظاہر ہوتی ہے اور اس مراقبہ میں اللہ کریم کی کمال محبت اپنی ذات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اس محبّت ذاتی کے ظہور میں کمال شان استغناء بھی جلوہ گر ہوتا ہے اور اس مقام میں صلوٰۃ کلیمی نہایت ترقی بخش ہے اور صلوٰۃ کلیمی یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی۔

(نیز یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقت ابراہیمیؑ کے مراقبے میں صلوٰۃ ابراہیمی تین ہزار (۳۰۰۰) بار وظیفہ رکھنا تسلی بخش ہے اور حقیقت موسوی کے مراقبے میں صلوٰۃ کلیمی کا تین ہزار بار یا کم از کم ایک ہزار بار وظیفہ کرنا ترقی بخش ہے۔ اس مراقبے کے بعد

چھٹا مراقبہ حقیقت محمدی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کا کرنا چاہیئے اور نیت اس مراقبے کی یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے میری ہیئت وحدانی پر" اور اس کے بعد **ساتواں مراقبہ حقیقت احمدی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام۔**

اور نیت اس کی یوں کرے۔ کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقت احمدی کا ہے میری ہیئت وحدانی پر" (ثمرہ) ان دونوں مراقبات (حقیقت محمدیؐ اور حقیقت احمدیؐ) کا یہ ہے کہ حقیقت محمدیؐ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام) میں دو میموں کا اجتماع محبیّت اور محبوبیت ممتزجہ کی جانب اشارہ ہے اور اس مقام میں حضور حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسد شریف کے ساتھ سالک اپنی کمال مناسبت مشاہدہ کرتا ہے اور (یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقت محمدیؐ ظہور اوّل اور حقیقۃ الحقائق اور اولیاء کرام کے حقائق اور ملائکہ کرام کے حقائق حقیقت محمدیؐ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ظل اور بروز ہیں اور حقیقت محمدی میں جمیع حرکات وسکنات اور جملہ امور دینی و دنیوی میں حضور حضرت محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کمال اتباع کرنی بیحد پسند لگتی ہے اور اس مقام میں درود شریف بکثرت پڑھنا بے حد ترقی بخش ہے اور۔

(یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقتِ احمدیؐ کا ثمرہ یہ ہے کہ اس مراقبہ میں محبوبیّت ذاتی سالک پر ایسا غلبہ کرتی ہے کہ محبوبیّت صفاتی ختم ہو جاتی ہے۔ اور محبوبیت ذاتی کی تعریف یہ ہے کہ محبوب کی محبت کا محبّ (عاشق) پر من حیث الذات

غلبہ کرنا اس طرح سے کہ اس کی نظر کے آگے محبوب کے خدو خال اور صفاتِ جمیلہ سب چھپ جائیں اور صرف ذات ہی ذات محبوب کی نظر میں جلوہ گر ہو کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ ؎

شاہد آں نیست کہ موئے و میانے دارد
بندۂ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

اس کے بعد (مراقبہ حبِّ صرفہ) کا کریں اور نیت اس کی یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ منشار حبّ صرفہ کا ہے میری ہیئت وحدانی پر"
(اور ثمرہ) اس مقام میں علوّ اور بیرنگی نسبت ہے اور۔
(یاد رکھنا چاہیئے) کہ اول چیز جس کو مولا کریم نے ظاہر فرمایا اور پیدا کی وہ حبّ ہی ہے اور اس حبّ کے طفیل رب العزّت جلّشانہ نے ساری کائنات او مخلوقات پیدا کی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ ترجمہ: یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے ساری مخلوقات بنائی۔
یہ حدیث شریف دلالت کرتی ہے کہ حبّ ہی منشار ایجاد کائنات ہے اور نیز حدیث شریف لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ. بھی اسی حبّ ہی کی جانب اشارہ ہے اور اس کے بعد جو آخری مراقبہ بابِ مراقبات میں ہے۔

(مراقبہ دائرہ لاتعینؒ)

اور اس کی نیت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ بحت سے جو کہ منشار دائرہ لاتعینؒ کا ہے میری ہیئت وحدانی پر" (اور ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے

کہ اس مقام میں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے اور البتہ سیر نظری ہوتی ہے بلکہ نظر بے چارہ بھی لنگ ہو جاتی ہے اور وسعتِ ذاتِ بے ہمتا و بے انتہاء کے بیان و تقریر سے زبان گنگ ہو جاتی ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ شعر ؎

دامانِ نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو زداماں گلہ دارد

فقط ختم شد: بیان سلوک مجددیہ سراجیہ۔ از قلم فیض رقم خادم آستان عالیہ دوستیہ عثمانیہ فقیر محمد اسماعیل سراجی مجددی المتخلص بذبیح ؎

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم



مسائل ضروری تصوّف

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ : وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

۱) بیعت کیا چیز ہے :۔

شیخ کامل اکمل صاحب ارشاد سے بیعت کرنا عجب چیز ہے کہ بغیر پیر کامل مکمل کے وسیلے کے مرید کا کام انجام پذیر نہیں ہو سکتا بلکہ بالکل محال ہے کہ بغیر پیر و مرشد کے واسطے کے اپنے مقصود اصلی کو پہنچ سکے، پیر و مرشد وہ ہونا چاہیئے جو جذبہ اور سلوک کی نعمتوں سے مالا مال ہو

اور اپنے لطائف کے فناء اور بقاء کے مدارج کو طے کئے ہوتے ہوا گر بفضلِ الٰہی ایسا پیر و مرشد کسی کو مِل جاتے تو ایسے مرشد کے قدموں میں اپنا سر رکھ دے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس پیر کے حوالہ کر دے تاکہ اس کے فیض اور برکات سے مالامال ہو جائے اور نعمتِ دینی ۔ اخروی اور دولت سرمدی پیر کے توسل سے حاصل کر لے ایسے پیر کی ایک نظر شفاء ہوتی ہے اور مردہ دلوں کو اس کی ایک نظر حیاتِ نو بخشتی ہے اسکی صحبت مرید کو کبریت احمر زر خالص کر دیتی ہے اور ان سب سے علاوہ ربّ العزّت جلّ جلالہٗ تک پہنچاتی ہے بیعت سے مقصودِ اصلی خداوند کریم کی ذات ہے جو کہ بغیر پیر و مرشد کامل مکمل کے حاصل نہیں ہو سکتا ۔ رَزَقنَا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ ؂ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؂ گر تو سنگِ خارا و مرمر شوی

چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

۲) **منکرِ پیران عظام** اُن کے فیض دولت سے محروم ہے اور جس کا پیر نہیں ان کا پیر شیطان ہے کہ مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ ، فَالشَّیْخُ لَہُ الشَّیْطَانُ ط کیونکہ انکار اس گروہ شریف کا کرنا ۔ زہر قاتل ہے اور اللہ والوں کے اقوال اور افعال پر اعتراض کرنا کالا ناگ ہے جو معترض کو موتِ ابدی اور ہلاک سرمدی تک پہنچاتی ہے ان کا منکر ان کے دولتِ فیض سے محرُوم رہ جاتا ہے اور ہر وقت نقصان و خسران سے ہمکنار ہوتا ہے جس کا پیر و مرشد نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے جب تک پیر و مرشد کے جملہ کام مرید کو مستحن نظر نہ آنے لگیں ، پیر و مُرشد کے کمالات اور فیوضات سے محروم رہ جاتا ہے تو چاہیئے کہ پیر و مرشد کامِل کی جستجو کرے اور اس کو پیر پکڑے اور سلسلہ شریف کو اپنے پیر و مرشد تا حضرت محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنا چاہیئے اور ہمیشہ ان کے وسیلے سے اپنے حاجات دینی و دنیوی کے لئے بارگاہِ کبریا میں دُعا کرنی چاہیئے تاکہ اس کے جملہ مطالب حاصل ہوں اور مقاصد بر آئیں

۳) **پیر کو تکلیف اور ایذا پہنچانے سے مُرید کی آفت آجاتی ہے** ہر جرم اور معصیت کا کفارہ ہے اور پیر کی ایذا اور تکلیف دینے کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ باعثِ بدبختی و بیخ کنی مرید ہے اللہ کریم پناہ دیوے۔

۴) **سلسلہ شریف کا بعد از نماز پنجگانہ وِرد ضروری ہے** اور جملہ حاجات بر آری کے لئے وظیفہ کرنا اکسیر ہے، اگر کسی کو کوئی حاجت یا مہم درپیش ہو جاتے دینی یا دنیوی دو رکعت نماز نفل پڑھ کے اس کا ثواب ارواح مقدسہ پیرانِ عظام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہدیہ کرے اور بعد میں سارے سلسلے شریف کا وظیفہ کرے اور ان کے وسیلے جلیلے سے اپنی خاص مشکل اور حاجات بارگاہِ کبریا میں پیش کرے، انشاء اللہ مستجاب ہو گی۔

(**اعظم اسباب کمال اس طریقہ عالیہ میں حلقہ اور مراقبہ ہے**) اس طریقہ شریفہ میں حلقہ اور مراقبہ ہی ایک ایسا سبب ہے جو جلدی اللہ کے ہاں پہنچاتا ہے اور موصل الی اللہ ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ سب پیر بھائی اکٹھے بیٹھکر حلقہ باندھ کر ہر ایک اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی سے فیض کی انتظار میں بیٹھے تو ایسا کرنے سے حالت استغراق اور محویت کی طاری ہو جاتی ہے اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ جیسے مقامات بلند پہ فائز ہونے لگتا ہے اور حلقہ باندھنے میں نکتہ یہ ہے کہ باہم ملکر بیٹھنے سے بطریق تعاکس ایک دوسرے کے کدورات قلبی صاف ہوتے ہیں جیسے ایک مکان میں متعدد چراغوں کی روشنائی میں ہر ایک چراغ کا اپنا سایہ گم ہو جاتا ہے ٹھیک اسی طرح سے ہر ایک مراقب کی صفائی قلب سے دوسرے مراقب کی ذاتی ظلمت نیست و نابود ہو جاتی ہے اگر اپنا پیر و مرشد درمیان حلقہ کے تشریف فرما ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے، پیر و مرشد کے حلقے میں بیٹھنے کی مثال ایسی ہے جیسے سخت روشنائی والی بجلی سب چراغوں اور قمقموں پر سبقت کر کے ہر کہ و مہ و ذرہ ذرہ کو اپنے سایہ فیاضی میں چھپا لیتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِفَضْلِكَ وَبِطُفَیْلِ حَبِیْبِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اصطلاحات طریقۂ نقشبندیہؒ

فی سنن المرضیہ



حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے طریقہ کی بنا گیارہ کلمات پر رکھی ہے کہ وہ اصطلاحی ہیں اور اشغال و اعمال کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) ہوش دردم۔ (۲) نظر برقدم۔ (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن۔ (۵) یادکرد۔ (۶) بازگشت۔ (۷) نگہداشت (۸) یادداشت۔

یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ بہاء الدین محمد نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہیں۔ (۱) وقوف زمانی (۲) وقوفِ قلبی (۳) وقوف عددی، اب ان کلمات میں سے ہر ایک کی تشریح کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عنایت فرماوے (آمین)

۱۔ ہوش دردم سے مُراد ہے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے، اور تلاش میں رہے کہ کوئی سانس غفلت یا معصیت میں تو نہ گزرا، اگر معلوم ہو جائے تو استغفار کرے

اور مبتدی کے واسطے بہت ضروری ہے کہ کوئی سانس اس کا غفلت میں نہ گزرے۔ یہاں تک سنبھال رکھے کہ حضور دائمی کو پہنچ جائے، اور وقوفِ زمانی بھی بھی یہی معنی رکھتا ہے اتنا فرق ہے کہ ہوش دردم مبتدی کے واسطے ہر وقت ہر لحظہ ہر لحمہ کی سنبھال ہے، اور وقوفِ زمانی متوسط کے واسطے مناسب ہے۔ کہ کچھ کچھ دیر بعد سنبھال کرے، اور وقوفِ زمانی کو صوفیہ محاسبہ بھی کہتے ہیں، اور حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ "ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو ڈرایا اور مابعدِ موت کے واسطے عمل کیا" اور امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا کہ "اپنی حالتوں کا محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے، اور ان کا وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاؤ اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اس دن تم سامنے کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی" اور اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے،

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ۝

ترجمہ (اے بندو) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے لیے اسلام لاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے)۔

اور نیز قول اللہ تعالیٰ کا۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔

ترجمہ:۔ قیامت کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہر کریں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں اس بات کی جو کچھ کہ وہ کیا کرتے

تھے) اسی مطلب میں مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

روزِ محشر ہر نہاں پیدا شود
خود بخود ہر مجرم رسوا شود

قیامت کے دن ہر چھپی ہوئی بات ظاہر ہو جائے گی۔ اور خود بخود ہر مُجرم اپنی خطاؤں کے اظہار کی وجہ سے ذلیل ہو گا۔

(۲) **نظر بر قدم**: یعنی اپنی نگاہ پیروں کی طرف رکھنا، یہ ایک کلمہ ہے، لیکن بہت سی خوبیوں سے پُر ہے، سب سے افضل بات یہ ہے کہ نیچی نظر رکھنا سُنت ہے سالک کو چاہیئے کہ اپنی نظر پاؤں کی طرف رکھے تاکہ نامحرم عورتوں پر نظر نہ پڑے، حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ "عورت نامحرم پر نظر پڑنا ایک تیر ہے زہر آلودہ کہ بغیر ہلاکت کے چارہ نہیں"۔ ہلاکت سے مُراد نقصان ایمان اور رُسوائی اور تباہی دارین ہے، دُوسرے یہ فائدہ ہے کہ مکان دکان وغیرہ وغیرہ کے رنگ برنگ اشیاء پر نظر پڑنے سے خیال منتشر ہوتا ہے، اور یکسوئی جو خدا کی طرف طالب کی ہوتی ہے اس میں فرق آتا ہے تیسرے اس سے مُراد یہ ہے، کہ برائی اور نیکی کے قدم کو دیکھے کہ کونسا قدم غالب ہے، اگر بُرائی میں قدم آگے دیکھے تو اس کو پیچھے ہٹائے، اور نیکی کے قدم کو آگے بڑھائے، چوتھی مراد یہ ہے کہ اپنے قُرب کو دیکھے کہ تیری ترقی کا قدم کس جگہ ہے، پانچویں مُراد یہ کہ اپنی ولایت کو دیکھے کہ کس نبیؑ کے قدم کے نیچے ہے، کہ جس کی تشریح فصلِ طریقۂ مجددیہ میں درج ہے۔

وقتِ رفتن بر قدم باید نظر — ہست سنّت حضرتِ خیر البشرؐ
چلتے وقت پاؤں پر نظر ہونی چاہیئے — کیونکہ یہ نبی کریم صلعم کی سُنّت ہے

اندریں حکمت بس ست و بے شمار — دیدہ خواہد طالبِ حق آشکار

اس میں بہت سی حکمتیں ہیں — کہ جس کو طالبِ خدا صاف دیکھے گا

اتباعِ حضرت محمدؐ مصطفےٰ — میر ساند نزدِ حق جلّ وعلا

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیروی — اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے

۳۔ **سفر در وطن:**۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ آدمی صفاتِ بشریہ چھوڑ کر صفاتِ ملکیہ کو حاصل کرے، یعنی طلبِ جاہ، مال عجُب، حسد، بغض، کینہ، تکبّر سے دِل کو پاک کرے، جب تک یہ خصائل رذائل دل میں بھری ہوں گی تو نورِ خُدا کا گزر کیونکر ہو سکتا ہے، اسی واسطے حضرت بُوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

صد تمنّا در دلا داری فضول

کے کند نورِ خدا در دل نزول

سینکڑوں آرزوئیں لغو دل میں تو رکھتا ہے (تو پھر) کب خدا کا نُور تیرے دل میں نازل ہو گا اور مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہم خدا خواہی وہم دُنیائے دُوں — ایں خیال است و محال است و جنوں

تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دنیا کو بھی — یہ محض خیال اور جنون اور محال بات ہے

جس چیز کی محبّت سوائے خدا کے ہے وہی اُس کا بُت ہے، جب تک بُت خانہ کو توڑ کر خانۂ خدا نہ بنائے گا۔ عند اللہ بُت پرست کہلائے گا۔ اسی معنی میں حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ فرماتے ہیں۔

بُت پرستی می کنی ہم بت گری

شد دلت رشکِ بُتانِ آزری

تو بُت پرستی کرتا ہے اور بُت بناتا بھی ہے (یہاں تک) کہ تیرا دل آذر کے بُتوں کے کے لیے باعثِ رَشک ہے۔

اور حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سفر در وطن سے مُراد یہ ہے کہ سیرِ آفاقی کو چھوڑ کر سیرِ انفسی کی طرف سفر کرے۔

حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، لہٰذا جس دل میں خیال غیر خدا ہے وہ دل بھی مستحق نزول رحمت نہیں ہوتا، امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں، کہ جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا تو اُس نے اِس کو طلبِ دُنیا سے باز رکھا، اور سب لوگوں سے وحشی کر دیا۔

کینہ و بُغض و حسد حقد و ریا	خود سری خود بینی و مکر و دغا
کینہ بغض حسد حقد اور ریا	خود سری خود بینی اور مکر و دغا
ایں خصائل ناقصہ را دُور کُن	قلبِ خود از یادِ حق معمور کن
یہ بُری عادتیں چھوڑ دے	اور اپنے دل کو یادِ خُدا سے آباد کر
تا شود قلبِ سیہ نورِ ضیا	تا شود خانہ دلت خانہ خدا
تاکہ تیرا سیاہ دل منوّر و روشن ہو جائے	اور تیرا دل خانۂ خدا بن جائے

(۴) خلوت در انجمن، کا مطلب یہ ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے۔ اپنے تمام حالات میں، یعنی کھاتے پیتے، بات کرتے، پڑھنے، پڑھانے، چلنے پھرنے، بیٹھتے، اور سونے وغیرہ میں، چاہے حالت اس کی پاکی کی ہو یا ناپاکی کی

یہاں تک مشغول رہے کہ توجہ اللہ کی طرف راسخہ یعنی خوب پختہ ہو جائے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اور اشارہ ہے، حق تعالیٰ کے اس ارشاد کا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ میرے بندے وہ لوگ ہیں کہ جن کو سوداگری اور لین دین میرے ذکر سے غافل نہیں کرتا) اور دل بیار، دست بکار اسی آیت شریف کا ترجمہ ہے، اور حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، کہ سفر در وطن میں خلوت در انجمن کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے، خلوت در انجمن سے یہ مُراد ہے کہ آدمیوں میں اس کا جسم موجود رہے، اور دل میں سوائے خدا کے کسی کا خیال نہ ہو اور یہ بات ساتھ بے تکلّفی کے ہو، تو پھر بہ لباس فقراء نشان مند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگوں پر مخفی نہ رہے، اس میں اکثر دکھانے اور سنانے کا گمان ہوتا ہے، تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس ایسا ہونا چاہیئے کہ جیسے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں، کہ نہ میں لباس عالموں کا سا پہنتا ہوں کہ لوگ مجھ کو عالم کہیں اور نہ درویشوں کا سا پہنتا ہوں کہ لوگ مجھ کو درویش کہیں، اور نہ لباس ملامت کا پہنتا ہوں جس سے عاقبت میں مواخذہ ہو بلکہ عام لوگوں کا سا لباس پہنتا ہوں کہ جس میں ان تمام باتوں سے بچا رہوں، جس طرح خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی یہی طریقہ تھا، کہ مثل عام لوگوں کے رہتے تھے، اور کوئی شانِ درویشی وغیرہ کی ظاہر نہ کرتے تھے، اور یہی طریق حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے، اور یہی مضمون حدیث قدسی کا ہے، جس کو مولانا

رُوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ما بروں را نہ نگریم و قال را　　　ما دروں را بنگریم و حال را

ہم کسی کی ظاہری حالت نہیں دیکھتے (بلکہ) ہم باطنی حالت کو دیکھتے ہیں

یعنی میں تمہاری صُورتوں اور لباس و اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہوں، اسی واسطے حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جس چیز کو خدا دیکھتا ہے، اس کی تکمیل میں زیادہ کوشش کرتے ہیں، اور حق یہ ہے کہ جب خدا کی نظر کپڑوں اور صورتوں پر نہیں ہے تو پھر شکل فقیروں کی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ زمانۂ سابقہ میں درویش بوجہ ناداری ایک تہ بند ایک چادر اور ایک دوپٹہ ہونے کے سبب بعض مٹیا اور سیاہ کپڑے رنگ لیا کرتے تھے، تاکہ جلد میلے نہ ہوں اور دُھلائی کا صرفہ نہ ہو، اور اس کے دھونے میں وقت ضائع نہ جائے، کیونکہ وہ اپنے ہر وقت کو آخری وقت اور ہر سانس کو آخری سانس جانتے تھے، اب لوگ ان کے سیاہ کپڑوں کی نقل تو کرتے ہیں، لیکن ان کی یادِ خدا اور ترکِ دُنیا کی نقل نہیں کرتے، بلکہ اس کے خلاف صُورت فقیروں کی اور گھر امیروں کی طرح رکھتے ہیں، اسی طرح ان کے ظاہر سے باطن کا معاملہ برعکس ہے، بقول حضرت مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ۔

ہمچو آں خاماں با طبل و علم　　　کہ الغ خانیم در فقر و عدم

ان ڈھول ڈھکے والے ناکارہ لوگوں کی طرح کہ جو فقر و فنا میں اپنے آپ کو الغ خاں کہتے ہیں۔

لاف شیخی در جہاں انداختہ　　　خویشتن را بایزیدے ساختہ

اپنی بزرگی کی بڑائیاں، دُنیا کے سامنے کرتے ہیں اور اپنے کو بایزید بسطامی بنا رکھا ہے۔

ہم زخود واصل شدو سالک شدہ　　محفلے واکردہ در دعوت کدہ

اپنے وجود سے خود ہی واصل ہیں اور خود ہی سالک دعوتیں اور جلسے ہو رہے ہیں

چند دزدی حرف مردانِ خُدا　　تا فروشی وستانی مرحبا

اسے ظاہر پرست ظاہر دار انسان کب تک مردانِ خدا کی نقل کرتا رہے گا تاکہ دنیا میں غلط سودا کرے۔

ایں نہ مردانند اینہا صورت اند　　مردہ نانند کشتۂ شہوت اند

یہ حقیقتاً مرد نہیں ہیں بلکہ صورت سے ہی مرد ہیں اور یہ خواہش کے بندے اور مُردے ہیں۔

سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع　　خود راز عملہائے نکوہیدہ بری دار

تیری گدڑی اور تسبیح و مرقع کس کام آئے گا؟ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے رکھ۔

حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست　　درویش صفت باش کلاہِ تتری دار

تجھے فقیروں کی سی ٹوپی اوڑھنے کی ضرورت نہیں (بلکہ) صفت فقیروں کی سی رکھ پھر چاہے عمدہ ٹوپی پہن۔

ہاں اگر کوئی درویشی جتانے اور دُنیا کمانے کے واسطے ایسا کرتا ہے تو اس حدیث شریف کا مصداق بنتا ہے،

اَلدُّنیا زُوْرٌ لَا یَحْصِلُھَا اِلَّا بِزُوْرٍ۔

ترجمہ:۔ دُنیا مکر ہے اور مکر ہی سے حاصل ہوتی ہے)

حضرت فریدالدّین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

فقرِ خود را پیش کس پیدا مکن
محنتِ امروز را فردا مکن

اپنے فقر کو کسی پر ظاہر مت کر (اور) آج کا کام کل پر مت ڈال۔

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

اے درونت برہنہ از تقوٰے | وز بروں جامۂ ریا داری

اے شخص تیرا باطن پرہیز گاری سے ننگا و خالی ہے اور تیرا ظاہر لباس ریا سے آراستہ ہے۔

پردۂ ہفت رنگ را بگذار | تو کہ در خانہ بوریا داری

اس سات رنگے پردہ کو چھوڑ دے (اس لیے) کہ تیرے گھر میں چٹائی ہے یعنی تیرا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہے اس واسطے اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔

ہر شخص اپنی دولت کا پتہ کسی کو نہیں دیتا، ہر شخص اپنے محبوب کی محبّت کا اظہار کسی عمل سے اغیار کو نہیں ہونے دیتا، تو پھر محبتِ الٰہی کا اظہار اپنے لباس سے کرنا یہ ہرگز عقل میں نہیں آسکتا، اسی واسطے خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

از دروں شو آشنا وز بروں بیگانہ وش | ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اندر یعنی دل میں خدا کی یاد رکھ اور ظاہر میں بیگانہ بنا رہ یہ عمدہ روش دُنیا میں بہت

کم ہے ایک اور بزرگ فرماتے ہیں :-

از بروں درمیانِ بازارم
وز دروں خلوتے ست بایارم

ظاہر جسم تو میرا بازار میں ہے - اور میرا باطن یعنی دل خدا کے ساتھ ہے -

سوال :- بعض اولیاء اللہ نے لباس سے اظہارِ ولایت نہیں کیا ہے، تو ان کے کلمات سے اظہار ولایت ہوا ہے، اور اظہار لباس سے ہو یا کلام سے دونوں کی ایک صورت ہے،

جواب :- بعض اولیاء اللہ کو ظلّی طور پر کمالاتِ نبوّت میں سے حصّہ دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو صرف ولایت میں سے حصّہ دیا جاتا ہے، فیضانِ نبوت قابلِ اظہار ہوتا ہے، اور فیضان ولایت قابلِ استتار، لہٰذا جن اولیاء اللہ کو کمالاتِ نبوّت میں سے حصّہ دیا گیا ہے اُنہوں نے بموجب ارشاد وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ - اظہار ولایت کیا ہے اور اس اظہار کی دو منشا ہیں، ایک تشکر یہ نعماءِ الٰہی کا، دُوسرے خلقِ ناقص کو خدا کی طرف بُلانے کا اور جن اولیاء کو صرف ولایت میں سے حصّہ دیا گیا ہے اور ان سے اظہارِ کرامات یا اظہار حالاتِ باطنی ہوئے ہیں، وہ صرف خدا نے اس واسطے ظاہر کرائے ہیں کہ کفار فجار راہ ہدایت پر آئیں، اور طالب خدا کی طرف بڑھیں اور ان بزرگوں کا کلام طلبۂ حق کے واسطے راہِ طریقت کا قانون بنے - اور شیطان کے دھوکہ سے بچیں، ورنہ اولیاء اللہ نے اپنے اظہارِ فقر وغیرہ کے واسطے کوئی بات نہیں کی، جو کچھ الہام ہوا کہہ دیا، جیسے فرماتے ہیں،

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ :۔

دو دہاں داریم گویا ہمچو نے

یک دہاں پنہاں است در لبہائے وے

بانسری کی طرح دو منہ رکھتا ہوں (جس میں سے) ایک منہ خدا کے ہونٹوں میں ہے، یعنی جو کچھ الہام خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں وہی کہہ دیتا ہوں۔

مؤلف عرض کرتا ہے۔

عبدِ خالق پیشوائے عارفاں

ایں چنیں فرمودہ بہر طالباں

حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمایا ہے طالبانِ حق کیلئے۔

ایں نصیحت بشنوید از گوشِ دل

کار نے آید دریں جا گوشِ گل

(چنانچہ) اس نصیحت کو دل لگا کر سنو۔ یہاں مٹی کے کان کام نہیں آئیں گے۔

بندگاں باید کہ در وقتِ سخن

قلب با حق قالِب در انجمن

بندوں کو چاہیئے کہ بات چیت کرتے وقت (یہ حال ہو) کہ دل خدا کے ساتھ ہو اور جسم محفل میں۔

(۵) **یاد کرد :۔** یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے ذکر اسم ذات کا یا نفی اثبات کا یعنی کلمہ شریف کا کہ جو مرشد سے پہنچا ہو، اور ذکر اس قدر کرے کہ حق تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے، حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا

ہے کہ "مقصود ذکر سے یہ ہے، کہ دل ہمیشہ حضرتِ حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دفعِ غفلت کا نام ہے،"

حضرت علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

باش دائم اے پسر دریادِ حق

گر خبر داری زعدل و دادِ حق

اے عزیز ہمیشہ یادِ حق میں رہا کر۔ اگر تجھے خدا کے عدل اور انعامات کی خبر ہے۔

(۶) **بازگشت:** بازگشت یعنی رجوع کرنا، پھرنا، اس سے مُراد یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے، کیونکہ یہ دُعا حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ہے "الٰہی مقصودِ من توئی ورضائے تو، محبت و معرفتِ خود بدہ"۔ یعنی اے اللہ میرا مقصود تو ہی ہے، اور تیری خوشنودی، اپنی محبت و معرفت عطا فرما"۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ ہمارے حضرت والدِ بزرگوار شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس دُعا کو بار بار پڑھنا شرطِ عظیم فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ "طالب کو لازم ہے کہ اس سے غافل نہ رہے، اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اس کی برکت سے پایا، مقصد اس دُعا کا یہ ہے کہ جو ذکر فکر سے سرور، یا کوئی نُور یا کوئی چیز عالمِ غیب کی نظر آئے تو طالب اس پر مغرور نہ ہو، اور اس کو اپنا مقصد نہ سمجھ لے، کیونکہ ذاتِ خدا تو کجا اسماؤ صفاتِ الٰہی میں سے ایک صفت میں اگر لاکھوں برس سیرِ سالک رہے، جب بھی ختم نہ ہو۔ لہٰذا یہ دُعا سب کو قطع کر کے ذاتِ حق سے قریب کرتی ہے، اسی وجہ سے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

"ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آں غیر ہمہ است بتحقیقِ کلمہ لاؔ نفی آں باید کرد"

ترجمہ:۔ جو کچھ دیکھا جائے سُنا جائے اور جانا جائے وہ سب غیر خدا ہے کلمۂ طیبہ کے لاؔ سے سب کی نفی کر دینی چاہیئے!

اسی مطلب میں مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے برادر بے نہایت درگہیست
ہرچہ بروے می رسی درؤے بایست

اے بھائی! خدا کی درگاہ بے انتہا ہے جب تو درگاہ پر پہنچے تو جو تکلیف وہاں سے میسّر آئے اپنے لائق جان۔

۷۔ **نگہداشت:۔** نگہداشت سے مُراد ہے کہ ذاکر حق سے خطرات اور احادیثِ نفس کو ہانکے اور دور کرے یعنی جو خیالات اور وسوسے دل میں غیرِ خدا کے آئیں تو سالک ان کو نہ آنے دے۔ اسی واسطے خواجہ بزرگوار محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سالک کو لائق ہے کہ خطرہ کو اس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جائے گا، اور وہ نفس میں اثر کرے گا، پھر اس کا دور کرنا مشکل ہو گا، یہ نگہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات و وساوس کے خطور کرنے سے۔ یعنی دُنیا کے خیالات دل پہ نہ جمیں اور دل مثل آئینہ کے صاف رہے، اور جو فیضانِ باطن آئے اس کا عکس دل میں پڑے، اور جب آئینہ دل خالی نہیں ہے تو اس میں ظہور انوار و برکاتِ الٰہی کہاں ہو سکتا ہے۔

چنانچہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پنبۂ وسواس بیروں کن زگوش
تا بگوشت آید از گردوں خروش

وسوسوں کی روئی کان سے باہر نکال تاکہ تیرے کان میں آسمان سے آوازیں آئیں۔

تاکنی فہم آں معمہ ہاش را
تاکنی ادراک امر فاش را

تاکہ تو ان اسرار کو سمجھ سکے اور تاکہ تو راز کی باتوں کو جان سکے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "خطرہ کو دل میں ساعت دو ساعت بھی نہ رکھنا چاہیئے۔ بزرگوں کے نزدیک یہ امر اہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان حاصل رہتی ہے"۔ یعنی عرصہ تک۔

عبد خالق پیشوائے اولیاء — برگزیدہ رہنمائے اتقیاء

حضرت عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ جو اولیاء کے پیشوا ہیں (اور) مقبول بندۂ خدا اور متقیوں کے راستہ دکھانے والے ہیں۔

ایں چنیں فرمود بہر مومناں — از خدا غافل مشو تو یک زماں

انہوں نے اس طرح فرمایا ہے مومنوں کے لیے کہ خدا سے تھوڑی دیر بھی غافل نہ رہے۔

کوشش تا در دل نیاید فکر غیر — نے رود فکر دل طالب بغیر

اِس بات کی کوشش کر کہ تیرے دل میں خیالِ غیر خدا نہ آئے اور نہ طالب کے دل کا

(۸) یادداشت :۔ یادداشت سے یہ مطلب ہے کہ توجّہ صرف جو خالی ہے الفاظ اور معنیٰ سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف منتقل ہو جانا اور شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں، اپنے والدِ بزرگ شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے کہ حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا بالاستقامت حاصل نہیں ہوتا، مگر بعد فنائے تام اور بقائے کامل کے

سوال :۔ یادکرد، نگہداشت، یادداشت، ان میں کیا فرق ہے ؟

جواب :۔ یادکرد، نگہداشت میں طالب اپنی کوشش سے رب کی طرف مخاطب ہوتا ہے، اور یادداشت میں بلاکوشش خود بخود قلب خدا کی طرف مشغول و مخاطب رہتا ہے۔

یادداشت حاصل شود بعد از فنا

بلکہ حاصل می شود بعد از بقا

یادداشت فنائے تام کے بعد حاصل ہوتی ہے بلکہ بعد بقائے کامل کے۔

بعد ازیں غافل نہ باشد یک زماں

خواہ باشد فرح و غم سود و زیاں

اس کے بعد تھوڑی دیر بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا خواہ اُسے خوشی ہو یا رنج فائدہ ہو یا نقصان۔

در جماعتِ اولیاء داخل شود نزدِ جملہ طرق او واصل شود

وہ شخص جو فنا و بقا سے مشرف ہو چکا وہ ولی ہے اور متفقہ طور پر وہ واصل بحق ہے۔

(۹) وقوفِ زمانی :۔ وقوفِ زمانی کی شرح ہوش در دم میں ہو چکی ہے، ہوش در دم اور وقوفِ زمانی یہ قریب قریب ایک ہی مطلب پیر ہیں۔

(۱۰) وقوفِ عددی :۔ وقوفِ عددی سے مراد ہے واقف رہنا سالک کا اثنائے ذکر میں، جب ذکرِ حق کرے تو طاق یعنی وتر کرے، جیسا ۳۔ ۵، ۷، ۹، ۱۱ وغیرہ اس میں مناسبت ہے ذاتِ حق کے ساتھ کیونکہ ارشاد ہے۔

اَللّٰہُ وِتْرٌ وَّ یُحِبُّ الْوِتْرَ ترجمہ خدا ایک ہے اور ایک کو دوست رکھتا ہے"

۱۱۔ وقوفِ قلبی :۔ وقوفِ قلبی سے مراد ہے کہ سالک ہر وقت ہر آن ہر لحظہ اپنے قلب کی طرف متوجہ رہے اور قلب خدا کی طرف متوجہ رہے، تاکہ سب طرف کی توجہ ٹوٹ کر معبودِ حقیقی کی طرف توجہ رہ جائے، اور خطرات اور وسوسے دل میں داخل نہ ہوں، خصوصاً وقت ذکر کے اس کا پورا پورا خیال رکھے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے حبس دم اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا بلکہ فوائد میں داخل فرمایا ہے، اور وقوفِ قلبی تو حضرت خواجہؒ کے نزدیک بہت ضروری ہے اور رُکنِ عظیم ہے، اور دار و مدار طریقۂ نقشبندیہ کا اسی پر ہے، کسی نے خوب کہا ہے :۔

علیٰ بیض قلبك کن کانّك طائرٌ فمن ذلك الاحوال فیك تولّد

اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا ۔ پس اس طریقہ سے

جس طرح انڈے سے بچہ پیدا ہوتا ہے تیرے دِل میں نورِ خدا پیدا ہوگا۔

آگاہی:۔ جو کلماتِ نقشبندیہ کی تشریح کی گئی ہے یہ مختصر ہے، لیکن اگر کوئی چاہے کہ مَیں صرف اس کتاب کو دیکھ کر ذکر فکر کروں اور میری تکمیل ہو جائے تو یہ بات نادرات سے ہے، بلا شیخ کے راستہ طریقت میں پاؤں رکھنا اپنے کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔

حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

کار بے اُستاد خواہی ساختن

جاہلانہ جاں بخواہی باختن

بغیر اُستاد کے اگر تو کام بنانا چاہے گا تو کامیابی ممکن نہیں بلکہ جاہلوں کی طرح جان پر کھیلنا پڑے گا۔



اشعار

(ازاں حضرت مولانا خواجہ حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ)

دارم امید عاطفت از دوستان خود
بعد از نماز ختمہ کنند یاد در دعا

سلسلہ انوارِ یزدانی است ایں
منبع اسرار رحمانی است ایں

مظہر شعاتِ لمعاتِ ھُدا
مصدر الطاف سبحانی است ایں

در طریق خواجگانِ نقشبند
رہبر ہادیٔ المیانی است ایں

حافظ ابراھیم سگ دربان برا
واقف رمز عمیم دانی است ایں

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَاغْفِرْ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَبِحُرْمَۃِ حضراتِ خواجگان نقشبند ان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

ہشت سلاسل

یہ ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) یعنی حضرات

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ، معصومیہ، مظہریہ
۲۔ سلسلہ حضرات قادریہ
۳۔ سلسلہ حضرات چشتیہ
۴۔ سلسلہ حضرات سہروردیہ
۵۔ سلسلہ حضرات کبرویہ
۶۔ سلسلہ حضرات مداریہ
۷۔ سلسلہ حضرات قلندریہ
۸۔ سلسلہ حضرات شطاریہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اپنے حضرت پیر و مرشد (حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ العزیز) سے آنجناب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کو سنداً پہنچے ہیں۔ اور اُن سے حضرت قطب الواصلین خواجہ محمد سراج الدّین صاحب قدّس سرّہ کو اور پھر حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرّہ کو اور اُن سے فقیر محمد اسمٰعیل سراجی مجددی عفی عنہ کو سنداً پہنچے ہیں۔ مذکورہ بالا سب سلاسل کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

سلسلہ حضراتِ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب سِرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجلیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بداؤنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمن حضرت شہید مرزا جانجاناں رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا مروّجِ شریعت مصطفٰے حضرت مولانا و سیدنا شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت مولانا و سیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوثِ زماں قطبِ دوراں حافظ القرآن المجید حضرت مولانا و سیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین، برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن، پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلہ حضرات قادریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوالحسن علی الھنکاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیّد شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن اوّل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ فیصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوث الواصلین قطب العارفین امام المتقین شمس الاولیاء قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمتقین وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سِلسِلہ حضراتِ چشتیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق رُدولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی
اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء
رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ
شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن
پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین
قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر
اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین
حضرت خواجہ قبلہ عالم سیدنا و مولانا حضرت سراج الدین صاحب قبلہ دامانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سلسلہ حضرات سُہروردیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت وجیہہ الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بڈھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت غوث الواصلین قطب العارفین امام المتقین قبلۃ العلمآء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین حضرت مولانا محمد سراج الدین قبلہ دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

التجاء و عرض حال زار از حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ

بحضور انور فیاض عالم حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس

اے سراج الدین والحق الغیاث
اے کرم فرمائے مطلق الغیاث

رفتنی وین زار و مضطر ماندہ ام
در جہاں بے یار و یاور ماندہ ام

زانکہ من امید یاری داشتم
تخم امیدش بدل مے کاشتم

غمگساری من نشد یاری نکرد
جز جفا و جز دل آزاری نکرد

رو بدرگاہ تو آوردم کنوں
با دلِ پر درد و چشمش پر ز خوں

من نمے گویم کہ ابراہیم زار
ہست فرزند تو پر وے رحمت آر

بل ہمی گویم سگ کوئے توام
چشم احساں چوں سگاں سوئے توام

ایں چنیں بگذار زار و مضطرم
بیکس و بے ناصر و بے یاورم

یک نظر بر من کن اے مسکین نواز
تا شوم ز ابنائے عالم بے نیاز

از گناہم درگذر عذرم پذیر
در رہت افتادہ ام دستم بگیر

سلسلہ حضرات کبرویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ روزبھان بقلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ مجدد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علی اللاھوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد جوریانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سفرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علاؤالدولۃ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمود المردقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر عبداللہ برزارش آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خلدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین ــــــ صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر حضرت خواجہ قبلہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سلسلہ حضرات مداریہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عبداللہ علمبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقہ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بدھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سِلسِلہ حضراتِ قلندریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقہ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین سنیاول رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء، شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین، کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ قبلہ عالم محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سِلسلہ حضرات شطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمتِ حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین، حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یزید عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المظفر ترک طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خدا قلی ماوراء النہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب الطریقہ شیخ عبد اللہ شطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد قاضی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ مدینہ سدسہ مست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ظہور الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ لشکر محمد الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عیسیٰ سندھی برہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سید میر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد النخلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو طاہر کُردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

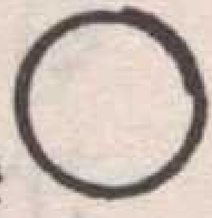
الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام المتقین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان مظہر فیض الرحمٰن حضرت خواجہ محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین، کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار۔ فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ قبلہ عالم محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ برادرانِ طریقت پر مخفی نہ رہے کہ سلسلہ شریف روزانہ پانچ بار پڑھنا باعثِ حصول بے شمار فوائد دینی و دنیوی ہے۔ اور اگر بسبب مصروفیت پانچ بار بعداز نمازِ پنجگانہ وظیفہ نہ کرسکے تو پھر روزانہ ایک بار بعداز نمازِ صبح ذکر و مراقبہ سے فراغت کے بعد متصل وقت اشراق دو۲ یا چار رکعات نماز نفل اشراق پڑھ کر سلسلہ شریف کا وظیفہ کریں۔ اس طرح سے کہ اوّل و آخر درود شریف ایک ایک بار اور درمیان میں سورۃ فاتحہ شریف ایک بار، سورۃ اخلاص ۳ بار اور معوذتین یعنی سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق شریف اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس شریف ایک ایک بار پڑھ کر جملہ خواجگان عالی شانان، مشائخ کرام سلسلہ عالیہ کی ارواحِ مقدسہ کو بخش کر پھر آگے لکھا ہوا سلسلہ شریف نہایت ادب اور خشوع و خضوع سے وظیفہ کریں۔ اور بعدازاں حضرات خواجگان سلسلہ عالیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وسیلۂ جلیلہ سے اور ان کے طفیل بارگاہِ الٰہی میں اپنے جملہ حاجات دینی و دنیوی کی سرانجامی اور فتح و نصرت، عزت و اقبال و جمعیت ظاہری و باطنی و خاتمہ بالخیر کی درخواست پیش کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہو کر باعثِ برکاتِ کثیرہ ہوگی۔

سلسلہ شریف اگلے صفحہ پر ہے۔

شجرۂ طیبہ

سلسلہ شریفہ (شجرۂ طیبہ منظوم بزبانِ اُردو) حضرات خواجگان نقشبندیہ۔ مجددیہ۔ معصومیہ۔ مظہریہ۔ دوستیہ۔ عثمانیہ۔ سراجیہ۔ ابراہیمیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

از قلم: حضرت قبلہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی ذبیح مدظلہ، سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

رحم کر مجھ پر محمد[1] مصطفےٰ کیواسطے
وہ جو ہیں مختار فخرِ انبیاء کیواسطے

وہ جو ہیں صدیق[2] صاحب باصفا و باوفا
اُن کے صدقے اور سلمانِ[3] فارسی کیواسطے

وہ جو ہیں[4] قاسم امام زادۂ صدیق کے
اور جعفر[5] صادق امام باصفا کیواسطے

حل ہوں ہماری مشکلیں صدقے امام[6] بایزید
اور بوالحسن[7] خرقانی صاحب ہدیٰ کیواسطے

نور اندر قلب کے میرے عطا کرا نے خدا
پیر[8] گرگانی اور فارمدی[9] پیشوا کیواسطے

اور باطن کی صفائی دے مجھے ربِ رحیم
خواجہ بویوسف[10] شہ مجدو علا کیواسطے

صدقے اقلیم ولایت کے جو ہیں مختارِ کُل
عبدِ[11] خالق غجدوانی پیشوا کیواسطے

خواجۂ عارف[12] کے لیے عقدے مرے حل کر سبھی
خواجہ محمود[13] صاحب باخدا کیواسطے

آں علی[14] رامیتنی اور خواجۂ بابا سماس
خواجۂ سید[15] کلال آں مقتدا کیواسطے

خواجگان کے خواجہ مشکلکشا پیروں کے پیر
یعنی خواجہ[16] نقشبند مشکلکشا کیو اسطے

والئی فقرِ بخارا خواجۂ شہ نقشبند
خواجۂ عطار[17] قطب الاصفیاء کیواسطے

کام کر شیریں طفیلِ خواجہ[۱۸] یعقوب چرخ
اور احرار[۱۹] ولیؔ حق رسا کیواسطے

دِل کو روشن کر طفیلِ خواجہ[۲۰] زاہد ولی
خواجہ[۲۱] درویش و خواجہ[۲۲] امکنہ کیواسطے

دُور کر ظلمت سبھی اُس خواجہ[۲۳] باقی ولی
اور مجدّد[۲۴] الف ثانی حق نما کیواسطے

حضرت معصوم[۲۵] صاحب سرورِ دُنیا و دین
اور سیف[۲۶] الدین صاحب باخدا کیواسطے

از طفیل سیّد[۲۷] نُور محمد غور کُن
اور مظہر[۲۸] جانجاناں مقتداء کیواسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ عبداللہ[۲۹] ولی
اور شہ[۳۰] بوسعید باصفا و حق رسا کیواسطے

دین دُنیا کا وسیلہ پیر شاہ احمد سعید[۳۱]
اور حاجی[۳۲] دوست محمد حق نما کیواسطے

خواجہ عثمان[۳۳] میرے ہیں دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات وُصل باخدا کیواسطے

بخش دے اپنی محبّت، اور قطع ماسوا
حضرت سراج[۳۴] الدین قطب الاصفیاء کیواسطے

اور مُعرض ماسوی اللہ شیخِ ما آں ابراہیم[۳۵]
داد میری کو پہنچ آں مقتداء کیواسطے

خواجگانِ نقشبند کا نام لایا ہے ذبیح
حل ہوں ہماری مشکلیں ان باخدا کیواسطے

ذکر قلبی اور مراقبہ اور تصوّر ہو نصیب
وقتِ اجل ہو کلمہ جاری لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

بھیک کا کاسہ ہے لیکر تیرے در پر ہم گدا
گھومتے ہیں روز و شب لینے عطا کیواسطے



سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ

(بزبانِ فارسی)

احمد و صدیق و سلماں قاسم و جعفر دگر — بایزید و بوالحسن بوالقاسم و خورشید فر

بُوعلی بحرِ عطا ۔ بُویوسف ۔ ابرِ مکرمت — عبدِ خالق ، عارف و محمود شاہ و دادگر

بُوعلی باباسماسی پس کُلال و نقشبند — پس علاؤالدین یعقوب آں مہرِ چرخِ ہنر

پس عبیداللہ و زاہد خواجہ درویشِ اجل — خواجگی و خواجہ باقی وارثِ خیر البشرؐ

پس مجدد عروۃ الوثقیٰ و سیف الدین بُود — پس محمد محسن و نورِ محمد خوان زِبر

جانجانست عبداللہ شاہ بُوسعید — زاں سپس احمد سعید آں رازدانِ خیر و شر

پس جنابِ دوست محمد آں امام الاولیاءؒ — خواجہ عثمان آنکہ وصفش زانچہ گوئم بیشتر

پس سراج الدین محمد آفتابِ نقشبند — خواجہ ابراہیم حافظ قبلۂ جنّ و بشر

عاصیم شرمندہ ام افتادہ ام بر درگہت — رحم کن برما طفیل ایں عزیزاں خوش سیر

عرض میدارد ذبیحِ ناتوان و رُوسیاہ
مستجابش کن بجاہِ صاحبِ خیر البشرؐ



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلِ ختماتِ شریفہ مروّجہ

خانقاہ شریف احمدیہؒ سعیدیہؒ دوستیہؒ عثمانیہؒ سراجیہؒ ابراہیمیہؒ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ختماتِ شریفہ وقت صبح بعد از نماز فجر

(۱) **ختم خواجگان:** اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اوّل سات دفعہ الحمد شریف۔ پھر یک صد بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ اور اس کے بعد انا سی ۷۹ بار سورہ اَلَمْ نَشْرَح اور پھر ایک ہزار دفعہ سُورت اخلاص پڑھے۔ اور اس کے بعد پھر سات مرتبہ الحمد شریف اور بعدہ یکصد بار درود شریف پڑھ کر یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ۔ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ۔ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

مذکورہ ہر ایک جملہ کو ایک ایک صد بار پڑھ کر اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ارواحِ مطہرہ حضرات غریب نوازان سلسلہ نقشبندیہ رضؓ قادریہ رضؓ سہروردیہ رضؓ چشتیہ رضؓ وغیرہم پر بخشے۔

۲۔ اوّل یکصد بار درود شریف اور پانچ صد بار اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ پڑھیں بعدہٗ آخر میں یک صد بار پھر درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب اَلْفَانِیْ فِی اللّٰہِ وَالْبَاقِیْ بِاللّٰہِ وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ الْعَلِیْمِ۔ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوحِ مقدّسہ کو پہنچاوے۔

---

(۳) یک صد بار درود شریف اور پانچصد بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں اور بعد میں پھر دوبارہ یک صد بار درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب قطب الواصلین غوث السالکین محبوب اللہ المبین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملّۃ والدین صاحب دامانی رضؓ کی رُوح مقدسہ کو پہنچاوے۔

(ختمات شریفہ وقت ظہر ۔ بعد از نماز ظہر)

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروح منور قطب زمان غوثِ اوان قیومِ دوران حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ عنہ کو بخشے۔

---

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار ثواب اس کا بروح مبارک حَاجی الحرمَینِ الشریفَینِ مَقبُول رَبُّ المَشرِقَینِ وَالمغرِبَینِ وَسِیلَتِنَا الی اللہِ الصَّمَدِ البَارِیٰ حَضرتُ خواجۂ حاجی الحرَمَین مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بخشے

---

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا رَحِیمُ کُلِّ صَرِیخٍ وَّ مَکرُوبٍ وَّ غِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیمُ۔ پنجصد بار اور اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان کا بروح مطہرؔ مقبول بارگاہ ربّ مجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

---

(۴) اول درود شریف یکصد بار اور حَسبُنَا اللہُ وَنِعمَ الوَکِیلُ ہ پنج صد بار اور آخر میں درود شریف یک صد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قطبِ ربانی، غوثِ رحمانی، محبوب سبحانی، غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو بخشے۔

---

(۵) یَا اللہُ یَا رَحمٰنُ یَا رَحِیمُ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ ہ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ ہ پنجصد بار پڑھ کر اس کا ثواب حضرت مجدّد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدام مروّج شریعت مصطفیٰؐ حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب دہلویؒ کی روح مبارک

کو بخشے۔

---

(۶) اوّل درود شریف ایک سو بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ؕ پنجصد بار آخر میں درود شریف ایک سو بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروح پر فتوح قطب زمان غوث اوان محبوب رحمان حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

(ختمات شریفہ وقت عصر۔ بعد از نمازِ عصر)

---

(۱) اوّل درود شریف یک صد بار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یک صد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قیوم زماں، غوث اوان عروۃ الوثقیٰ خواجہ حاجی مولانا محمدؐ معصوم صاحب سرہندی قدس اللہ بسرہ الاقدس کی روحِ اطہر کو بخشے۔

---

(۲) اوّل درود شریف یک صد بار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پنج صد بار اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ان سب کا ثواب امام ربانی، مجدّد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضؓ کی روحِ مقدس کو بخشے۔

---

(۳) اوّل درود شریف یکصد بار اور یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنجھند۵ بار اور پھر درود شریف یک صد بار، پڑھ کر ثواب اس کا روحِ مُبارک حضرت خواجہ شاہ نقشبند خواجہ بزرگ مرہم ناسُور دلہائے درد مند کو بخشے۔

---

(۴) اوّل آخر درود شریف یک صد بار اور مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ پنج صد بار پڑھ کر ثواب اس کا رُوحِ مُبارک حضرت امیر المومنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صَلوٰۃً تُنْجِیْنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ صَلوٰۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ۔ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ۔ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ۔ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۳۱۳ بار — پڑھ کر حضرت سرورِ کائنات مفخر موجودات جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رُوحِ اطہر کو بخشے۔

عکس مکتوب شریف از حضرت مولانا
حاجی دوست محمد صاحب قبلۂ قندھاری
رضی اللہ عنہ بنام یوسف خان صاحب
ساکن موسیٰ زئی شریف۔
(تحریر حضرت مولانا حاجی محمد عثمان
دامانی رضی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

عالیجاہ رفیع جایگاہ حاجی عالیشان محمد یوسف خان سلمہ الرحمن

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور بحاجی است عفاه اللہ عنہ عفواً عن کلّ شئ پس از سلام مسنون و دعوات

ترقیات ملارمین مشحون مطالعه نمایند الحمد للہ والمنۃ

که احوال اینجانب از جمیع وجوه بفضل و کرم الٰهی خوش باد.

قرین سپاس بیقیاس منعم حقیقی جل عز شانه والمسئول

من اللہ سبحانه سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة

المرضیة علی صاحبها الصلوة والسلام المرام لکه رقیمه

کریمه مشتمل بر خیریت حضرت شما کرامت اللہ تعالیٰ بحضور رسید

کوائف مندرجاتش بوضوح انجامید اللہ تبارک و تعالیٰ

از جمیع عوارضات دوران و آفات زمان در حفظ

و امان خود [illegible] داراد و بجز ذات [illegible] قلب خود

نرساناد بالنبی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوة والسلام

[illegible]

فہرست مطبوعات

		قیمت
۱	مواہب رحمانیہ فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہؒ جلد اوّل تجلیات دوستیہ	۳۰/- روپے
۲	״ ״ ״ ״ ״ ״ جلد دوم کمالاتِ عثمانیہؒ	۲۰/- روپے
۳	״ ״ ״ ״ ״ جلد سوم مقاماتِ سراجیہؒ	۴۰/- روپے
۴	سلسلۃ الذہب موسوم بہ سلسلہ سراجیہ مجدّدیہ	۸/- روپے
۵	مکتوبات (فارسی) حضرت حاجی دوست محمدؒ قندھاری قدس سرّہٗ	[illegible] روپے
۶	فوائد عثمانی (فارسی)	[illegible] روپے
۷	سیرتِ غوث اعظم قدس سرّہٗ	۳۰/- روپے
۸	تذکرہ امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہٗ	۳۹/- روپے
۹	حسنات الحرمین و یواقیت الحرمین	۳۹/- روپے
۱۰	مقامات مظہری	۸۰/- روپے
۱۱	مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرّہٗ	۲۱/- روپے
۱۲	علامہ ابن تیمیہؒ اور اُن کے ہم عصر علماء	۲۷/- روپے
۱۳	رسالہ انسیہ	۱۸/- روپے

MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) MERCY FOR THE UNIVERSE.

۱۴	(انگریزی ترجمہ کتاب "رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم)	۲۰/- روپے
۱۵	اثبات المولد والقیام	۳/- روپے

مکتبہ سراجیہ مجدّدیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)